کتاب التوحید

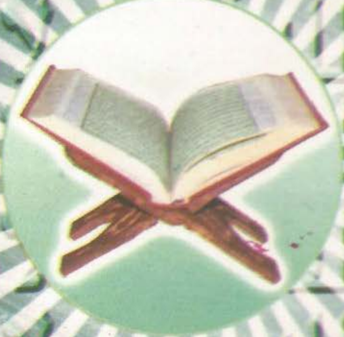

تالیف
ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

ناشر الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

اردو ترجمہ

کِتابُ التَّوحِیدُ

تالیف

ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

ناشر

اَلدَّارُ السَّلَفِیَّہ ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۱۸۹

نام کتاب : کتاب التوحید

تالیف : ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

طابع : اکرم مختار

ناشر : الدار السّلفیہ ممبئی

تعداد اشاعت (بارسوم) : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : مارچ ۲۰۰۳ء

قیمت : ۵۰/روپئے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ر محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی۔ ۳

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

عرض ناشر ۱۱
مقدمہ از مؤلف ۱۳
پہلا باب ۱۵
فصل اول - انسانی زندگی میں انحراف ۱۶
فصل دوم - شرک ، اس کی تعریف اور اقسام ۲۱
شرک کی تعریف ۲۱
مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے شرک سب سے بڑا گناہ ہے - ۲۲
شرک کی قسمیں ۲۷
شرک اکبر ۲۷
شرک اصغر ۲۸
شرک جلی ۲۸
شرک خفی ۲۹
اخلاص ۳۱
فصل سوم - کفر - اس کی تعریف اور اقسام ۳۳

Www.IslamicBooks.Website

کفر کی تعریف ۳۳
کفر کے اقسام ۳۳
پہلی قسم : کفر اکبر ۳۳
کفر تکذیب ۳۳
کفر تکبر وانکار ۳۴
شک وشبہ کا کفر ۳۴
اعراض کا کفر ۳۵
کفر نفاق ۳۵
دوسری قسم : کفر اصغر ۳۶
کفر اکبر اور کفر اصغر میں فرق کا خلاصہ ۳۸
فصل چہارم : نفاق ، اس کی تعریف اور اقسام ۳۹
نفاق کی تعریف ۳۹
نفاق کے اقسام ۴۱
اعتقادی نفاق ۴۱
عملی نفاق ۴۳
نفاق اکبر اور نفاق اصغر کے درمیان فرق ۴۵
فصل پنجم - جاہلیت ، فسق ، ضلالت - ارتداد ان کی حقیقت اور اقسام
واحکام کا بیان ۴۷

Www.IslamicBooks.Website

جاہلیت ۴۷

خلاصہ ۴۹

فسق ۵۰

فسق کی دو قسمیں ۵۰

ضلالت ۵۲

ارتداد - اس کے اقسام واحکام ۵۴

ارتداد کے اقسام ۵۵

قولی ارتداد ۵۵

عملی ارتداد ۵۵

اعتقادی ارتداد ۵۵

ارتداد بوجہ شک ۵۶

اراتداد ثابت ہو جانے کے بعد اس پر مرتب ہونے والے احکام ۵۶

دوسرا باب ۵۸

فصل اول - ہتھیلی وپیالی وغیرہ پڑھکراور ستاروں کو دیکھ کر علم غیب کا دعوی کرنا ۶۰

غیب کا مفہوم ۵۰

فصل دوم - جادو ، کاہن اور نجومی کا پیشہ ۶۳

سحر(جادو) ایک سفلی عمل ہے جس کے اسباب بہت ہی پوشیدہ وباریک ہوتے ہیں ۶۳

کاہن اور نجومی کا پیشہ ۶۶

Www.IslamicBooks.Website

فصل سوم - مقابر ومزارات پر نذرونیاز اور ہدیے اور ان کی تعظیم ۷۰
فصل چہارم - مجسمے اور یادگار نشانیوں کی تعظیم کا حکم ۷۷
فصل پنجم - دین کے ساتھ مذاق اور اس کے مقدسات کی توہین کا حکم ۸۰
مذاق واستہزا کی دو قسمیں ہیں ۸۳
مذاق صریح ۸۳
مذاق غیر صریح ۸۴
فصل ششم - اللہ کی شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا ۸۵
وضعی قوانین کے مطابق فیصلہ دینے کا حکم ۹۴
فصل ہفتم - قانون سازی اور حلال وحرام ٹھہرانے کے حق کا دعوی ۹۶
فصل ہشتم - ملحدانہ تحریکوں اور جاہلی جماعتوں کی طرف انتساب کا حکم ۱۰۱
فصل نہم - زندگی کے سلسلے میں مادی نقطۂ نظر اور اس کے مفاسد ۱۱۰
مادی نقطہ نگاہ اور اس کی حقیقت ۱۱۱
زندگی سے متعلق اسلامی نظریہ ۱۱۶
فصل دہم - جھاڑ پھونک وتعویذ گنڈے ۱۱۷
جھاڑ پھونک ۱۱۷
تعویذ وگنڈہ ۱۱۹

Www.IslamicBooks.Website

فصل یازدہم - غیر اللہ کی قسم ، مخلوق کا وسیلہ پکڑنا اور مخلوق کی دہائی کے احکام کا بیان - ۱۲۱
غیر اللہ کی قسم کھانا ۱۲۳
خلاصہ کلام ۱۲۳
اللہ کے تقرب کے لیے مخلوق کا توسل ۱۲۶
وسیلے کی دو قسمیں ہیں ۱۲۷
قسم اول - مشروع وسیلہ ۱۲۷
قسم ثانی - غیر مشروع وسیلہ ۱۲۷
مردوں سے دعا مانگنا جائز نہیں ۱۲۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے کے مقام ومنصب کے ذریعہ توسل جائز نہیں ۱۲۹
مخلوق میں سے کسی کی ذات کا توسل جائز نہیں ۱۳۱
مخلوق کے حق کے ذریعہ توسل دو وجہوں سے جائز نہیں ۱۳۲
مخلوق کو پکارنے اور اس سے مدد چاہنے کا حکم ۱۳۲
تیسرا باب ۱۳۳
فصل اول - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا وجوب ۱۳۶
آپؐ کی تعریف میں افراط وتفریط سے ممانعت اور آپ کی قدرومنزلت کا بیان ۱۴۳

Www.IslamicBooks.Website

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا وجوب ۱۳۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں افراط وتفریط سے ممانعت ۱۴۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرو منزلت کا بیان ۱۴۷
فصل دوم - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کے وجوب کا بیان ۱۵۱
فصل سوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی مشروعیت کا بیان ۱۵۵
فصل چہارم - اہل بیت کی فضیلت اور حق تلفی وغلو کے بغیر ان کے ساتھ سلوک کا بیان ۱۵۸
فصل پنجم - صحابہ کرام کی فضیلت ، ان کے بارے میں ضروری اعتقاد اور ان کے آپسی اختلافات کے سلسلے میں مذہب اہل سنت والجماعت کا موقف ۱۶۳
صحابہ سے مراد کون لوگ ہیں - اور ان کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے ۱۶۳
صحابہ کرام کے مابین ہونے والے کشت وخون اور فتنہ وفساد سے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف ۱۶۸
فصل ششم - صحابہ کرام اور ائمہ عظام کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان ۱۷۸
صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ۱۷۸
ائمہ ہدایت وعلماے امت کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ۱۸۱
عذر کی تین قسمیں ہیں ۱۸۳
چوتھا باب - ۱۸۵
فصل اول - بدعت کی تعریف اور اس کے اقسام واحکام ۱۸۶
بدعت کی دو قسمیں ہیں ۱۸۶

Www.IslamicBooks.Website

دین میں بدعت کی بھی دو قسمیں ہیں ۱۸۷
دین میں بدعت اور اس کے تمام اقسام کا حکم ۱۸۸
ایک انتباہ ۱۹۰
فصل دوم - مسلم معاشروں میں بدعت کا ظہور اور اس کے اسباب ۱۹۳
ظہور بدعت کا وقت ۱۹۳
ظہور بدعت کی جگہ ۱۹۵
ظہور بدعت کے اسباب ۱۹۶
بدعت کے ظہور کے اسباب وعوامل حسب ذیل ہیں ۱۹۸
احکام دین سے ناواقفیت ۱۹۸
خواہشات نفس کی پیروی ۱۹۹
اشخاص وآراء کا تعصب ۲۸۰
کفار کی تقلید ۲۰۱
فصل سوم - بدعتیوں سے متعلق امت مسلمہ کا موقف اور اس کے ازالے
کے لیے اہل سنت والجماعت کا طریقہ ۲۰۳
اہل بدعت کا جواب دینے میں اہل سنت و جماعت کا طریقہ ۲۰۷
فصل چہارم - آج کل کی کچھ نئی بدعتوں کے نمونے یہ ہیں۔ ۲۰۹
ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف کے جشن وجلوس ۲۱۰
بعض مقامات ، آثار اور زندہ ومردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا ۲۱۳

Www.IslamicBooks.Website

عبادات اور تقرب الی اللہ کی بابت بدعات ۲۱۶
موجودہ غیر شرعی عبادتوں کی چند جھلکیاں ۲۱۷
نیت نماز کو بلند آواز سے پڑھنا ۲۱۷
تاریخی ایام میں جشن وجلوس کا اہتمام ۲۱۸
صوفیہ کے ذکر واذکار ۲۱۸
نصف شعبان کی رات کو نماز اور دن کو روزہ کے لیے مخصوص کرنا ۲۱۹
خاتمہ ۲۱۹
بدعتیوں سے ہمارا کیا سلوک ہو؟ ۲۲۰

Www.IslamicBooks.Website

کلمۃ الناشر

ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان کی کتاب ''التوحید'' اپنے موضوع پر ایک جامع ، کامل اور انتہائی مفید اور عام فہم کتاب ہے ، توحید جیسا اہم اور بنیادی موضوع جس حسن بیان ، طرز تحریر اور طریقۂ افہام کا طالب تھا لائق اور فاضل مصنف نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔

لائق مصنف نے توحید کے عقلی اور نقلی دلائل کو بیان کرنے کے بجائے توحید کے مخالف اور عقیدۂ توحید کو ضرب پہونچانے والے فاسد اور گمراہ کن عقائد شرک اور کفر ، نفاق ، ارتداد ، رسوم جاہلیت ، کہانت ، نجوم پرستی ، سفلی عمل ، نذر ونیاز ، قبر پرستی ، دین کے ساتھ مذاق ، وسیلہ ، جادو ٹونہ ، تعویذ گنڈے ، اولیاء پرستی وغیرہ کے ساتھ اطاعت رسول ، درود وسلام صحابۂ کرام کی فضیلت نیز ہر قسم کی بدعات مثلاً میلاد النبی شب برأت وغیرہ کی مدلل اور سنجیدہ انداز میں تردید کی ہےاور خاص طور پر وہ امور جن سے انسانی زندگی کا تقدس تار تار ہوا اور بنی آدم کی کرامت اور فضیلت داغدار ہوئی ان تمام امور کی مفصل نشان دہی کی ہے۔

مثلاً انسانی زندگی میں کیسے انحراف پیدا ہوا اور اللہ کی مخلوق کس طرح اپنے حقیقی الہ واحد سے منھ پھیر کر شرک وکفر اور نفاق میں مبتلا ہوئی ، لائق مصنف نے جاہلیت اور جہالت کی ان تمام بیماریوں کا دقت نظر سے جائزہ لیا ہے اور ایک ایک ضلالت کا نہایت مدلل اور مسکت جواب دیا ہے۔

کتاب کا انداز مناظرانہ اور مجادلانہ ہونے کے بجائے ، نہایت مثبت اور ایجابی ہے ، شرک اور اس کے تمام اقسام ، کفر اور اس کے تمام اقسام ، ساتھ ہی نفاق ، فسق اور ضلالت کے عام پہلوؤں کو اس انداز میں پیش کیا ہے جیسے وہ

Www.IslamicBooks.Website

عوام الناس میں موجود ہیں اور معاشرے میں جن صورتوں اور شکلوں میں وہ پہچانے جاتے ہیں ہر ایک کو ذکر کر کے قرآن اور احادیث کے حکیمانہ اسلوب میں نہایت عام فہم انداز میں بیان کردیا ہے ، کتاب کی عوامی افادیت کے پیش نظر ادارہ الدارالسلفیہ نے اسے مختلف زبانوں میں شائع کرنے کا پروگرام بنایا ، چنانچہ اس سلسلے کا پہلا ترجمہ اردو زبان میں عوام کے سامنے پیش کیا جارہا ہے ، اس کا انگریزی اور ہندی ترجمہ بھی اشاعت کے لیے تیار ہے جو انشاء اللہ عنقریب ان مختلف زبانوں میں شائع کیا جائے گا۔

اس کتاب کو آسان تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم سے کم پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

شرک وبدعات اور کفر ونفاق کی بیماریاں اس قدر عام ہوچکی ہیں کہ اس قسم کی کتابیں جتنی بڑی اور کثیر تعداد میں شائع کی جاسکیں اور زیادہ سے زیادہ جتنے ہاتھوں تک پہونچائی جاسکیں اس کا نفع اتنا ہی عام ہوگا۔

یہ کتاب اسکول اور کالج کے طلبہ اور نئی روشنی سے متاثر منحرف لوگوں کے لیے تریاق کا کام دے گی اوز انشاء اللہ اس کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی بڑی تعداد کو توحید وسنت اور حق وہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق بخشیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کے لائق مصنف دکتور صالح الفوزان اور اس کے مترجم اور ناشرین سب کو اس کتاب ہدایت کی تالیف ، ترجمہ اور طباعت واشاعت وتوزیع کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

دعاگو

مختار احمد ندوی

مدیر الدارالسلفیہ بمبئی

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از مولف

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبيه الصادق الأمين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد!

راقم سطور کی زیر نظر کتاب علم توحید پر ایک سنجیدہ تالیف ہے ، اس میں اختصار کے ساتھ ساتھ بہت ہی آسان وعام فہم اسلوب وزبان کا خیال رکھا گیا ہے - تالیف کے دوران اپنے اسلاف کرام ، سلفی دعوت وتحریک کے علمائے عظام ، خاص طور پر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ، علامہ ابن قیم الجوزیہؒ ، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب وغیرہم کی کتابوں وتحریروں سے اقتباس واستفادہ کیا ہے -

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی عقیدہ خاص طور پر توحید کا علم بہت ہی اہم اور بنیادی ہے ، اسے سیکھنے ، سکھانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی طرف بھر پور توجہ دینا ہمارا اولین فریضہ ہے ، اس لیے کہ بندوں کے اعمال کی صحت ، مقبولیت اور نفع بخش ہونے کا

Www.IslamicBooks.Website

یہی ایک راستہ ہے ، خاص طور پر ایسے وقت اور ماحول میں جہاں الحاد ، تصوف ، رہبانیت ، قبر پرستی اور سنت وشریعت مخالف بدعتوں کی تیز وتند آندھیاں چل رہی ہیں ، طرح طرح کی گمراہ کن اور خطرناک تحریکیں اور جماعتیں اپنا کام کر رہی ہیں۔

ایسے زہر آلود عہد وماحول میں اگر مسلمان کتاب وسنت پر مبنی صحیح عقیدہ کے ہتھیار سے مسلح نہ ہوں تو بہت جلد ہی انہیں یہ گمراہ کن وفاسد لہریں بہالے جائیں گی ، ان خطرات کے پیش نظر مسلم بچوں کے لیے کتاب وسنت پر مبنی صحیح عقیدہ پھر اس کی تعلیم و تلقین کا اہتمام اور انتظام بہت ضروری ہے ، زیر نظر کتاب اس راہ کی ایک سنجیدہ کوشش ہے ۔

صالح بن فوزان الفوزان

Www.IslamicBooks.Website

الباب الأول

الإنحراف فی الحياة البشرية

ولمحة تاريخية عن الكفر والإلحاد والشرك والنفاق

پہلا باب

انسانی زندگی میں انحراف

اور کفر والحاد اور شرک ونفاق کا تاریخی دور

اس باب میں حسب ذیل فصلیں ہوں گی۔

فصل اول : انسانی زندگی میں انحراف

فصل دوم : شرک ، اس کی تعریف اور اقسام

فصل سوم : کفر ، اس کی تعریف اور اقسام

فصل چہارم : نفاق ، اس کی تعریف اور اقسام

فصل پنجم : جاہلیت ، فسق ، ضلالت ، ارتداد ان کی حقیقت اور اقسام واحکام کا بیان

Www.IslamicBooks.Website

فصل اول

انسانی زندگی میں انحراف

اللہ تعالی نے تمام مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان کے لیے رزق کے تمام وسائل مہیا فرما دیئے ہیں تاکہ وہ یکسو ہو کر عبادت کرسکیں ، اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ، مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُطْعِمُوْنِ، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ. (الذاریات: ٥٦-٥٧)	اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں ، میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں ، اللہ ہی تو رزق دینے والا ، زور آور اور مضبوط ہے

نفس انسانی کو اگر اپنی فطرت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ضرور اللہ کی الوہیت کا اقرار کرے گا ، اس کی ذات بابرکت سے محبت کرے گا ، اس کی عبادت کرے گا ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا ، لیکن جب اسے انسان وجنات کے شیطان صفت افراد ورغلاتے ہیں ، اپنی چکنی چپڑی اور دھوکہ کی باتوں سے بہکاتے ہیں تو اس کے اندر بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے ، پھر اسے صراط مستقیم سے ہٹا کر غلط راہوں پر ڈال دیتے ہیں ، چونکہ توحید انسانی فطرت

Www.IslamicBooks.Website

میں ودیعت (موجود) ہے اور شرک ایک عارضی و نووارد چیز ہے - لہذا انسان کو اگر اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹ آئے گا - اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے :

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ.
(الروم: ۳۰)

تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (اللہ کے رستے) پر سیدھا منہ کیے چلے جاؤ، (اور) اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، (اختیار کیے رہو) اللہ کی بتائی ہوئی فطرت میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کل مولود یولد علی الفطرة فأبواه یهودانه أوینصرانه أویمجسانه.
(فی الصحیحین)

ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی بنا دیتے یا مجوسی بنا دیتے ہیں

لہذا اولاد آدم کی اصلیت توحید ہے - اور حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے صدیوں بعد تک اسلام ہی ان کا دین رہا ہے - ارشاد ربانی ہے :

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ

(پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں

Www.IslamicBooks.Website

النَّبِيِّــــنَ مُبَشِّــــرِيْنَ وَمُنْذِرِيْــنَ. (البقــرة:٢١٣)

اختلاف کرنے لگے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے ۔

صحیح عقیدہ کی عمارت میں شرک وانحراف کی دراڑ پہلی مرتبہ قوم نوح میں پڑی ، اس لحاظ سے نوح علیہ السلام کو پہلا رسول کہا گیا ۔

ارشاد ربانی ہے :

اِنَّـآ اَوْحَيْنَـآ اِلَيْـكَ كَمَـآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ. (النساء:١٦٣)

(اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پیچھے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیانی عہد میں دس نسلیں گزریں ، سب کی سب اسلام پر تھیں ، علامہ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ یہ قول قطعی طور پر صحیح ہے ، سورۂ بقرہ کی مذکورہ آیت أبی بن کعب کی قراءت میں یوں آئی ہے ، فاختلفوا فبعث اللہ النبیین " اور سورۂ یونس کی اس آیت سے اس قراءت کو ثابت کیا ہے ۔

وَمَـا كَـانَ النَّـاسُ اِلَّآ اُمَّـةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا. (یونس:١٩)

اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی امت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے پھر جدا جدا ہوگئے

Www.IslamicBooks.Website

اس سے موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ انبیاے کرام کی بعثت کا سبب اس صحیح دین میں لوگوں کا اختلاف تھا جس پر وہ قائم تھے ، جیسے کہ ملک عرب کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے ۔ یہاں تک کہ عمرو بن لحی الخزاعی نامی شخص آیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو بدل دیا ، عام طور پر پورے عرب میں اور خاص طور پر حجاز میں بتوں کو لاکر بھر دیا ، لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت میں لگ گئے ، اور اس مقدس شہر اور اس کے قرب وجوار کے شہروں میں شرک پھیل گیا ، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو مبعوث فرمایا ، آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے لوگوں کو توحید کی طرف بلایا ، ملت ابراہیمی کے اتباع وپیروی کی دعوت دی ، اللہ تعالی کی راہ میں بھر پور جہاد کیا ، یہاں تک کہ عقیدہ توحید لوگوں کی زندگی میں لوٹ آیا ، ملت ابراہیمی کا احیا ہوا ، بت توڑے گئے ، اور اللہ نے اس نبی امی کے ذریعہ اپنے دین کو مکمل فرمایا اور تمام جہانوں پر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائی ، اور اسی منہج توحید ورسالت پر اس امت کا ابتدائی دور اور اس دور کے لوگ قائم رہے ، پھر آخری صدیوں میں جہالت عام ہوگئی بہت سے دیگر مذاہب کے اثرات اس میں داخل ہوگئے ، پھر ضلالت کی طرف بلانے والوں کے کرتوت اور اولیاء وبزرگوں کی قبروں پر پختہ عمارتوں کی وجہ سے شرک وبدعت امت کے بہت سارے افراد میں عام ہوگئی ، اللہ تعالی کے بجائے بہت سے مجسمے عبادت کے لیے چن لیے گئے ،

Www.IslamicBooks.Website

ان کی بارگاہ میں منّت وسماجت ، دعا ، واستغاثہ اور نذر ونیاز شروع ہوگئی ، پھر اس طرح کے شرکیہ اعمال کرنے والوں نے اپنے اعمال کی توضیح یہ کی کہ یہ بزرگوں کی عبادت نہیں ہے بلکہ ان سے توسل اور ان کی محبت کا اظہار ہے ایسی تاویل کرتے وقت یہ لوگ بھول گئے کہ پہلے کے مشرکوں کے بھی اپنے شرکیہ اعمال کی یہی دلیل ہوا کرتی تھی جن کا کہنا ہوتا تھا :

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلاَّ لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى. (الزمر:۳)

(وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنادیں۔

اس طرح کے شرکیہ اعمال کے باوجود جن میں اکثر لوگ ہر زمانہ میں مبتلا رہے ہیں عام طور پر مشرکوں کی اکثریت توحید ربوبیت کی قائل رہی ہے ان کا شرک صرف عبادات ہی میں منحصر رہا ہے -

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ. (یوسف:۱۰۶)

اور یہ اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر (اسکے ساتھ) شرک کرتے ہیں

بنی نوعِ انسان میں سے رب (پروردگار) کے وجود کا انکار بہت ہی کم لوگوں نے کیا ہے ، جیسے فرعون ، ملحدین ، دہریین اور عصر حاضر کے کمیونسٹ - پھر بھی ان کے انکار کی وجہ ہٹ دھرمی ہے ورنہ اندرونی طور پر یہ بھی رب (پروردگار) کے وجود کے قائل ہیں ، اسی طرح کے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

Www.IslamicBooks.Website

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا.
(النمل: ١٤)

اور انھوں نے بے انصافی اور غرور میں آ کر ان باتوں سے انکار کیا حالاں کہ انکے دل انکو مان چکے تھے

اس طرح کے لوگوں کی عقل وآگہی ضرور گواہی دیتی ہے کہ ہر مخلوق کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے اور ہر موجود شی کے لیے کوئی نہ کوئی موجد (ایجاد کرنے والا) ہوتا ہے ، اور اس کائنات کے اس منتظم و مستحکم نظام کو کوئی مدبر حکیم ، بے پناہ قدرت رکھنے والا اور ہمہ گیر علم رکھنے والا چلا رہا ہے ، اس بات کا انکار وہی کرسکتا ہے جو عقل سے عاری ہو یا ایسا ہٹ دھرم ہو جس نے اپنی عقل سے کام لینا چھوڑ دیا ہے ، اپنے نفس کو بے مصرف بنا دیا ہے ، جس کا کسی معاملہ میں کوئی اعتبار نہیں ہے ۔

الفصل الثانى

الشرك : تعريفه ـ أنواعه

فصل دوم

شرک ، اس کی تعریف اور اس کے اقسام

شرک کی تعریف :شرک نام ہے اللہ تعالی کی ربوبیت والوہیت میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ، اللہ تعالی کی الوہیت میں شرک کے اندر عموماً بندہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی غیر کو پکارتا ہے ، بعض عبادتوں کو اس کے لیے ادا کرتا ہے ، جیسے نذرو نیاز ، خوف وامید ، محبت و تعظیم وغیرہ۔

Www.IslamicBooks.Website

مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے شرک سب سے بڑا گناہ ہے

۱ - الٰہی صفات و خصائص میں مخلوق کو خالق کے مشابہ قرار دینا ، اس لیے کہ خالق کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک کرنے کا صاف مطلب ہے مخلوق کو خالق کے برابر قرار دینا ، یہ سب سے بڑا ظلم ہے -

ارشاد ربانی ہے :

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. (لقمان:۱۳) شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے -

ظلم کہتے ہیں کسی چیز کو اس کے اصل مقام و محل سے ہٹا کر دوسری جگہ پر رکھنا ، لہذا جس نے غیر اللہ کی عبادت کی بے شک اس نے عبادت کو اپنی اصل جگہ سے ہٹا کر غیر محل میں استعمال کیا اور ایک غیر مستحق کی طرف پھیر دیا - اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے -

۲ - اللہ تعالی نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ شرک کے بعد جو توبہ نہیں کرے گا اس کی مغفرت نہیں ہوگی - ارشاد ربانی ہے :

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ. (النساء:۴۸)

اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اسکا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے -

۳ - اللہ تعالی نے اس کی بھی خبر دی ہے کہ اس نے مشرک پر جنت حرام کر دیا ہے اور یہ کہ مشرک ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں پڑا رہے گا - اللہ تعالی

Www.IslamicBooks.Website

فرماتا ہے :

اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِا للّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ ا للّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. (المائدة:۷۲)

(اور جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر بہشت کو حرام کردے گا ، اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے ، اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں

۴ - شرک انسان کے تمام گذشتہ اعمال کو ختم کردیتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے -

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (الأنعام:۸۹)

اوراگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے :

وَلَقَدْ اُوْحِىَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (الزمر:۶۵)

اور (اے محمد) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے ، اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔

Www.IslamicBooks.Website

۵ - مشرک کا خون و مال حلال ہے -

ارشاد ربانی ہے :

فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ. (التوبة: ۵)

مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑ لو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ پر ان کی تاک میں بیٹھے رہو -

(عرب کے زیر معاہدہ مشرکین کے لیے قرآن کا یہ خاص حکم تھا)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

أمرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فاذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلاّ بحقها. (رواه البخاري ومسلم)

مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ لا اله الا اللہ کا اقرار نہ کریں اور جب لا اله الا اللہ کا اقرار کریں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال کی حفاظت کریں گے مگر اسکے حق سے

۶ - شرک سب سے بڑا گناہ ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

ألا أنبئكم بأكبر الكبائر، قلنا بلى يا رسول الله! قال:

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ ہم نے کہا ضرور بتائیے اے اللہ کے رسول

Www.IslamicBooks.Website

الإشراك باللہ وعقوق الوالدين. (البخاری ومسلم)

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالی کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی

علامہ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے یہ واضح فرما دیا ہے کہ تخلیق کائنات اور اس کے نظم وانتظام کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالی کو اس کے اسماء وصفات کے ذریعہ پہچانا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، لوگ آپس میں عدل وانصاف سے کام لیں، عدل وہ میزان ہے جس کے ذریعہ آسمان وزمین کا قیام وجود میں آیا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ. (الحدید: ٢٥)

ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں، اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

یہاں اللہ تعالی نے اس حقیقت سے باخبر کیا کہ اس نے اپنے رسول بھیجے، اپنی کتابیں نازل کیں، تاکہ لوگ عدل وانصاف سے کام لیں، اور سب سے بڑا عدل وانصاف توحید ہے، بلکہ توحید عدل کا لب لباب ہے، اور شرک کھلا ہوا ظلم ہے، جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا:

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. (لقمان: ١٣) شرک بڑا (بھاری) ظلم ہے

شرک سب سے بڑا ظلم ہے، اور توحید سب سے بڑا عدل ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

شرک تخلیق کائنات کے اصلی مقصد کے سراسر مخالف ہے ، لہذا وہ سب سے بڑا گناہ ہے ۔اس سلسلہ میں علامہ ابن القیمؒ مزید فرماتے ہیں :

چونکہ شرک مقصد تخلیق کائنات کے سراسر مخالف ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے ، لہذا اللہ تعالی نے ہر مشرک کے لیے جنت کو حرام قرار دیا ، اس کے جان ومال ، اہل وعیال کو اہل توحید کے لیے حلال قرار دیا ، اور چونکہ یہ اللہ تعالی کی عبودیت سے بہت دور ہیں لہذا انہیں اپنا خادم بنا کر رکھنا چاہیے ، اللہ تعالی نے مشرک کے کسی بھی عمل کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے ۔ اسکے بارے میں کسی کی سفارش بھی قابل قبول نہ ہوگی ، آخرت کے دن اس کا پکارنا بھی رائگاں جائے گا ، اس کی امیدیں بھی ناکام ہوں گی ایک مشرک اللہ تعالی کی ذات وصفات سے سب سے زیادہ نادان وبے بہرہ ہوتا ہے ، اسی وجہ سے وہ کسی غیر کو اللہ تعالی کا مد مقابل ٹھہراتا ہے ، جو آخری درجہ کی جہالت ہے ، یہ غایت درجہ کا ظلم بھی ہے ، اگرچہ ایک مشرک اللہ تعالی پر کوئی ظلم نہیں کرتا لیکن وہ اپنے نفس پر بہت بڑا ظلم کرتا ہے۔

شرک ایک (نقص) وعیب ہے جس سے اللہ تعالی نے اپنی ذات وصفات کو پاک قرار دیا ہے ، لہذا جو شخص اسکے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے وہ اللہ تعالی کیلئے وہ چیز ثابت کرتا ہے جس سے اللہ تعالی نے اپنے آپ کو پاک قرار دیا ہے ، لہذا شرک اللہ تعالی کی سراسر نافرمانی ہے ، اس سے ہٹ دھرمی ہے ، بلکہ اس کے خلاف اعلان جنگ ہے ۔

Www.IslamicBooks.Website

شرک کی قسمیں

شرک کی دو قسمیں ہیں :

ا ۔ شرک اکبر ، جو بندہ کو دائرہ ملت سے نکال دیتا ہے ، اور اس کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کردیتا ہے ، یہ اس صورت میں جب وہ شرک پر ہی مرا ہو ، اور توبہ کی توفیق نہ ملی ہو ، شرک اکبر کا مطلب ہے کسی عبادت کو غیر اللہ کے لیے ادا کی جائے ، جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا ، غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس کی بار گاہ میں قربانی کرنا ، نذر و نیاز چڑھانا ، غیر اللہ کے ضمن میں مقابر ومزارات ، جن وشیاطن سب آجاتے ہیں ، اسی طرح مردار ، جنات وشیاطین سے خوف کھانا کہ وہ اسے تکلیف نہ پہونچا دے ، اس کو بیماری میں مبتلا نہ کردے ، اسی طرح غیر اللہ سے ایسی امیدیں وابستہ رکھنا جس پر صرف اللہ قدرت رکھتا ہے ، مثلاً حاجت پوری کرنا ، مصیبت دور کرنا ، اس طرح کے شرک کی مشق آج کل اولیاء وبزرگوں کی پختہ قبروں پر خوب ہورہی ہے ، اس چیز کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ	اور یہ (لوگ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں ، اور کہتے ہیں کہ

Www.IslamicBooks.Website

هٰٓـؤُلَآءِ شُـفعَآؤُنَا عِنْـدَا للهِ. (یونس:۱۸) یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں ۔

۲ ۔ شرک اصغر ، جس سے بندہ ملت کے دائرہ سے خارج تو نہیں ہوتا ، لیکن اس کی توحید میں کمی آجاتی ہے ، یہ شرک اکبر کا ایک ذریعہ ہے اس کی بھی دو قسمیں ہیں ۔

ا - شرک جلی ، یہ شرکیہ الفاظ وافعال ہوتے ہیں ، شرکیہ الفاظ کی مثال ، غیر اللہ کی قسم کھانا وغیرہ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے :

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أو أشرك. (الترمذی) جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا

اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا اس شخص سے یہ فرمانا جس نے کہا تھا کہ اگر اللہ تعالی اور آپ نے چاہا : کیا تم نے مجھے اللہ تعالی کے مد مقابل بنا دیا ، کہو اگر اللہ نے اکیلے چاہا ۔ (نسائی)

اسی طرح کسی کا یہ کہنا "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا" جب کہ اس کے قول کا صحیح طریقہ یہ ہے 'جیسا اللہ تعالی نے چاہا ، پھر فلاں شخص نے' اس لیے کہ لفظ ثم (پھر) ترتیب (تراخی) کے لیے آتا ہے ، جس سے یہ مفہوم خود بخود پیدا ہوجاتا ہے کہ بندہ کی مشیت اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہے۔ ارشاد الٰہی ہے :

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. (التکویر:۲۹) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العالمین چاہے

Www.IslamicBooks.Website

جب کہ حرف واو مطلق جمع واشتراک کے لیے آتا ہے ، جس سے ترتیب وتعقیب کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا ، جیسے کسی سے کہا جائے "میرے لیے تو بس اللہ اور تم ہو" اور یہ "اللہ اور تمھاری برکت کے طفیل" وغیرہ -

شرکیہ اعمال جیسے کڑے پہننا ، دفع بلیات کے لیے دھاگہ باندھنا ، نظر بد سے بچنے کے لیے تعویذ باندھنا وغیرہ ، ان اعمال کے ساتھ جب یہ عقیدہ ہو کہ ان سے مصائب وپریشانیاں دور ہوتی ہیں ، بلائیں ٹلتی ہیں ، تو یہ شرک اصغر ہوجاتے ہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے ان چیزوں کو ان مقاصد کے ذرائع نہیں بنائے ہیں ، لیکن اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ چیزیں بذات خود بلا ومصیبت دور کرتی ہیں تو یہ شرک اکبر ہے ، اس لیے کہ اس میں غیر اللہ کے ساتھ اس تعلق وربط کا اظہار ہو رہا ہے جو صرف اللہ تعالی کے لیے خاص ہے -

۲- شرک خفی -یہ ارادوں اور نیتوں کا شرک ہے ، جیسے ریا کاری شہرت آوری وغیرہ ، یعنی اللہ تعالی سے تقرب والے عمل اس لیے کئے جائیں تاکہ لوگ اس کی تعریف کریں مثلاً کوئی شخص اچھی نماز صرف اس لیے پڑھتا ہے یا صدقہ وخیرات صرف اس لیے کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں ، ذکر واذکار اور تلاوت صرف اس لیے کرتا ہے کہ لوگ سنیں تو اس کی خوب تعریف کریں ، کسی بھی عمل میں جب ریا کاری آجاتی ہے تو وہ عمل باطل ہو جاتا ہے-

اللہ تعالی فرماتا ہے :

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی

Www.IslamicBooks.Website

فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَّلاَيُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا. (الکھف: ۱۱۰)

امید رکھے چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر: قالوا: يا رسول الله! وما الشرك الأصغر، قال: الرياء. (أحمد، الطبرانی، البغوی)

تمہارے متعلق سب سے زیادہ ڈر مجھے شرک اصغر سے ہے ، لوگوں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول شرک اصغر سے کیا مراد ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ریاکاری ۔

اسی طرح دنیاوی لالچ میں کوئی دینی عمل کرنا بھی شرک خفی ہے ، جیسے کوئی شخص صرف مال ودولت کے لیے حج کرتا ہو ، اذان دیتا ہو ، یا لوگوں کی امامت کرتا ہو ، علوم شرعیہ حاصل کرتا ہو یا جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہو ، ایسے ہی لوگوں کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تعس عبدالدينار، وتعس عبدالدرهم، تعس عبدالخميصة، وتعس عبدالخميلة، إن اعطى

ہلاک ہوا دینار کا بندہ ، ہلاک ہوا درہم کا بندہ ، ہلاک ہوا کالی چادر کا بندہ ، ہلاک ہوا مخملی چادر کا بندہ ، اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش ہوتا

Www.IslamicBooks.Website

رضی وإن لم يعط سخط. ہے ، اور اگر نہیں دیا جاتا ہے تو ناخوش رہتا ہے ۔ (البخاری)

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ارادوں ونیتوں کا شرک تو ایسا بحر زخار ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ، اور بہت کم ہی لوگ اس سے بچ پاتے ہیں ، لہذا جس شخص نے اپنے عمل سے اللہ کی رضا مندی کے علاوہ کسی دوسری چیز کا ارادہ کیا یا اللہ تعالی سے تقرب کے علاوہ کسی اور چیز کی نیت کی اور غیر اللہ سے اس عمل کے جزا کی درخواست کی تو وہ نیت وارادہ کا شرک ہے ۔

اخلاص

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ اپنے تمام اعمال ، افعال ، ارادہ ونیت میں صرف اللہ تعالی ہی کی ذات کو خالص کیا جائے ، یہی چیز حنیفیت یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے ، جس کو اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالی نے اپنے ہر بندہ کو دیا ہے ، اس لیے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز اللہ تعالی کے ہاں مقبول نہیں ، یہی حنیفیت ، اسلام کی حقیقت ہے ۔

ارشاد باری ہے :

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ، اور ایسا

Www.IslamicBooks.Website

فِــــى الْاٰخِــرَةِ مِــنَ الْخٰسِــرِيْنَ. (آل عمــران:۸۵) شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

یہی حنیفیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے لہذا جو بھی اس سے اعراض کرے گا وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوگا ۔

مذکورہ بالا باتوں سے یہ چیز صاف طور پر واضح ہوگئی کہ شرک اکبر وشرک اصغر کے مابین بڑا فرق ہے ، جیسے ۔

ا - شرک اکبر سے ایک مسلمان ، ملت سے خارج ہوجاتا ہے - اور شرک اصغر سے ملت سے خارج نہیں ہوتا ۔

۲ - شرک اکبر ایک مشرک کو ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم رسید کردیتا ہے ، جب کہ شرک اصغر سے ایسا کچھ نہیں ہوتا ، اگر وہ جہنم میں گیا بھی تو زیادہ دن نہیں رکھا جائے گا ۔

۳ - شرک اکبر تمام اعمال کو ختم کردیتا ہے اور شرک اصغر تمام اعمال کو برباد نہیں کرتا ، لیکن ریاکاری ، اسی طرح دنیاوی غرض سے یا دین ودنیا میں ملاوٹ والے کام تمام اعمال کو ختم کردیتے ہیں ۔

۴ - شرک اکبر مشرک کے مال ودولت کو مباح قرار دیتا ہے جب کہ شرک اصغر میں ایسا کچھ نہیں ۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل سوم

الفصـــل الثالث

الکفر : تعریفه ۔ أنواعه

کفر ، اس کی تعریف اور اس کے اقسام

کفر کی تعریف :لغوی اعتبار سے کفر کے معنی ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں ، اور شرعی اصطلاح میں ایمان کی ضد کو کفر کہتے ہیں ؟ یعنی اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ لانے کو کفر کہا جاتا ہے ، چاہے اس میں تکذیب (جھٹلانا) پائی جائے یا نہ پائی جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ، بلکہ شک وشبہ ، اعراض وحسد ، کبرونخوت ، اور خواہشات نفس کی پیروی وغیرہ سے بھی اس حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا ، گرچہ جھٹلانے والا سب سے بڑا کافر ہے ، اسی زمرہ میں وہ منکر وجھٹلانے والا آتا ہے جو دل میں رسالت پر یقین رکھنے کے باوجود محض حسد کی وجہ سے کفر کو گلے لگائے رہتا ہے ۔

کفر کے اقسام

کفر دو قسم کے ہیں ، ایک کفر اکبر ، دوسرا کفر اصغر

پہلی قسم ۔ کفر اکبر : کفر اکبر سے مراد وہ کفر ہے جو مسلمان کو دائرہ ملت سے نکال دیتا ہے ۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ کفر تکذیب (جھٹلانا) اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے :

Www.IslamicBooks.Website

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِباً اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ. (العنکبوت: ٦٨)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے ، کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے ؟

۲ ۔ کفر تکبر وانکار :

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ. (البقرۃ: ٣٤)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے ، مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا ۔

۳ ۔ شک وشبہ کا کفر : اسے کفر ظن (گمان) بھی کہا جاتا ہے ۔ اس کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے :

وَدَخَلَ جَنَّتَہٗ وَھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖ اَبَداً وَّمَا اَظُنُّ

اور (ایسی شیخیوں سے) اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا ، کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو ، اور

Www.IslamicBooks.Website

السَّاعَةَ قَائِمَةً وَّلَئِنْ رُدِدْتُ اِلَى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا، قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلًا لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا. (الكهف: ۳۵ـــ۳۸)	نہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو، اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو وہاں ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تم اس (اللہ) سے کفر کرتے ہو، جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر تمہیں پورا مرد بنایا، مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ہی میرا پرور دگار ہے۔ اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۴ ۔ اعراض کا کفر :اس کی دلیل یہ ارشاد باری ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ. (الأحقاف:۳)	اور کافروں کو جس چیز کی نصیحت کی جاتی ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

۵ ۔ کفر نفاق : اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے :

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ. (المنافقون:۳)	یہ اسلئے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہوگئے تو انکے دلوں پر مہر لگا دی گئی، سواب یہ سمجھتے ہی نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسری قسم ۔ کفر اصغر کفر اصغر سے ایک مسلمان دائرہ ملت سے نہیں نکلتا ہے اسے عملی کفر بھی کہا جاتا ہے جیسے کفر نعمت ، کلام پاک میں اس کی مثال یوں بیان کی گئی ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ. (النحل:١١٢)	اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن و چین سے بستی تھی - ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا ، مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔

مسلمان کا مسلمان سے جنگ وجدال بھی اس میں داخل ہے ، ارشاد نبوی ہے :

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر. (البخاری ومسلم)	مسلمان کو سب و شتم کرنا فسق ہے اور اس سے لڑنا جھگڑنا کفر ہے -

نیز فرمایا :

لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض. (رواه الشيخان)	میرے بعد تم پھر کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو

اس میں غیر اللہ کی قسم بھی داخل ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے :

من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك. (الترمذی والحاكم)	جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا

Www.IslamicBooks.Website

ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہ کے مرتکب کو مومن کہا ہے، آیت کریمہ ہے :

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى. (البقرة:۱۷۸)

مومنو ! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے

یہاں پر قاتل کو مومنوں کے زمرہ سے الگ نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کو قصاص کے ولی کا بھائی بتایا گیا ہے۔

ارشاد باری ہے :

فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢبِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ. (البقرة:۱۷۸)

اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کردیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

بلاشبہ بھائی سے مراد یہاں دینی بھائی ہے ، ایک اور جگہ ارشاد ہے :

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں

Www.IslamicBooks.Website

بِيْنَهُمَا. (الحجرات:٩) صلح کرا دو -

نیز فرمایا :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ. (الحجرات: ١٠)

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو

ملخص الفروق بين الكفر الأكبر والكفر الأصغر

کفر اکبر و کفر اصغر میں فرق کا خلاصہ

۱ - کفر اکبر ایک مسلمان کو ملت اسلامیہ کے دائرہ سے نکال دیتا ہے ، اس کے اعمال کو ختم کر دیتا ہے ، جب کہ کفر اصغر ایک مسلمان کو دائرہ ملت سے نہیں نکالتا اور نہ ہی اس کے اعمال کو ختم کرتا ہے ، ہاں اس میں نقص ضرور پیدا کر دیتا ہے -

۲ - کفر اکبر صاحب کفر کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کر دیتا ہے ، جب کہ کفر اصغر صاحب کفر کو ہمیشہ کا جہنمی نہیں بناتا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر سکتا ہے اور اس کو سرے سے ہی جہنم سے بچا سکتا ہے -

۳ - کفر اکبر سے صاحب کفر کا جان و مال مباح ہو جاتا ہے ، جب کہ کفر اصغر اس کی جان و مال کو مباح نہیں کرتا -

۴ - کفر اکبر کی وجہ سے صاحب کفر اور مومنوں کے درمیان اصلی عداوت و دشمنی لازمی ہے ، لہذا مومنوں کے لیے صاحب کفر اکبر سے محبت و دوستی چاہے وہ

Www.IslamicBooks.Website

کتنا ہی قریب ہو جائز نہیں ، جہاں تک کفر اصغر کی بات ہے تو اس کی وجہ سے صاحب کفر اصغر سے دوستی کرنے میں کوئی حرج نہیں ، بلکہ اس کے ایمان کی مقدار کے برابر اس سے محبت ودوستی کی جا سکتی ہے اور اس کے کفر وعصیان کی مقدار کے برابر اس سے بغض ودشمنی رکھی جا سکتی ہے

الفصل الرابع

النفاق : تعریفه ـ أنواعه

فصل چہارم

نفاق ، اس کی تعریف اور اقسام

نفاق کی تعریف : لغت کے اعتبار سے لفظ نفاق مصدر ہے فعل نافق کا ، کہا جاتا ہے نافق ، ینافق ، نفاقاً ومنافقةً - یہ لفظ النافقاء سے ماخوذ ہے - جو گوہ کے بل کی خفیہ نکاسی اور منہ کو کہتے ہیں ، گوہ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اسے بل کے ایک منہ سے تلاش کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے منہ سے نکل جاتا ہے -

یہ بھی کہا گیا کہ وہ لفظ نفق سے ماخوذ ہے جو ان بلوں کو کہتے ہیں جن میں گوہ چھپے رہتے ہیں -

شرعی اصطلاح میں نفاق کے معنی ہیں اسلام وخیر کا اظہار کرنا - اور کفر وشر کو اندر چھپائے رکھنا ، اسے نفاق اس لیے کہا گیا کہ منافق ایک دروازہ سے

Www.IslamicBooks.Website

شریعت میں داخل ہوتا ہے تو دوسرے دروازہ سے نکل جاتا ہے ۔ اسی لیے اللہ تعالی کی طرف سے تنبیہ فرمائی گئی ، ارشاد باری ہے :

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (التوبة: ٦٧) بے شک منافق نافرمان ہیں ۔

فاسقون سے مراد وہ لوگ ہیں جو دائرہ شریعت سے نکلے ہوئے ہیں ، اسی طرح اللہ تعالی نے منافقوں کو کافروں سے بھی برا قرار دیا ہے ، آیت کریمہ ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. (النساء: ١٤٥)

کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے ۔

مزید ارشاد ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ. (النساء: ١٤٢)

منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ

یہ (اپنے پندار میں) اللہ کو اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں ، ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا ، اللہ

Www.IslamicBooks.Website

مَرَضاً وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ. (البقرة:۹—۱۰)

نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا، اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا

نفاق کے اقسام

نفاق کی دو قسمیں ہیں

۱ - اعتقادی نفاق ، یہی نفاق اکبر ہے ، جس میں ایک منافق بظاہر اسلام کی نمائش کرتا ہے لیکن اپنے اندر کفر کو چھپائے رکھتا ہے ، اس طرح کے نفاق سے آدمی کلی طور پر دین سے خارج ہوجاتا ہے ، بلکہ وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں پہونچ جاتا ہے ، اللہ تعالی نے تمام برے اوصاف سے انہیں متصف کیا ہے ، کبھی کافر کہا ، کبھی بے ایمان کہا ، کبھی دین اور دین داروں کے ساتھ مذاق اڑانے والے سے اسے تعبیر کیا ، ان کی بری صفات بیان کرتے وقت کہا گیا کہ یہ ہمہ تن دشمنان دین اسلام کی طرف جھکے رہتے ہیں ، اس لیے کہ ان کی اسلام دشمنی بھی ان دشمنوں سے کم نہیں ہوتی ، منافقین ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں ، خاص طور پر ایسے زمانہ میں جب اسلام کی قوت وشوکت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے - چونکہ یہ ظاہری طور پر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے لہذا یہ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم بھی اس میں داخل ہیں ، تاکہ اندر رہ کر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش رچی جاسکے ، مسلمانوں سے

Www.IslamicBooks.Website

مل کر رہنے کا موقع ملے ، اور اپنے جان ومال کی ان سے حفاظت ہو سکے ۔
لہذا ایک منافق بظاہر اللہ تعالی ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان کا اعلان کرتا ہے ، لیکن اندرونی طور پر ان چیزوں سے عاری ہوتا ہے ، بلکہ ان حقائق کو جھٹلاتا ہے ، اللہ تعالی پر ایمان لاتا ہے نہ اس بات پر کہ اللہ تعالی نے اپنے ایک بندہ پر اپنا کلام پاک نازل فرمایا ہے اور اس کو رسول بنایا ہے تاکہ وہ اس کی اجازت سے لوگوں کو ہدایت کرے ، اس کی گرفت سے باخبر کرے ، اس کے عقاب سے ڈرائے ، اللہ تعالی نے کلام مجید میں ان منافقوں کے پردہ کو فاش فرمایا ہے اور ان کے باطنی راز کو کھول دیا ہے اور اپنے بندوں پر ان کے معاملہ کو ظاہر کردیا ہے ، تاکہ وہ بھی نفاق اور اہل نفاق سے ڈرتے رہیں ۔

اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کی ابتداء میں لوگوں کے تین طبقوں کا تذکرہ کیا ہے ، مومنین ، کفار اور منافقین ۔ مومنوں کے سلسلہ میں چار آیتیں نازل ہوئیں ، کافروں سے متعلق دو آیتیں ، جب کہ منافقین کے بارے میں تیرہ آیتیں اتریں ، اور یہ صرف منافقوں کی کثرت ، لوگوں میں نفاق کے پھیلنے اور اسلام اور اہل اسلام کے لیے عظیم فتنہ ثابت ہونے کی وجہ سے ، منافقوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اسلام کو بہت سے مصائب جھیلنے پڑے ہیں ، اس لیے کہ یہ اسلام کے حقیقی اور کٹر دشمن ہونے کے باوجود اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ، اسلام کے حلیف اور مددگار سمجھے جاتے ہیں ، نئے نئے طریقے یہ

Www.IslamicBooks.Website

منافقین اپنی دشمنی کے نکالتے ہیں ، جیسے جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ دین میں علم واصلاح کی باتیں کرتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ اصلاح نہیں غایت درجہ کی جہالت اور دین کے چہرہ کو مسخ کرنا ہوتا ہے -

نفاق کی چھ قسمیں ہیں

۱ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا -

۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بعض حصہ کو جھٹلانا -

۳ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا -

۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے بغض رکھنا -

۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے زوال سے خوش ہونا

۶ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے غلبہ وبالا دستی سے تکلیف اور رنج و غم ہونا -

۲ - **عملی نفاق** - اس سے مراد دل میں ایمان کے ساتھ ساتھ منافقوں کے اعمال میں سے کچھ کا ارتکاب کرنا - اس نفاق سے آدمی ملت اسلامیہ کے دائرہ سے نہیں نکلتا ہے ، لیکن ملت کے دائرہ سے نکلنے کے راستے کو ہموار کرتا ہے ، ایسے شخص کے اندر ایمان ونفاق دونوں ہوتے ہیں- جب نفاق کا پلڑا بھاری ہوتا ہے تو وہ خالص منافق ہوجاتا ہے ، اسکی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول

Www.IslamicBooks.Website

اربع من كن فيه كان منافقاً خالصا. ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها، إذا أوتمن خان وإذا حدث كذب وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر. (متفق عليه)

چار چیزیں ہیں ، جس کے اندر ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا - اور جس کے اندر ان میں سے ایک ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی ، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے ، (وہ یہ ہیں) جب امانت سونپی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے - اور جب عہد کرے تو بد عہدی کرے ، اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوج پر اتر آئے -

لہذا جس کے اندر یہ چاروں خصلتیں جمع ہوجائیں اس کے اندر ساری برائیاں جمع ہوجاتی ہیں اور اس کے اندر منافقین کی ساری صفات اکٹھا ہوجاتی ہیں - اور جس کے اندر ان میں سے ایک ہو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک بندہ کے اندر کچھ اچھی خصلتیں بھی ہوتی ہیں اور کچھ بری خصلتیں بھی ، کچھ ایمانی خصلتیں بھی ہوتی ہیں ، اور کچھ کفر ونفاق کی خصلتیں بھی ، اور اپنے اچھے برے عمل کے اعتبار سے ثواب وعقاب کا مستحق ہوتا ہے ، نفاق عملی میں جماعت کے ساتھ نماز میں سستی بھی

Www.IslamicBooks.Website

داخل ہے ، اس لیے کہ یہ منافقین کے صفات میں سے ہے ، نفاق بہت بری اور خطرناک چیز ہے ، یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ نفاق سے بہت زیادہ ڈرتے رہتے تھے ، حضرت ابن ابی ملیکہ کا کہنا ہے کہ میں نے ۳۰ صحابہ کرام کو دیکھا ہے اور سب کو اپنے اوپر نفاق سے ڈرتے ہوئے پایا ہے -

الفروق بين النفاق الأكبر والنفاق الأصغر

نفاق اکبر و نفاق اصغر کے درمیان فرق

۱ - نفاق اکبر ایک مسلمان کو دائرہ ملت سے باہر کردیتا ہے ، جب کہ نفاق اصغر ایک مسلمان کو ملت کے دائرہ سے باہر نہیں کرتا -

۲ - نفاق اکبر میں اعتقاد وعقیدہ کے اندر ظاہر وباطن میں اختلاف ہوتا ہے اور نفاق اصغر میں عقیدہ واعتقاد کے بجائے اعمال کے اندر ظاہر وباطن میں اختلاف ہوتا ہے -

۳ - نفاق اکبر ایک مومن سے صادر نہیں ہوسکتا ، لیکن نفاق اصغر بندہ مومن سے صادر ہوسکتا ہے -

۴ - صاحب نفاق اکبر عموماً توبہ نہیں کر پاتا ہے ، اگر توبہ کر بھی لیا تو اللہ تعالی کے نزدیک اس کی قبولیت کے سلسلہ میں اختلاف ہے ، جب کہ صاحب نفاق اصغر کو عموماً توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اور اللہ تعالی اس کی توبہ کو قبول بھی کرلیتا ہے -

Www.IslamicBooks.Website

علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : اکثر وبیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مومن بندہ نفاق کے کسی جز میں مبتلا ہوجاتا ہے، پھر اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، کبھی اسکے دل میں ایسی چیز آجاتی ہے جس سے نفاق لازم آتا ہے لیکن اللہ تعالی اس چیز کو اس کے دل سے زائل فرمادیتا ہے۔

ایک مومن بندہ کو کبھی شیطان کے وساوس اور کبھی کفر کے وساوس سے پالا پڑتا ہے ، جس سے اس کے دل میں گھٹن پیدا ہوتی ہے ، جیسے کہ صحابہ کرامؓ نے کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول ! ہم میں سے بعض اپنے دل میں ایسی چیز محسوس کرتے ہیں کہ اس کو بولنے سے وہ آسمان سے زمین پر گر کر مرجانے کو ترجیح دیتے ہیں ، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ ایمان کی کھلی ہوئی نشانی ہے - (مسلم ، احمد)

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں :

وہ اپنے دل کی بات کو زبان سے بولنا بہت ہی عظیم وخطرناک سمجھتے ہیں ، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی ہزار ہزار تعریف کہ اس نے ایک سازش کو وسوسہ میں بدل دیا ، یعنی اس کراہیت کے باوجود اس طرح کے وسوسہ کا حاصل ہونا پھر اس کو اپنے دل سے زائل کرنا ایمان کی صریح دلیل ہے -

اور جہاں تک نفاق اکبر کا تعلق ہے تو اس میں مبتلا لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا :

Www.IslamicBooks.Website

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. (البقرة: ۱۸)

(یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے

یعنی وہ باطنی طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹیں گے ، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا ھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ. (التوبة: ۱۲۶)

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار بلا میں پھنسا دیئے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : بظاہر ان کی توبہ قبول ہونے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے ، اس لیے کہ ان کی اندرونی حالت کا پتہ چلانا بہت مشکل ہے ، اس لیے کہ وہ تو ہمیشہ اسلام ہی کا اظہار کرتے ہیں ۔ (مجموع الفتاوی ۔ ۲۸/۴۳۴-۴۳۵)

الفصل الخامس

الجاهلية ـ الفسق ـ الضلال ـ الردة : أقسامها، أحكامها

فصل پنجم

جاہلیت ، فسق ، ضلالت ، ارتداد انکی حقیقت ، اور اقسام واحکام کابیان

۱ ۔ جاہلیت : اللہ تعالیٰ ، اس کے رسول ، اور دین وشریعت سے

Www.IslamicBooks.Website

ناواقفیت ، نسب وخون پر بے جا فخر وتکبر اور غرور کی جس حالت میں عرب کے لوگ اسلام سے پہلے مبتلا تھے ، اس حالت کو جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے - (النہایۃ لابن الاثیر ۱/۳۲۳)

جاہلیت جہل سے ماخوذ ہے ، جو علم کی ضد یا اتباع علم کی ضد ہے ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : اگر کسی کو حق کا علم نہیں تو وہ جہل بسیط میں مبتلا ہے اور اگر اس کا اعتقاد حق کے برخلاف ہے تو وہ جہل مرکب میں مبتلا ہے اور اگر کوئی حق کا علم رکھتے ہوئے حق کے خلاف بات کرتا ہے یا حق کے علم کے بغیر حق کے برخلاف بات کرتا ہے تو وہ بھی جاہل ہے ، یہ واضح ہوجانے کے بعد معلوم ہوا کہ بعثت نبوی سے پہلے لوگ ایسی جاہلیت میں تھے جو جہل کی طرف منسوب ہے ، یہ سارے اقوال واعمال کسی جاہل کے ایجاد کردہ تھے اور جاہل لوگ بجا لاتے تھے -

اسی طرح ہر وہ چیز جو انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی شریعتوں کے خلاف ہے اگر وہ اسلام سے پہلے کی بات ہے تو اس زمانہ میں اس زمانہ کی شریعت (یہودیت ونصرانیت) کے خلاف جو چیز تھی وہ جاہلیت تھی ، اسے جاہلیت عامہ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ جاہلیت عام نہیں ہے بلکہ کہیں ہوگی ، کہیں نہیں ہوگی جیسے کہ دیار کفر وشرک کی جاہلیت ہے ، اس طرح یہ افراد میں ہوگی جماعت میں نہیں ، کسی شخص کے قبول اسلام سے پہلے کی زندگی کو ہم جاہلیت سے تعبیر کرسکتے ہیں ، چاہے وہ

Www.IslamicBooks.Website

دیار اسلام ہی میں کیوں نہ ہو ، لیکن زمان مطلق کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت کے بعد جاہلیت عامہ نہ ہوگی ، اس لیے کہ اب قیامت تک ہر زمانہ میں امت محمدیہ کی ایک جماعت حق پر قائم ہوگی ، لیکن جاہلیت مقیدہ (مخصوصہ) اب بھی بعض مسلم ملکوں میں اور بہت سے مسلمانوں میں پائی جا سکتی ہے ، جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے :

أربع في أمتي من أمر الجاهلية. (مسلم)	میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کی نشانی ہیں -
وقال لأبي ذر: انك إمرؤ فيك جاهلية. (الصحيحين)	ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ سے فرمایا : تم ایسے شخص ہو جس میں ابھی تک جاہلیت کی بو موجود ہے

خلاصہ

جاہلیت کی نسبت جہل کی طرف ہے جو عدم علم کا دوسرا نام ہے - اس کی دو قسمیں ہیں -

۱ - جاہلیت عامہ اس سے مراد بعثت نبوی صلی اللہ علیہ و سلم کے ماقبل کا زمانہ وحالت ہے اور جو بعثت نبوی کی وجہ سے ختم ہوچکی ہے -

۲ - جاہلیت خاصہ - یہ جاہلیت ہمیشہ کی طرح اب بھی بعض ملکوں ، بعض شہروں اور بعض افراد کے اندر باقی وموجود ہے - اس سے ان لوگوں کی غلطی

Www.IslamicBooks.Website

کھل کر سامنے آجاتی ہے جو جاہلیت کو اس زمانہ تک عام کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں اس صدی کی جاہلیت یا اس جیسے جملے ، جب کہ صحیح جملہ اس طرح کہا جاسکتا ہے ، اس صدی کے بعض لوگوں کی جاہلیت یا اس صدی کے اکثر لوگوں کی جاہلیت ، جہاں تک عمومیت کا مسئلہ ہے ، تو یہ صحیح نہیں اور نہ ہی جائز ہے ، اس لیے کہ بعثت نبوی کی وجہ سے یہ عام جاہلیت ختم ہو چکی ہے۔

۲ - فسق

لغت میں فسق کے معنی نکلنے کے ہیں -

اور شرعی اصطلاح میں فسق سے مراد ہے اطاعت الٰہی سے نکلنا ، اس میں کلی طور پر نکلنا بھی شامل ہے - لہذا کافر کو بھی فاسق کہدیا جاتا ہے ، اسی طرح اس سے جزئی طور پر نکلنا بھی مراد لیتے ہیں - لہذا ایک مومن سے اگر کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اسے فاسق کہہ دیا جاتا ہے -

فسق کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم : وہ فسق جس سے آدمی دائرہ ملت سے خارج ہو جاتا ہے ، اسے کفر بھی کہتے ہیں ، لہذا کافر کو بھی فاسق کہہ دیا جاتا ہے ، اللہ تعالی نے ابلیس کے تذکرہ میں فرمایا :

Www.IslamicBooks.Website

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ. (الکھف: ۵۰)
تو اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہوگیا -

اس فسق کے ذریعہ ابلیس نے دراصل کفر کیا تھا ، اللہ تعالی کا اس ضمن میں یہ بھی ارشاد ہے :

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰھُمُ النَّارُ. (السجدۃ: ۲۰)
اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے رہنے کے لیے دوزخ ہے

اس سے مراد کفار ہیں ، اس کی دلیل یہ ارشاد باری ہے:

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ. (السجدۃ: ۲۰)
جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اس کے مزے چکھو

دوسری قسم : گناہ گار مسلمان کو بھی فاسق کہہ دیا جاتا ہے ، لیکن اس کا فسق اسے اسلام سے نہیں نکالتا ، ارشاد باری ہے :

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ
اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی دّرے مارو ، اور کبھی ان کی شہادت قبول

Www.IslamicBooks.Website

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (النور:٤)

نہ کرو اور یہی بد کردار ہیں ۔

نیز فرمایا :

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِى الْحَجِّ. (البقرة:١٩٧)

تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے نہ کسی سے جھگڑے

علماے کرام نے فسق کی تفسیر میں اس کے معنی عاصی وگناہ گار کے بتائے ہیں ۔ (کتاب الایمان للامام ابن تیمیہ ص ۲۷۸)

۳ ۔ ضلالت

ضلالت کہتے ہیں صراط مستقیم سے ہٹ جانے کو ، یہ ہدایت کی ضد ہے ،

آیت کریمہ ہے :

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا. (الإسراء:١٥)

جو شخص ہدایت اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے اختیار کرتا ہے ، اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا ۔

ضلالت کے متعدد معانی ہیں

۱ ۔اس کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے ۔

Www.IslamicBooks.Website

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا. (النسـاء: ۱۳۶)	اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا ۔

۲ ۔ کبھی اس کا اطلاق شرک پر بھی ہوتا ہے ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا. (النساء: ۱۱۶)	اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا وہ رستہ سے دور جا پڑا

۳ ۔ کبھی اس کا اطلاق اس مخالفت پر بھی ہوتا ہے جس سے کفر لازم نہیں آتا ، جیسے کہا جاتا ہے ، فرق ضالہ ، یہاں ضالہ سے مراد مخالفہ ہے ۔

۴ ۔ غلطی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول قرآن میں یوں بیان ہوا ہے :

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ. (الشعراء: ۲۰)	(موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا ۔

۵ ۔ کبھی نسیان و بھول پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے ، ارشاد باری ہے :

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ	ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے

Www.IslamicBooks.Website

اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى. (البقرة: ۲۸۲)   یاد دلا دے گی ،

۶ ۔ ضلال کا اطلاق کبھی غائب ہونے اور گم ہونے پر بھی ہوتا ہے ، اہل عرب کہتے ہیں "ضالۃ الابل" (المفردات للراغب ۲۹۷ ۔ ۲۹۸)

۴ ۔ ارتداد ۔ اس کے اقسام واحکام

لغت میں ارتداد (رجوع) پلٹنے کو کہتے ہیں ، ارشاد باری ہے :

وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ. (المائدة: ۲۱)   اور دیکھنا مقابلے کے وقت پیٹھ نہ پھیرنا ۔

فقہی اصطلاح میں ارتداد کہتے ہیں اسلام لانے کے بعد کفر کے اختیار کرنے کو ۔ ارشاد باری ہے ۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (البقرة: ۲۱۷)

اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہوجائیں گے ، اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں ، جس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

Www.IslamicBooks.Website

ارتداد کے اقسام

نواقص اسلام کے کسی نقص کے ارتکاب سے یہ ارتداد لازم آتا ہے اور نواقص کی چار قسمیں ہیں۔

۱ - قولی ارتداد : جیسے اللہ تعالیٰ ، اس کے رسول یا اس کے فرشتے یا گذشتہ انبیاء میں سے کسی نبی کو سب و شتم کرنا یا علم غیب کا دعوی کرنا یا نبوت کا دعوی کرنا ، یا جو نبوت کا دعوی کرے اس کی تصدیق کرنا یا غیر اللہ سے دعا کرنا ، اس سے مدد چاہنا جب کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قادر نہیں یا پھر کسی معاملہ میں غیر اللہ سے پناہ مانگنا وغیرہ

۲ - عملی ارتداد : اس کی مثال - بت ، شجر و حجر ، مزار و مقابر کا سجدہ کرنا ، اس کے لیے قربانی کرنا ، گندی جگہوں پر قرآن مجید رکھنا ، جادوگری کرنا ، اس کو سیکھنا اور سکھانا ، اللہ تعالیٰ کی نازل شدہ شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا اور شریعت کے علاوہ انسانی قانون کو ہی مسئلہ کا حل سمجھنا وغیرہ -

۳ - اعتقادی ارتداد : جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی شرکت کا اعتقاد یا پھر اس کا اعتقاد کہ زنا ، شراب اور سود حلال ہے یا پھر روٹی حرام ہے یا نماز واجب نہیں ، اس طرح کی تمام وہ چیزیں جنکی حلت یا حرمت یا وجوب پر امت کا قطعی اجماع ہے اور اس سے کوئی شخص ناواقف نہیں ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۴ - ارتداد بوجہ شک : کسی ایسی چیز میں شک کے ذریعہ ارتداد کرنا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے - جیسے شرک کی حرمت میں شک کرنا ، زنا وشراب کی حرمت میں شک کرنا یا روٹی کی حلت میں شک کرنا - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت یا دیگر انبیاء میں سے کسی کی رسالت پر شک کرنا یا ان کی سچائی پر شک کرنا یا مذہب اسلام میں شک کرنا یا موجودہ دور میں اس کے قابل تنفیذ ہونے پر شک کرنا وغیرہ -

ارتداد ثابت ہوجانے کے بعد اس پر مرتب ہونے والے احکام

۱ - مرتد کو توبہ کی دعوت دی جائے گی ، اگر تین دن کے اندر توبہ کرلے اور اسلام کو گلے سے لگالے تو اس کی توبہ قابل قبول سمجھی جائے گی اور اسے چھوڑ دیا جائے گا -

۲ - اور اگر توبہ کرنے سے انکار کرے ، تو اس کا قتل واجب ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

من بدل دينه فاقتلوه. جو اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کردو -

(البخاری وأبوداود)

Www.IslamicBooks.Website

۳ - توبہ کی طرف دعوت کے دوران اس کو اپنے مال پر تصرف کرنے نہیں دیا جائے گا ، اگر دوبارہ اسلام قبول کرلے ، تو وہ مال اس کا ہی ہوگا اور بصورت دیگر یہ مال مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کردیا جائے گا اور یہ اس صورت میں ہوگا جب کہ ارتداد پر ہی اس کی موت یا قتل ہو ، بعض لوگوں کا تو کہنا ہے کہ مرتد ہوتے ہی اس کے مال و دولت کو مسلمانوں کے کام میں لگا دیا جائے گا -

۴ - مرتد کی وراثت ختم ہوجائے گی ، یعنی نہ اس کے اقارب اس کے وارث ہوں گے اور نہ ہی وہ کسی کا وارث ہوگا -

۵ - ارتداد کی حالت میں مرنے یا قتل ہونے کی صورت میں اس کو غسل نہیں دلایا جائے گا ، نہ ہی اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا بھی نہیں جائے گا ، بلکہ کافروں جیسی اس کی آخری رسوم ادا کی جائے گی یا پھر مسلم قبرستان کے علاوہ کسی دوسری جگہ مٹی کے نیچے ڈھانپ دیا جائے گا -

Www.IslamicBooks.Website

الباب الثاني

أقوال وأفعال تنافي التوحيد أو تنقصه

دوسرا باب

توحید کے منافی اقوال واعمال

اس باب میں حسب ذیل فصلیں ہوں گی:

فصل اول : ہتھیلی وپیالی وغیرہ پڑھ کر اور ستاروں کو دیکھ کر علم غیب کا دعوی کرنا۔

فصل دوم : جادو ، کاہن اور نجومی کا پیشہ

فصل سوم : مقابر ومزارات پر نذرو نیاز اور ہدیے اور ان کی تعظیم

فصل چہارم : مجسمے اور یادگار نشانیوں کی تعظیم

فصل پنجم : دین کے ساتھ مذاق اور اسکے مقدسات کی توہین

فصل ششم : اللہ کی شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا

Www.IslamicBooks.Website

فصل ہفتم : قانون سازی اور حلال و حرام ٹھہرانے کے حق کا دعوی

فصل ہشتم : ملحدانہ تحریکوں اور جاہلی جماعتوں کی طرف انتساب کا حکم

فصل نہم : زندگی کے سلسلے میں مادی نقطۂ نظر

فصل دہم : جھاڑ پھونک و تعویذ گنڈے

فصل یازدہم : غیر اللہ کی قسم ، مخلوق کا وسیلہ اور اسکی دہائی

Www.IslamicBooks.Website

الفصل الأول

إدعاء علم الغيب في قراءة الكف والفنجان وغيرهما

فصل اول

ہتھیلی وپیالی وغیرہ پڑھ کر اور ستاروں کو دیکھ کر علم غیب کا دعوی کرنا

غیب کا مفہوم : ماضی و مستقبل کی جو چیزیں لوگوں سے غائب وپوشیدہ ہوں یا آنکھوں سے اوجھل ہوں انہیں غیب کہا جاتا ہے ، ان کا علم صرف اللہ تعالی ہی کو ہے -

ارشاد باری تعالی ہے :

قُلْ لاَّ يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ الْغَيْبَ اِلاَّ اللهُ. (النمل:٦٥)	کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے -

غیب کا علم صرف اللہ سبحانہ تعالی کو ہے ، پھر وہ اپنے اس غیبی علم میں سے اپنے انبیاء ورسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو حکمت و مصلحت کی بنا پر عطا کرتا ہے ،آیت کریمہ ہے :

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلاَ يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ	(وہی) غیب (کی باتیں) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر

Www.IslamicBooks.Website

اَحَــــــدًا اِلاَّ مَـــــنِ نہیں کرتا ، (ہاں) جس کو پیغمبروں
ارْتَضٰـــــــی مِـــــنْ میں سے پسند فرمائے تو اس کے
رَّسُوْلٍ. (الجن:٢٦ــ٢٧) آگے غیب کی باتیں بتا دیتا ہے ۔

یعنی غیبی امور میں سے کچھ کا علم صرف اسی کو عطا ہوتا ہے جسے اللہ تعالی اپنی رسالت کے لیے چن لیتا ہے ، لہذا اس چنیدہ و برگزیدہ بندہ پر وہ جتنا چاہتا ہے علم غیب میں سے عطا کرتا ہے ۔

اس لیے کہ ایک نبی کو معجزات کے ذریعہ اپنی نبوت کی دلیل پیش کرنی پڑتی ہے ، انہی معجزات میں سے اس غیب کی خبر دینا بھی ہے جس پر اللہ تعالی اس کو مطلع فرماتا ہے ، اس چیز میں اللہ تعالی کے فرستادہ فرشتہ وانسان دونوں برابر کے شریک ہوتے ہیں ، قرآن وحدیث کے واضح دلائل کی بنیادوں پر کہا جاسکتا ہے کہ کوئی تیسری مخلوق اس میں شریک نہیں ہوتی ۔ لہذا انبیاء ورسولوں کو چھوڑ کر اگر کسی کو کسی بھی وسیلہ وسبب کی بنا پر علم غیب کا دعوی ہے تو وہ جھوٹا وکافر ہے ، چاہے اس کا دعوی ہتھیلی پڑھ کر ہو یا پیالی پڑھ کر یا پھر کہانت وجادو اور علم نجوم وغیرہ کے ذریعے اس طرح کی چیزیں آج بہت سارے شعبدہ باز اور فریبی لوگوں کی طرف سے سامنے آرہی ہیں ، جو عموماً گمشدہ چیزوں کے بارے میں خبر دینے کی کوشش کرتے ہیں ، بعض امراض کے غلط اسباب و علل بتاتے ہیں ۔ عموماً جن کا کہنا ہوتا ہے ، فلاں نے تم کو کچھ کردیا ہے لہذا اس کی وجہ سے تم بیمار پڑے ہو ، ایسا جن وشیاطین کی

Www.IslamicBooks.Website

خدمت حاصل کرنے پر بھی ہوتا ہے ، لیکن لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ فلاں فلاں عمل کے ذریعہ یہ سب کچھ بتایا جا رہا ہے ، اس طرح کی ساری چیزیں سراسر فریب و جھوٹ ہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں : "ہر کاہن کے پاس شیاطین میں سے ایک موکل ہوتا تھا جو اسے آسمان سے چرا کر بہت سی پوشیدہ چیزوں کے بارے میں بتا دیتا تھا ، اس میں بھی وہ سچ کے ساتھ جھوٹ ملا کر بتاتا تھا ، انہی موکل شیطانوں میں سے بعض تو پھل فروٹ ، ملائی اور کھانے وغیرہ بھی حاضر کر دیتا تھا ، ان میں سے بعض تو اپنے موکل کے سہارے مکہ ، مدینہ اور بیت المقدس اور دیگر مقامات مقدسہ تک اڑ کر چلا جاتا" ۔ (مجموعۃ التوحید ۷۹۷)

غیب سے متعلق اس طرح کی خبر دہی علم نجوم کے ذریعہ بھی ہوتی ہے ، اس میں فلک کے ستاروں کو دیکھ کر زمین کے حوادث پر استدلال کیا جاتا ہے ، جیسے : ہوا چلنے کے اوقات ، بارش کا وقت ، قیمتوں میں اتار و چڑھاؤ وغیرہ ، یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں نجومیوں کا دعوی ہے کہ وہ ستاروں کی گردش ، ان کی چال و رفتار ، اجتماع وافتراق کو دیکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے ، ان کا کہنا ہے : جس نے فلاں ستارہ پر شادی کی تو اس کے ساتھ فلاں چیزیں پیش آئیں گی ، جس نے فلاں ستارہ کے وقت سفر کیا تو اس کو فلاں فلاں امور کا سامنا ہوگا ، فلاں فلاں ستارہ کے وقت جس کے ہاں پیدائش ہوئی ۔

Www.IslamicBooks.Website

اس کو برکت و نحوست میں سے فلاں فلاں چیزیں حاصل ہوں گی ،آج کل کچھ فحش رسائل و جرائد میں اس طرح کی واہیات چیزیں ستاروں اور ستاروں سے متعلق قسمت کے بارے میں خوب چھپ رہی ہیں -

ہمارے یہاں بعض گنوار ، ان پڑھ اور کمزور ایمان والے اس طرح کے نجومیوں کے پاس جاتے ہیں ، ان سے اپنی زندگی کے مستقبل کے بارے میں معلوم کرتے ہیں ، شادی سے متعلق بھی مستقبل کی باتیں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، جب کہ اس سلسلہ میں شریعت کا واضح بیان ہے کہ جو کوئی بھی علم غیب کا دعوی کرے گا یا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے گا وہ سراسر مشرک و کافر ہوگا ، اس لیے کہ اس طرح وہ اللہ تعالی کی خاص صفات میں شرکت کا دعوی کرتا ہے ، ستارے اللہ تعالی کے مطیع و فرمانبردار مخلوق ہیں ، ان کے بس میں کچھ بھی نہیں ہے ، وہ نیک فال و بد فال ، موت وحیات کسی چیز پر دلالت نہیں کرتے ، یہ سب ان شیاطین کی حرکتیں ہیں جو آسمان کی خبریں چرانے کی کوشش کرتے ہیں -

الفصل الثانی

السحر والكهانة والعرافة

فصل دوم

جادو ، کاہن اور نجومی کا پیشہ

یہ سارے اعمال و امور حرام اور شیطان کے ایجاد کردہ ہیں ، جو عقیدہ

Www.IslamicBooks.Website

میں خلل ڈالتے ہیں یا اس میں نقص پیدا کرتے ہیں ، اس لیے کہ یہ چیزیں بغیر شرکیہ اعمال کے حاصل نہیں ہوتیں -

ا - سحر (جادو) ایک سفلی عمل ہے جس کے اسباب بہت ہی پوشیدہ وباریک ہوتے ہیں

اسے سحر اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ سفلی اعمال سے وجود میں آتا ہے جسے ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں ، سحر میں منتر ، جھاڑ پھونک ، کچھ کلمات ، جڑی بوٹی ودھونی وغیرہ سب شامل ہوتے ہیں ، سحر کے وجود میں کوئی شک نہیں ، بعض سحر دلوں میں اثر کرتا ہے اور بعض جسموں میں ، جس کے اثر سے آدمی بیمار بھی پڑ جاتا ہے اور بعض مر بھی جاتے ہیں ، اس سے انسان اور اس کی بیوی کے مابین تفریق بھی کردی جاتی ہے - سحر کا اثر اللہ تعالی کی تقدیری وکائناتی اجازت سے ہے ، یہ سراسر شیطانی عمل ہے -

بعض لوگ تو سحر سیکھنے کے لیے شرک اور ارواح خبیثہ سے تقرب کے بہت سے مراحل طے کرتے ہیں ، پھر شرک کے ذریعہ ان ارواح خبیثہ کی خدمت حاصل کرتے ہیں ، اسی لیے شریعت نے شرک کے ضمن میں اس کا تذکرہ کیا ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

اجتنبوا السبع	سات مہلک چیزوں سے بچو ،
الموبقات قالوا	لوگوں نے سوال کیا : یہ سات

Www.IslamicBooks.Website

وما هي؟ قال الإشراك بالله والسحر. (البخاری ومسلم)

چیزیں کیا ہیں ؟ اے اللہ کے رسول ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور سحر

سحر دو اعتبار سے شرک میں داخل ہے ۔

اول ۔ اس میں شیاطین کی خدمت حاصل کی جاتی ہے ، شیاطین سے تعلق قائم کیا جاتا ہے ، شیاطین کی خدمت میں ان کی محبوب و مرغوب چیزیں پیش کی جاتی ہیں ، تاکہ وہ جادوگر کی خدمت میں لگا رہے ، جادو شیاطین کی تعلیمات میں سے ہیں ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ. (البقرة: ١٠٢)

بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے ، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ۔

دوم ۔ اس کے شرک ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں علم غیب کا دعوی کیا جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالی کے ساتھ شریک کار ہونے کا بھی دعوی ہوتا ہے ، جو سراسر کفر وضلالت ہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَالَهُ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ

Www.IslamicBooks.Website

خَــلاَق. (البقــرة:۱۰۲)   حصہ نہیں -

جب معاملہ ایسا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سراسر کفر وشرک ہے جو عقیدہ کے خلاف ہے ، ایسی حرکتوں کے ارتکاب کرنے والے کا قتل واجب ہے - جیسے اکابر صحابہؓ کی ایک جماعت نے جادوگروں کو قتل کیا ہے ، آج کل لوگ جادو اور جادوگروں کے معاملہ میں سستی اور ڈھیل برتنے لگے ہیں ، بلکہ اسے اب ایسا فن شمار کرلیا گیا ہے جس پر لوگ فخر کرتے ہیں اور اصحاب فن کی ہمت افزائی کے لیے انہیں بڑے بڑے انعامات دئیے جاتے ہیں اور جادوگروں کے اعزاز میں محفلیں جمتی ہیں ، ہزاروں شائقین کو دعوت دے کر انکی جادوگری دکھائی جاتی ہے ، ان کے مابین مقابلے کرائے جاتے ہیں ، یہ ساری حرکتیں دین سے ناواقفیت اور عقیدہ کے معاملہ میں غفلت ولاپرواہی کا نتیجہ ہیں۔ جس سے کچھ کھلاڑیوں کو دین کے مسلمات سے کھیلنے کا موقع دیا جاتا ہے

کاہن ونجومی کا پیشہ

ان دونوں میں علم غیب اور غیبی امور سے واقفیت کا دعوی کیا جاتا ہے ، جیسے آئندہ زمین میں کیا ہونے والا ہے پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا ، گمشدہ چیز کہاں ہے وغیرہ ، ان سب امور میں شیاطین کی خدمت حاصل کی جاتی ہے ، خاص طور پر ان شیاطین کی جو آسمانوں سے خبریں چراتے ہیں -

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ   (اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان

Www.IslamicBooks.Website

الشَّيٰطِيْنُ، تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ، يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ.
(الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲)

کس پر اترتے ہیں ، ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں ۔

یہ سب کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ شیطان فرشتوں کی باتوں میں سے کچھ چوری چھپے سن لیتا ہے اور کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے ، پھر کاہن اس بات میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کرتا ہے ، پھر لوگ اس ایک سچ بات کی وجہ سے اس کی ساری جھوٹ کو سچ مان لیتے ہیں ، جب کہ علم غیب کی معرفت صرف اللہ تعالی کو ہے ، لہذا کوئی اگر دعوی کرتا ہے کہ کہانت یا دیگر ذرائع سے وہ اس علم میں اللہ تعالی کا شریک ہے یا ایسا کہنے والے کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اللہ تعالی کے لیے شریک کار کا اقرار کرتا ہے ، خود کہانت شرک سے خالی نہیں ، اس لیے کہ اس میں شیاطین کو اس کی محبوب چیزیں پیش کی جاتی ہیں ، یہ اللہ تعالی کی ربوبیت میں شرک ہے ، اس لیے کہ اس میں اللہ تعالی کے علم میں مشارکت وشرکت کا دعوی کیا جاتا ہے ، یہ اللہ تعالی کی الوہیت میں بھی شرک ہے اس لیے کہ اس میں عبادت کے ذریعہ غیر اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے ۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Www.IslamicBooks.Website

من أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صل الله عليه وسلم. (رواه أبوداود)	فرمایا: جو شخص کسی کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اترا اس کا منکر ہے -

آج اس طرف توجہ دینے اور لوگوں کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ جادوگر ، کاہن ، اور عراف و نجومی سب کے سب آج ہمارے عقیدہ سے کھیل رہے ہیں ، جو اپنے آپ کو اطباء کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں اور مریضوں کو غیر اللہ کے لیے نذرو نیاز اور قربانی کا حکم دیتے ہیں مثلاً فلاں فلاں صفت کا بکرا یا مرغا ذبح کیجئے یا پھر مریضوں کے لیے شرکیہ طلاسم ، اور شیطانی تعویذ لکھتے ہیں ، پھر اس کو تختیوں میں محفوظ کر کے مریضوں کی گردنوں میں لٹکاتے ہیں یا گھر کے صندوق میں رکھواتے ہیں ، اسی طرح بعض تو غیب کی خبر دینے والے اور گمشدہ چیزوں کا پتہ بتانے والے کی حیثیت سے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں ، پھر جاہل و گنوار لوگ اس کے پاس آتے ہیں اور گمشدہ چیزوں سے متعلق انہیں سے پوچھتے ہیں ، تو یہ انہیں ان کی خبر دیتے ہیں ، یا اپنے شیطانی موکلوں کے ذریعہ حاضر کردیتے ہیں - اسی طرح بعض حضرات صاحب کشف وکرامات اور ولی بن کر نمودار ہوتے ہیں ، مثلاً آگ ان پر اثر نہیں کرتی ، اور نہ ہی ہتھیار سے انہیں چوٹ لگتی ہے ، کبھی یہ اپنے آپ کو گاڑی کے نیچے ڈال دیتے ہیں ، اس کے علاوہ بہت طرح کی شعبدہ بازیاں

Www.IslamicBooks.Website

دکھاتے ہیں جو دراصل جادو اور شیطانی اعمال ہوتے ہیں ۔ تاکہ لوگ فتنہ وفساد میں مبتلا ہوں یا پھر یہ سب خیالی اعمال ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ خفیہ حیلے ہیں ، مہارت کے ساتھ لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں ، جیسے فرعون کے جادوگروں نے لاٹھی اور رسی کے جادو دکھائے تھے ۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کچھ بطحائی احمدی (رفاعی) جادوگروں کے ساتھ مناظرہ میں فرمایا تھا ، شیخ بطحائی رفاعی نے بلند آواز میں کہا : ہمارے ایسے ایسے احوال وکوائف ہیں پھر خارق عادات چیزوں مثلاً آگ وغیرہ کے اثرات کے ازالہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا : ہمارے ان احوال کو تسلیم کیا جانا چاہیے ، اس پر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بلند آواز میں اور غصہ ہو کر شیخ رفاعی سے فرمایا : میں دنیا کے مشرق ومغرب کے ہر احمدی سے کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے آگ میں جو کچھ کیا بعینہ اسی چیز کو میں بھی کرسکتا ہوں ۔ اور اس میں جو جل جائے گا اس کو شکست کھانی پڑے گی بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب ہمارے جسم سرکہ اور گرم پانی سے دھل دئیے جائیں گے ، یہ سن کر امرائے سلطنت اور عام لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا بات ہے ؟ تو میں نے کہا کہ ان لوگوں کے کچھ حیلے بہانے ہیں جن کے ذریعہ یہ آگ میں گھس جاتے ہیں ، مثلاً میڈھک کا تیل ، ناریل کا چھلکا ، اور طلق پتھر وغیرہ سے کچھ تیار کر کے جسم میں مل لیتے ہیں ، یہ سن کر لوگوں نے شور مچایا ، اس پر اس شخص نے آگ میں گھسنے کی اپنی قدرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اور آپ کٹھرے

Www.IslamicBooks.Website

میں لپیٹ دیئے جائیں اور ہمارے جسموں کو "گبریت" سلائی سے مل دیا جائے ، میں نے کہا : چلو ٹھیک ہے ، پھر بار بار میں تقاضہ کرتا رہا ، اس پر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ قمیص نکالے ، میں نے کہا ابھی نہیں ، یہاں تک کہ ہم گرم پانی اور سرکہ سے نہالیں ، پھر انہوں نے اپنی عادت کے مطابق اپنے وہم کا اظہار کیا اور کہا : جو امیر کو چاہتا ہے وہ لکڑی حاضر کرے ، یا لکڑی کا گٹھا حاضر کرے ، اس پر میں نے کہا : لکڑی لاتے لاتے دیر ہوجائے گی ، لوگ منتشر ہوجائیں گے ، اس سے اچھا ہے کہ ایک قندیل جلا دی جائے ، پھر میں بھی اور تم بھی دونوں اسی میں اپنی اپنی انگلیاں ڈالیں گے اور یہ عمل انگلیوں کو دھونے کے بعد ہوگا ، اس پر جس کی انگلی جلے گی اللہ تعالی کی اس پر لعنت ہوگی یا وہ مغلوب ہوگا - جب میں نے یہ بات کہی تو وہ بدل گیا ، اور ذلیل و خوار ہوا - (مجموع الفتاوی ۱۱/۴۶۵ - ۴۴۶)

یہ قصہ بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کے فریب کار اس طرح کے مکرو فریب اور خفیہ حیلوں سے عام لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں -

الفصل الثالث

تقديم القرابين والنذور والهدايا للمزارات والقبور وتعظيمها

فصل سوم

مقابر و مزارات پر نذرو نیاز اور ہدیے اور ان کی تعظیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کے سارے راستے بند فرما دیئے ہیں اور شرک اور شرکیہ اعمال سے بڑی تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو باخبر کردیا

Www.IslamicBooks.Website

ہے ، اس سلسلہ کا پہلا دروازہ مقابر ہیں ، لہٰذا قبر پر جانے اور وہاں دعا کرنے کے ایسے ضابطے بنا دیئے ہیں کہ آدمی شرک سے محفوظ ہو جائے ، اسی طرح اولیاء وصالحین کی محبت وعقیدت میں غلو سے امت کو باخبر فرما دیا ہے۔

۱۔ اولیاء وصالحین کی عقیدت میں غلو سے خبردار کیا گیا اس لیے کہ انکی عقیدت میں غلو ہوتے ہوتے ان کی عبادت ہونے لگتی ہے ارشاد نبوی ہے:

إيّاكم والغلو فانّما أهلك من كان قبلكم الغلو. (احمد، الترمذی، ابن ماجة)

غلو سے بچو اس لیے کہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک وبرباد ہوئے ہیں -

ایک اور جگہ ارشاد ہے :

لاتطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبدالله ورسوله. (البخاری)

میری تعریف میں غلو ومبالغہ نہ کرو جیسے کہ نصاری نے ابن مریم کے لیے کیا ، اس لیے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں ، لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول سے پکارو -

۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ حضرت ابو الهیاج الاسدی سے روایت ہے ، آپ کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؓ نے مجھ سے کہا - کیا تمہیں میں اس مہم کے لیے نہ بھیجوں جس

Www.IslamicBooks.Website

مہم کو سر کرنے کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا ، وہ یہ کہ جہاں کہیں کوئی مجسمہ نظر آئے اسے توڑ ڈالو اور جہاں بھی اونچی قبر دیکھو اسکو برابر کردو ۔ (مسلم)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور اس پر تعمیر کرنے سے سختی کے ساتھ روکا ہے ، حضرت جابرؓ سے روایت ہے ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے اور اس پر بیٹھنے یا اس پر چھت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ (مسلم)

۳ ۔ قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو آپؐ برابر اپنی چادر منہ پر ڈالے رہتے ، جب اس سے تکلیف محسوس کرتے تو کھول دیتے ، اس حالت میں آپؐ نے فرمایا : یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا ، آپؐ اپنی امت کو اس چیز سے خبردار فرما رہے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو نمایاں فرماتے لیکن آپؐ کو خدشہ تھا کہ لوگ اسے مسجد نہ بنالیں ۔ (متفق علیہ)

نیز فرمایا :

ألا وان من كان قبلكم	اچھی طرح سن لو کہ تم سے پہلے کی
كانوا يتخذون قبور	قومیں اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد

Www.IslamicBooks.Website

انبیائهم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد، فانی انهاکم عن ذلک. (مسلم)

بنا لیتی تھیں - خبردار قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا ، میں تمہیں اس چیز سے روک رہا ہوں -

قبروں کو مسجد بنانے کا صاف مطلب ہے قبروں پر نماز پڑھنا ، چاہے اس پر مسجد نہ ہو ، لہذا ہر وہ جگہ جسے نماز کے لیے مخصوص کی جائے گی وہ مسجد ہو جائے گی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جعلت لی الأرض مسجدا وطهوراً. (البخاری)

پوری زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے

لہذا اگر اس پر مسجد بن جائے تو یہ اور بری بات ہے

اکثر لوگوں نے ان احکامات کی مخالفت کی ہے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں سے روکا ہے ان کا ارتکاب کیا ہے ، اس طرح وہ شرک اکبر واعمال شرکیہ میں مبتلا ہو گئے ہیں ، قبروں پر مساجد ، مزارات ومقامات بنا لیے ہیں اور ان پر شرک اکبر کے اعمال ہو رہے ہیں ، نذرونیاز ہو رہا ہے ، اصحاب قبر سے منت ومناجات ودعا واستغاثہ سب کچھ ہو رہا ہے -

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں : اگر کوئی شخص مقابر سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور لوگوں کے موجودہ اعمال کے مابین جمع کرنے کی کوشش کرے تو جمع بین الضدین کا احساس ہوگا - دو ایسی چیزوں کا جمع کرنے والا ہوگا جو کبھی جمع نہیں ہو سکتیں ، اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ

Www.IslamicBooks.Website

صلی اللہ علیہ وسلم نے مزار کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ، لیکن یہ لوگ وہاں ضرور نماز پڑھتے ہیں ، انہیں مسجد بنانے سے روکا ہے ، لیکن یہ ضرور مسجد بناتے ہیں ، اور انہیں مشاہد یادگار کا نام دیتے ہیں ، تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا مد مقابل بنا دیں ، قبروں پر چراغ جلانے سے روکا ہے ، لیکن یہ لوگ ضرور قبرستان میں چراغاں کرتے ہیں ، بلکہ قبر پر چراغاں کرنے کے لیے جائداد تک وقف کردیتے ہیں ، قبرستان یا قبر سے متعلق جشن منانے یا خوشی کا دن منانے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے ، لیکن یہ حضرات ٹھیک عید وبقرعید کی طرح مقابر ومزارات میں عید وجشن اور عرس مناتے ہیں ، قبروں کو برابر کرنے کا حکم ہے ، جیسا کہ حضرت ابو الھیاج الاسدی سے روایت ہے ان کا کہنا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے مجھ سے فرمایا : کیا میں تم کو اس مہم کے لیے نہ بھیجوں جس مہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا ، وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی کوئی تصویر دیکھو مٹا دو اور جہاں کہیں کوئی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کردو (مسلم)

صحیح مسلم میں اور ایک روایت حضرت ثمامہ بن شفی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں : ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ سر زمین روم میں برودس نامی جگہ پر تھے کہ ہم میں سے ایک کا انتقال ہوگیا ، اس کے دفن کے وقت حضرت فضالہ نے اس کی قبر کو برابر کردینے کا حکم دیا ، پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو برابر

Www.IslamicBooks.Website

کردینے کا حکم دیا ، جب کہ قبوری لوگ ان دونوں حدیثوں کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں ، گھر کی طرح قبروں کو اونچی کرنے ، ان پر قبہ بنانے پر لگے ہوئے ہیں ، پھر علامہ ابن قیمؒ نے آگے فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور قبروں سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی اور آج کے قبوری حضرات کی من گڑھت شریعت کو دیکھو تو دونوں کے مابین کتنا فرق نظر آئے گا ، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہ مفاسد ہیں جن کا شمار مشکل ہے ، پھر آپ نے ان مفاسد کا قدرے تفصیلی تذکرہ کیا ہے ، یہاں تک کہ آخر میں فرمایا : زیارت قبور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور اس کے متعلق جو ضوابط رکھے ہیں وہ صرف آخرت کو یاد دلانے کے لیے اور صاحب قبر کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرنے کے لیے یعنی اس کے لیے دعا کی جائے - اس کے لیے اللہ سے رحمت کی درخواست کی جائے - اس کے لیے استغفار کیا جائے اور عافیت کی دعا کی جائے ، ان باتوں کی وجہ سے زیارت کرنے والا اپنے لیے بھی بھلائی کرتا ہے اور میت کے لیے بھی ، لیکن قبوری مشرکوں نے معاملہ کو بالکل پلٹ دیا ، دین کو سرے سے بدل دیا ، زیارت کا اصلی مقصد شرک کو بنالیا ، لہذا میت سے اور میت کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے - اسی کے توسل سے اپنی ضروریات مانگی جاتی ہیں ، ان کے واسطہ سے برکت نازل کی جاتی ہے ، دشمنوں پر نصرت کی دعا کی جاتی ہے ، وغیرہ وغیرہ ، نعوذ باللہ من کل ذلک - ان سب حرکات کی وجہ سے یہ لوگ اپنے آپ اور میت کو فائدہ

Www.IslamicBooks.Website

پہونچانے کے بجائے الٹے نقصان پہونچا رہے ہیں ، اس میں اگر کچھ بھی نہ ہو پھر بھی شریعت اسلامیہ کی برکت سے محرومی تو ہو ہی جاتی ہے ۔ (اغاثۃ اللھفان (۲۱۴/۱ -۲۱۷)

ان سب سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مقابر ومزارات پر نذرونیاز چڑھانا ، قربانی کرنا شرک اکبر ہے ، جس کا اصلی سبب قبر سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور عمل کی مخالفت ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر تعمیر سے منع فرمایا ہے ، ان پر مسجد بنانے سے روکا ہے ، اس لیے کہ جب ان پر قبے بنائے جائیں گے تو پھر ان کے چاروں طرف سجدے شروع ہوجائیں گے یا لوگ نماز پڑھنے لگیں گے ، جیسے جاہل لوگ سمجھیں گے کہ اہل قبور نفع اور نقصان پہونچاتے ہیں اور جو ان سے مدد چاہتے وہ ان کی مدد کرتے ہیں ، جو ان کے پاس جاتے ہیں وہ ان کی ضرورت پوری کرتے ہیں ۔ یہ سوچ کر یہ جاہل لوگ خوب نذر ونیاز پیش کرتے ہیں ، جن کی وجہ سے یہ قبریں آج بت کی شکل اختیار کرچکی ہیں اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر انہی کی عبادت کی جارہی ہے ، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔

اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد. (مالك، أحمد)
اے اللہ میری قبر کو پرستش کا بت نہ بنا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا تھا کہ بہت سی قبروں کا

Www.IslamicBooks.Website

ایسا حال ہونے والا تھا - آج عالم اسلام کا جو حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا کی تھی اس کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کو اللہ تعالی نے شرک کے شائبہ سے بچا رکھا ہے ، اگرچہ آج بھی بعض جہلاء واہل خرافات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کی مخالفت کر ڈالتے ہیں ، لیکن روضہ اطہر تک نہیں پہونچ پاتے ، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اطہر آپ کے گھر میں ہے ، وہ مسجد میں نہیں ہے ، اس کے چاروں طرف دیواریں چن دی گئی ہیں ، جیسے کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنے شعر میں فرمایا :

"رب العالمین نے آپ کی دعا قبول کرلی اور اس کو تین دیواروں سے گھیر دیا ہے "

الفصل الرابع

في بيان حكم تعظيم التماثيل والنصب والتذكارية

فصل چہارم

مجسمے اور یادگار نشانیوں کی تعظیم کا حکم

تماثیل ، تمثال کی جمع ہے جس کے معنی مجسمہ کے ہیں ، اس سے مراد انسانی یا حیوانی یا دیگر (ذی روح) جاندار کی شکل کا مجسمہ ہے - اور نصب ، نصبۃ کی جمع ہے جس کے معنی نشانی ، جھنڈا اور پتھر کے ہیں ، مشرکین عرب ان نشانیوں کے پاس قربانی کیا کرتے تھے ، یادگار نشانیوں سے مراد وہ انسانی

Www.IslamicBooks.Website

مجسمے ہیں جو مختلف میدانوں اور سڑکوں کے کنارے کسی لیڈر و عظیم شخص کی یادگار میں نصب کیے جاتے ہیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاندار کی تصویر بنانے سے منع فرمایا ہے ۔ خاص طور پر معزز اشخاص کی جیسے علمائے کرام ، شاہان عظام ، زاہدان باصفا ، روسائے مملکت وزعمائے اصلاح وغیرہم ، چاہے یہ تصویر کسی تختی ، کاغذ ، دیوار یا کپڑے پر ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا پھر آج کل کے کیمرے کی یا کسی چیز پر کندہ کی گئی ہو یا مجسمہ کی شکل میں بنائی گئی ہو ہر صورت میں یہ حرام ہے ، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار وغیرہ پر تصویر لٹکانے ۔ کسی جگہ مجسمہ قائم کرنے یا یادگار نشانی رکھنے سے منع فرمایا ہے ، اس لیے کہ یہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے ، پہلا شرک جو اس سر زمین میں واقع ہوا ہے وہ تصویر اور مجسمہ نصب کرنے کی وجہ سے ہوا ہے ، وہ اس طرح کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں کچھ نیک لوگ تھے ، جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں کو بڑا غم ہوا ، لہذا شیاطین نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ جہاں بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے نصب کردو اور ان پر ان کا نام لکھ دو ۔ لہذا انہوں نے ایسا ہی کیا ، لیکن وہ مجسمے اس وقت پوجے نہیں گئے تھے ، یہاں تک جب وہ نسل ختم ہوگئی اور لوگ ان نشانیوں کی حقیقت کو بھول گئے ، تو ان کی پرستش شروع ہوگئی ، پھر جب اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے لوگوں کو ان مجسموں کی وجہ سے اٹھنے

Www.IslamicBooks.Website

والے شرک سے روکا تو لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا ، اور انہی نصب کردہ مجسموں کی عبادت پر مصر رہے جو بعد میں بت بن گئے ۔ آیت کریمہ ہے ۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ	اور کہنے لگے اپنے معبودوں کو ہرگز نہ
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ	چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث
وَنَسْرًا. (نوح: ۲۳)	اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا

یہ ان لوگوں کے نام ہیں جن کے مجسمے بنائے گئے تھے ، تاکہ ان کی یادگار باقی رہے اور لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت قائم رہے ۔ ہمیں عبرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کہ آخر کار ان مجسموں کو نصب کرنے کا انجام کیا ہوا ؟ لوگ شرک میں مبتلا ہوگئے ، اللہ تعالی کی ، انبیا ورسولوں کی نافرمانی کی ، جس کے سبب وہ طوفان سے ہلاک ہوگئے ، اللہ تعالی اور خلق اللہ کے نزدیک معتوب و مغضوب ہوئے ، اس نتیجہ سے تصویر کھنچوانے اور مجسمے نصب کرنے کی خطرناکی کو معلوم کیا جاسکتا ہے ، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے تصویر کھینچنے والوں یا بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے ۔ اور یہ خبر دی ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ دردناک عذاب میں مبتلاہوں گے ، لہذا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے تصویروں کو مٹانے کا حکم دیا اور یہ خبر دی کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہوتی ہے اور یہ سب کچھ تصویر کی خطرناکی اور اس کے فتنہ وفساد اور امت مسلمہ کے عقیدہ میں

Www.IslamicBooks.Website

اس سے بگاڑ پیدا ہونے کی وجہ سے ہے ، اس طرح کے مجسمے چاہیں پارک میں نصب کئے جائیں یا سڑک پر یا عام میدانوں میں یہ ہر حال میں شریعت کے نزدیک حرام ہیں ، اس لیے کہ یہ شرک اور عقیدہ کے فساد کی بنیاد ہے ۔

اگر آج کفار اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی عقیدہ نہیں جس کی وہ حفاظت کریں لیکن ہم مسلمانوں کو ان کے ان مشرکانہ اعمال کی نقل نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ ہمارے پاس عقیدہ وایمان ہے جو ہماری قوت کا سرچشمہ ہے ۔

الفصل الخامس

في بيان حكم الإستهزاء بالدين والإستهانة بحرماته

فصل پنجم

دین کے ساتھ مذاق اور اس کے مقدسات کی توہین کا حکم

دین کے ساتھ مذاق واستہزا کرنے والا مسلمان مرتد ہوجاتا ہے اور دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے ، ارشاد باری تعالی ہے :

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ، لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ. (التوبة: ٦٥-٦٦)

کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے ، بہانے مت بناؤ ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو

Www.IslamicBooks.Website

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھ مذاق کفر ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذاق کفر ہے - اللہ تعالی کی آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ مذاق کفر ہے - جو شخص بھی ان امور میں سے کسی ایک کے ساتھ مذاق کرے گا وہ مذکورہ بالا تمام امور کے ساتھ مذاق کرنے والا شمار کیا جائے گا - منافقوں کا ریکارڈ ہی یہی تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے ، جن کی وجہ سے یہ آیت کریمہ اتری ، اس لیے کہ ان امور کے ساتھ مذاق ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہے ، لہذا جو لوگ توحید باری تعالی کو مذاق بناتے ہیں اور اللہ تعالی کے علاوہ دیگر مردوں کو پکارنے کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ، پھر جب توحید کا حکم دیا جاتا ہے اور شرک سے روکا جاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں ، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

وَإِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا. (الفرقان: ٤١-٤٢)

اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں ، کیا یہی شخص ہے جس کو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ، اگر ہم اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ان سے ہم کو بہکا دیتا (اور ان سے پھیر دیتا)

Www.IslamicBooks.Website

لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں شرک سے منع فرمایا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانے لگے ، اس زمانہ سے لے کر آج تک مشرکین برابر انبیاے کرام کی عیب جوئی کرتے رہتے ہیں ، انہیں بے وقوف ، گمراہ ، پاگل کے القاب سے نوازتے رہتے ہیں اور یہ صرف اس لیے کہ وہ انہیں توحید کی دعوت دیتے ہیں ، دراصل ان کے دلوں میں شرک کی عظمت بیٹھی ہوئی ہے ، اسی طرح ان لوگوں میں جو مشرکین سے قریب ہیں یہی چیز پاؤ گے ، انہیں بھی جب توحید کی دعوت دی جاتی ہے تو اس کے ساتھ مذاق کرنے لگتے ہیں ، اس لیے کہ ان کے دل میں بھی عظمت شرک گھر کرچکی ہوتی ہے - ارشاد الٰہی ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَاداً يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ. (البقرة: ١٦٥)	اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک (اللہ) بناتے اور ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں

لہذا اگر کوئی شخص اللہ کے بجائے کسی مخلوق کو اسی طرح چاہنے لگے جس طرح اللہ کو چاہا جاتا ہے تو وہ مشرک ہے ، اللہ واسطے محبت ، اور اللہ کے ساتھ محبت میں ہمیں فرق کرنا ہوگا ، لہذا جن لوگوں نے مقابر ومزارات کو بت بنالیے ہیں انہیں دیکھو گے کہ وہ توحید باری تعالی اور اس کی عبادت کا مذاق اڑاتے ہیں ، اور جن غیر اللہ کو اپنے لیے سفارشی بنا رکھا ہے ان کی بے حد تعظیم کرتے ہیں ، ان میں سے ہر ایک اللہ کے نام جھوٹی قسم کھاسکتا ہے ، لیکن

Www.IslamicBooks.Website

اس کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اپنے شیخ کے نام جھوٹی قسم کھالے ، ان میں سے بہتوں کے اندر یہ عقیدہ بیٹھا ہوا ہے کہ شیخ سے مدد چاہنا ، چاہے وہ اس کی قبر کے پاس یا کسی دوسری جگہ پر زیادہ مفید وکار آمد ہے مسجد میں صبح کے وقت اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا مانگنے سے ۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے توحید کی طرف جھکنے والوں کا یہ مذاق اڑاتے ہیں ، ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جو مسجدوں کو گراتے ہیں اور درگاہوں کی تعمیر کرتے ہیں ، ان کو آباد کرتے ہیں ۔ یہ سب کچھ صرف اس لیے کہ اللہ تعالی ، اس کی نشانیوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا جائے اور شرک کی تعظیم کی جائے ۔ (مجموع الفتاوی)

آج جتنے بھی قبر پرست ہیں سب کے سب اس میں مبتلا ہیں ۔

مذاق واستہزا کی دو قسمیں ہیں

ا ۔ مذاق صریح :(کھلا ہوا مذاق) یہ ایسے مذاق کرنے والے ہیں جنکے سلسلہ میں آیت کریمہ نازل ہوچکی ہے ، مثلا انکا کہنا کہ ہم نے اپنے ان علماء کی طرح خوش خوراک ، جھوٹے اور جنگ کے وقت بزدل نہیں دیکھے یا اسی طرح کے دیگر جملے جو مذاق کرنے والے عموماً دہرایا کرتے ہیں ، اسی طرح بعض کا کہنا کہ یہ تمہارا دین پانچواں دین ہے یا کسی کا کہنا کہ تمہارا دین جھوٹا دین ہے۔

اسی طرح جب نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ان کے پاس آتے ہیں تو وہ بطور مذاق کہتے ہیں ، لو تمہارے دینی بھائی آگئے ، اس طرح کے ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ وہ دین کا مذاق اڑاتے ہیں ،

Www.IslamicBooks.Website

پھر جن کے مذاق پر آیت کریمہ نازل ہوتی ہو اس کی شناعت کا کیا کہنا -

۲ - غیر صریح مذاق (یعنی کنایہ واشارہ کا مذاق)

یہ وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ، جیسے آنکھ کا اشارہ ، زبان کا نکالنا ، ہونٹ کا پھیلانا ، تلاوت کلام پاک یا سنت نبوی کے پڑھنے یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت ہاتھ کا دبانا وغیرہ اسی طرح کے مذاق میں یہ کلمات بھی داخل ہیں "اسلام بیسویں صدی کے لیے موزوں نہیں " " یہ تو قرون وسطی کے لیے صحیح تھا " " اسلام تخلف ورجعت پسندی کی علامت ہے " " حدود وسزا کے معاملہ میں اس کے اندر بہت ہی زیادہ سختی ، سنگ دلی وبربریت ہے " "اسلام نے عورتوں پر ظلم کیا ہے ، اس کے حقوق ادا نہیں کئے ہیں ، اس لیے کہ اس نے طلاق کو جائز قرار دیا ہے ، تعدد زوجات (متعدد بیوی رکھنے) کر جائز قرار دیا " اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ "آج کا انسانی قانون لوگوں کے لیے اسلامی قانون سے بہتر ہے " اسی طرح جو لوگ توحید کی طرف بلاتے ہیں ، قبر پرستی و شخصیت پرستی سے روکتے ہیں ان کے بارے میں یہ کہنا کہ "یہ انتہا پسند ہیں یا مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں " یا پھر "یہ وہابی ہیں " یا "یہ پانچویں مذہب کے پیروکار ہیں " اسی طرح کے ہزاروں اقوال ہیں جو سب کے سب دین اور اہل دین اور عقیدہ صحیحہ کے ساتھ مذاق واستہزا ہے - لاحول ولا قوة الا باللہ ،

اسی طرح کسی سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے والے کو بھی مذاق کا

Www.IslamicBooks.Website

نشانہ بنایا جاتا ہے ، جس میں وہ کہتے ہیں ، بال میں دین نہیں ہے ، یعنی داڑھی کے ساتھ مذاق کے طور پر یہ کہا جاتا ہے ، نعوذ باللہ من ذلک

الفصــل السادس

الحكم بغير ما أنزل الله

فصل ششم

اللہ کی شریعت کے علاوہ دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ دینا

اللہ تعالی پر ایمان اور اس کی عبادت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کردیں ، اس کی نازل کردہ شریعت سے خوش وراضی ہوں - اور اقوال وافعال ، اصول وفروع ، لڑائی جھگڑے ، اموال وانفس کے معاملات اور دیگر تمام حقوق میں اختلاف کے وقت ہم صرف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کریں ، اللہ تعالی ہی حاکم اعلیٰ ہے اور فیصلہ کے وقت اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے ، لہذا حکام وشاہان مملکت کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو حکم نازل فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں جو کچھ فرمایا ہے اسی کے مطابق فیصلہ کریں۔

حکمراں طبقہ کے لیے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اِنَّ اللّٰهَ يَـــأْمُرُكُمْ اَنْ تُـــؤَدُّوا اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں

Www.IslamicBooks.Website

الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ.(النساء:۵۸)

کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو ، اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو

رعیت کے حق میں فرمایا :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا.

(النساء:۵۹)

مومنو ! اللہ اور اس کے رسول کی فرما نبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ، ان کی بھی ، اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے ۔

پھر واضح فرما دیا کہ ایمان اور شریعت کو چھوڑ کر دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ کروانا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتا ، ارشاد باری تعالی ہے :

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو

Www.IslamicBooks.Website

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا. (النساء: ٦٠)

(کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے ۔

آگے فرمایا :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

(النساء: ٦٥)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے بہت ہی سختی کے ساتھ ان لوگوں کے ایمان کی نفی کردی ہے جو شریعت کے علاوہ دوسرے وضعی قوانین سے راضی ہیں ، ان کو تسلیم کرتے ہیں ، اسی طرح ان حکمرانوں کو کفر ظلم اور فسق سے متصف کیا ہے

Www.IslamicBooks.Website

جو شریعت کے علاوہ دوسرے نظام کے مطابق حکومت چلاتے ہیں ۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ. (المائدة: ٤٤)

اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں ۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (المائدة: ٤٥)

اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ. (المائدة: ٤٧)

اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ۔

اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکومت کرنا اور اسی کے مطابق فیصلہ کرنا اور تمام نزاعات واختلافات میں اسی کو حکم بنانا فرض وضروری ہے ۔ علماء کے مابین اجتہادی اختلافات میں بھی اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے ، اجتہادی مسائل میں سے جو قرآن وسنت کے موافق ہوں وہی قبول کئے جاسکتے ہیں ، اس سلسلہ میں کسی طرح کا تعصب اور کسی امام یا مذہب کی طرف داری قابل قبول نہ ہوگی ، اس طرح پرسنل لا ہی میں نہیں جیسا کہ بعض ممالک میں رائج ہے بلکہ تمام حقوق ، مسائل ومشکلات اور مقدمات میں اسی کے مطابق فیصلہ کرنا ہوگا اس لیے کہ اسلام ایک ایسی مکمل اکائی ہے جس کو الگ

Www.IslamicBooks.Website

الگ نہیں کیا جاسکتا - اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً. (البقرة:٢٠٨)

مومنو ! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ

ایک اور جگہ ارشاد ہے :

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. (البقرة:٨٥)

کیا (بات ہے کہ) تم کتاب (اللہ) کے بعض احکام تو مانتے ہو ، اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو ،

اسی طرح تمام مذاہب کے متبعین پر ضروری ہے کہ اپنے ائمہ کے اقوال کو کتاب وسنت کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھیں ، جو کتاب وسنت کے موافق ہوں انہیں لے لیں ، اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہوں انہیں بلا کسی تعصب وطرف داری کے رد کردیں ، خاص طور پر عقیدہ کی چیزوں میں ، اس لیے کہ خود ائمہ کرام نے اس کی وصیت کی ہے ، اور تمام مذاہب کے ائمہ نے یہی کیا ہے ، لہذا آج جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا پیرو کار نہیں ہو سکتا ، چاہے ان کی نسبت ان کی طرف کیوں نہ ہو ، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اِتَّخَذُوْآ اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ. (التوبة:٣١)

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا اللہ بنالیا

یہ آیت کریمہ صرف نصاریٰ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص

Www.IslamicBooks.Website

(فرد وجماعت) پر صادق آتی ہے جو نصاریٰ جیسے عمل کا مرتکب ہوتا ہے ، لہذا جو شخص بھی اللہ تعالی اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ تعالی کی شریعت و قانون کو چھوڑ کر عصری و وضعی قوانین کا سہارا لے گا اور شریعت کو چھوڑ کر خواہشات نفس پر عمل کرے گا ، وہ اسلام وایمان کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے والا ہوگا ، اگرچہ اس کو یہ گمان ہو کہ وہ مومن ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایسے اعمال کی سخت نکیر کی ہے - اور ایسے افراد کے ایمان کو باطل قرار دیا ہے ، آیت کریمہ میں جو لفظ "یزعمون" استعمال ہوا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے ایمان کی نفی کی جارہی ہے ، اس لیے یہ لفظ غلط دعوی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، اس حقیقت کا اظہار ایک اور آیت سے ہوتا ہے - ارشاد باری ہے :

وَقَدْ اُمِرُوْآ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِہٖ. (النساء: ٦٠)

حالانکہ انہیں حکم دیا گیا کہ اسکا انکار کرے-

اس لیے کہ طاغوت کو جھٹلانا ، اس کا انکار کرنا توحید کا ایک رکن ہے ، آیت کریمہ ہے :

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ م بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. (البقرة: ٢٥٦)

تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑلی ہے -

اگر بندہ مومن کے اندر یہ رکن توحید نہیں تو پھر وہ موحد نہیں ، توحید

Www.IslamicBooks.Website

ہی ایمان کی بنیاد ہے ، جس کے وجود سے سارے اعمال درست ہوتے ہیں اور جس کی عدم موجودگی سے تمام اعمال خراب وفاسد ہو جاتے ہیں ، ارشاد باری تعالی ہے :

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. (البقرة: ٢٥٦)

تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑلی ہے

وہ اس لیے کہ طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا ، یا اس کے حکم کو ماننا دراصل اس پر ایمان لانا ہے ۔ شریعت الٰہی کے علاوہ کسی دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کروانے سے جب ایمان کی نفی ہو جاتی ہے اس سے یہ بات خود بخود سمجھ لینی چاہیے کہ شریعت الٰہی کو حکم بنانا ، اس کے فیصلہ کو ماننا ، ایمان ، عقیدہ اور اللہ تعالی کی عبادت ہے ، اس پر عمل کرنا ہر مسلم پر ضروری ہے ، اسی طرح یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ شریعت کے حکم کو صرف اس لیے ماننا کہ یہ لوگوں کے فائدہ میں ہے یا اس میں کوئی مصلحت یا امن وسلامتی کی ضمانت ہے سراسر غلط ہے ، آج بعض لوگ شریعت کی بات صرف اس لیے کرتے ہیں کہ تمام دیگر نظامہائے زندگی سے عاجز آچکے ہیں ، جب کہ شریعت کے نفاذ کا مقصد اصلی عبادت ہے اور یہ لوگ اس کے اس پہلو کو بھول جاتے ہیں ، جب کہ اللہ تعالی نے خود ایسے لوگوں کی نکیر فرمائی ہے جو اپنی ذاتی مصلحت یا فائدہ کے لیے شریعت کی پناہ لیتے ہیں ، اور اس کے عبادت

Www.IslamicBooks.Website

و قربت کے پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مُّعْرِضُوْنَ، وَاِنْ یَّکُنْ لَّھُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْٓا اِلَیْہِ مُذْعِنِیْنَ. (النور: ۴۸—۴۹)	اور جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول اللہ) ان کا قضیہ چکا دیں تو ان میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے اور اگر (معاملہ) حق (ہو اور) ان کو (پہنچتا) ہو تو ان کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں۔

اس طرح کے لوگ انہی چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں جنہیں وہ چاہتے ہیں۔ خواہشات نفسانی کی پیروی ہی ان کا مذہب ہے۔ اور جو ان کی خواہشات کے خلاف پڑتا ہے اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا فیصلہ ومسئلہ لے جاتے ہیں۔

وضعی قوانین کے مطابق فیصلہ دینے والے کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ	اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے

Www.IslamicBooks.Website

اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ.   احکام کے مطابق حکم نہ دے تو

(المائدة: ٤٤)   ایسے ہی لوگ کافر ہیں

اس آیت کریمہ میں صاف طور پر واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ کسی دوسرے نظام یا قانون کے حکم کو ماننا سراسر کفر ہے - اور یہ کفر کبھی تو کفر اکبر ہوتا ہے جس سے انسان دائرہ ملت سے نکل جاتا ہے - اور کبھی کفر اصغر ہوتا ہے جس سے انسان دائرہ ملت سے نہیں نکلتا - اب اس کا فیصلہ کہ اس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہے یا کفر اصغر کا ؟ اس کی حالت کو دیکھ کر کیا جائے گا - اگر اس شخص کا اعتقاد ہو کہ شریعت کا حکم ماننا واجب نہیں اس میں اس کو اختیار حاصل ہے کہ جس کا چاہے حکم مانے یا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم و شریعت کی توہین کرتا ہے اور یہ اعتقاد کہ دوسرے قوانین اور نظامہائے زندگی اسلامی شریعت سے بہتر ہیں اور شریعت اسلامی موجودہ دور کے لیے موزوں ولائق نہیں ہے یا پھر کفار ومنافقین کی رضا مندی وخوشنودی کے لیے وضعی قوانین ونظام کے دامن میں پناہ لیتا ہے تو یہ کفر اکبر ہے - لیکن اگر اس کا اعتقاد ہو کہ اللہ کی شریعت کو نافذ کرنا فرض ہے اور اس سلسلہ میں اس کو پورا علم بھی ہے ، اس کے باوجود اسے وہ نافذ نہیں کرتا ہے لیکن اس کے پاداش میں اپنے آپ کو مستحق سزا بھی سمجھتا ہے تو ایسا شخص گناہ گار اور کافر ہوگا ، لیکن اس کا کفر کفر اصغر ہوگا -

لیکن اگر ایک شخص شریعت سے ناواقف ہے اور اسے معلوم کرنے کے

Www.IslamicBooks.Website

لیے اپنے امکان بھر محنت وکوشش کرتا ہے پھر وہ غلط فیصلہ دے دیتا ہے تو ایسے شخص کو خاطی یا خطاکار کہا جائے گا ۔ اس کی محنت وکوشش اور اجتہاد کا حسن نیت کی وجہ سے ایک اجر ملے گا ۔ اور اس کی غلطی کو معاف کردیا جائے گا ۔ ایسا کسی خاص مسئلہ ہی میں ہوگا لیکن عام مسائل ومعاملات میں مسئلہ اس کے برعکس ہوگا ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاوی میں فرماتے ہیں :

اگر حاکم دین دار ہے لیکن عدم علم کی بنیاد پر فیصلہ صادر کرتا ہے تو وہ جہنمی ہے ، اور اگر وہ شریعت سے واقف ہے لیکن اس معلوم شدہ حق کے خلاف فیصلہ دیتا ہے تو بھی وہ جہنمی ہے۔ اور اگر بلا علم وعدل فیصلہ دیتا ہے تو وہ جہنم کا سب سے زیادہ مستحق ہے ۔ ایسا اس وقت ہوگا جب کسی شخص کے مخصوص مسئلہ میں فیصلہ دیتا ہے ، لیکن اگر مسلمانوں کے دین وملت کے کسی عام معاملہ میں اس طرح کا کوئی فیصلہ صادر کرتا ہے ، حق کو باطل یا باطل کو حق گردانتا ہے ۔ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت قرار دیتا ہے ۔ معروف کو منکر اور منکر کو معروف کہتا ہے ۔ اللہ اور اللہ کے رسول نے جو حکم دیا ہے اس سے وہ روکتا ہے ۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول نے جس چیز سے روکا ہے اس کا وہ حکم دیتا ہے تو ایسا شخص کچھ اور ہی ہے ، اس کے سلسلہ میں رب العالمین ہی بہتر فیصلہ کرے گا ، جو الہ المرسلین مالک یوم الدین ہے ۔ اور دنیا وآخرت کی تمام تعریفیں جس کے لیے زیبا ہیں ۔ ارشاد باری ہے ۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو

Www.IslamicBooks.Website

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. (الفتح:۲۸)	ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دے کر بھیجا ، تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے - اور حق ظاہر کرنے کے لیے اللہ ہی کافی ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے آگے فرمایا :

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ شریعت کے مطابق فیصلہ اور اس کی پیروی واجب نہیں وہ کافر ہے - لہذا اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملہ میں شریعت سے ہٹ کر ایسے قانون کے مطابق فیصلہ دیتا ہے جسے وہ عادلانہ قانون سمجھتا ہے تو وہ بھی کافر ہے - اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہر مذہب وملت عموماً منصفانہ فیصلہ کا حکم دیتی ہے - کبھی یہ عدل وانصاف کسی دین میں موجود ہوتا ہے - اور اس دین کے اکابر اسی کا حکم دیتے ہیں - اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسلام کی طرف انتساب کرنے والے مسلمان اپنی عادات کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں یعنی اپنے آبا واجداد کے فیصلوں کو دیکھ کر ویسا ہی فیصلہ کردیتے ہیں ، اس طرح کے امرائے سلطنت کا عام اعتقاد ہوتا ہے کہ عوام کے جذبات کا خیال رکھ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے تاکہ لوگ ان سے متنفر نہ ہوں ، یہ بھی سراسر کفر ہے - بہت سے لوگ اپنا انتساب اسلام کی طرف کرتے ہیں لیکن کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بلکہ فیصلہ کے وقت لوگوں کے یا اپنے آبا واجداد کی روش کو دیکھتے ہیں ، انہیں اچھی طرح معلوم

Www.IslamicBooks.Website

ہوتا ہے کہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے لیکن پھر بھی وہ شریعت کے برخلاف فیصلہ کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے ہیں، ایسے لوگ بھی کافر ہیں۔

الفصل السابع

إدعاء حق التشريع والتحليل والتحريم

فصل ہفتم

قانون سازی اور حلال وحرام ٹھہرانے کے حق کا دعوی

ان احکام وقوانین کو وضع کرنے کا حق صرف اللہ تعالی کو ہے جن پر بندوں کی صلاح وفلاح کا دارو مدار ہے اور ان کی عبادات، معاملات اور زندگی کے تمام شعبے جن کے مطابق چلتے ہیں، اور جنکے ذریعہ بندوں کے آپسی لڑائی جھگڑے اور تنازعات کے فیصلے کئے جاتے ہیں، ارشاد باری تعالی ہے:

اَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. (الأعراف: ٥٤)

دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے) یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔

چونکہ وہی جانتا ہے کہ اپنے بندہ کے لیے کیا چیز مفید ہے، لہذا اسی کے مطابق وہ ان کے لیے احکام وضع کرتا ہے۔ اور چونکہ وہ سب کا رب ہے اس لیے رب ہونے کے ناطے قانون سازی کا حق بھی اسی کو پہونچتا ہے۔ اور چونکہ تمام بندے اس کے بندے وغلام ہیں اس لیے ان کے لیے اللہ تعالی

Www.IslamicBooks.Website

کے احکام کی بجا آوری ضروری ہے ، اس کے احکامات کی پیروی کا پورا فائدہ انہی کی طرف لوٹتا ہے -

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلاً. (النساء: ٥٩)

اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو ، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے -

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیْ. (الشوریٰ: ١٠)

تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا) یہی اللہ میرا پروردگار ہے ،

اللہ تعالی نے اس کی سخت نکیر فرمائی کہ بندہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو قانون ساز مانے - ارشاد باری ہے :

اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَالَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ. (الشوریٰ: ٢١)

کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا

Www.IslamicBooks.Website

لہذا جو شخص بھی اللہ تعالی کی شریعت کے علاوہ کسی دوسری شریعت کو قبول کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے ، عبادات میں سے جو عبادت اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے مشروع کردہ نہیں وہ بدعت ہے ، اور ہر بدعت گمراہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد.
(البخاری و مسلم)

اگر کوئی ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی نئی بات پیدا کرے گا جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں :

من عمل عملاً لیس علیه أمرنا فهو رد. (مسلم)

اگر کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ عمل مردود ہے

اور سیاسی و انتظامی معاملات میں اگر شریعت الٰہی سے ہٹ کر کام کیا جائے تو وہ طاغوتی و جاہلی حکومت ہوگی ۔ ع

"جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

ارشاد باری تعالی ہے :

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ. (المائدة: ٥٠)

کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے ؟

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح حلال وحرام قرار دینے کا حق بھی صرف اللہ تعالی کو ہے، کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس معاملہ میں وہ اللہ تعالی کا شریک ہو، ارشاد الٰہی ہے:

وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ. (الأنعام: ۱۲۱)	اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اسکا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کے کہے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے

آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے شیاطین اور انکے حواری کی اطاعت کو حلت وحرمت کے معاملہ میں اللہ تعالی کے ساتھ کھلا شرک قرار دیا ہے، اسی طرح حلت وحرمت کے معاملہ میں علماء وامرا کی اطاعت وپیروی بھی اللہ تعالی کے سوا دوسروں کو رب وحاجت روا بنانے کے مترادف ہے، ارشاد الٰہی ہے:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ	انہوں نے اپنے علما اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا اللہ بنالیا، حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں

Www.IslamicBooks.Website

اِلاَّ هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ. (التوبة: ۳۱)
اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے ۔

بخاری شریف میں آیا ہے کہ اس آیت کریمہ کو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عدی بن حاتم الطائی کے سامنے پڑھا تو حضرت عدی بن حاتم الطائی نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! ہم ان کی عبادت نہیں کرتے ہیں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا وہ جن حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں ان کو حلال نہیں سمجھتے ؟ اور جن حلال چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں ان کو حرام نہیں سمجھتے ؟ حضرت عدی نے عرض کیا جی ہاں ! تو آپؐ نے فرمایا : یہی ان کی عبادت و پرستش ہے ۔

اس سے پتہ چلا کہ احکام الٰہی کو چھوڑ کر حلت و حرمت کے معاملہ میں ان کی اطاعت و پیروی کرنا دراصل ان کی عبادت کرنا ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ کھلا ہوا شرک ہے ، یہ شرک اکبر ہے ، جو توحید کے سراسر خلاف و منافی ہے ، اس لیے کہ توحید کے معنی ہیں لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا اور اس اقرار کا مطلب یہ ہے کہ چیزوں کو حلال و حرام قرار دینے کا حق صرف اللہ تعالی کو ہے ، جب حقیقت یہ ہے تو پھر جو بھی شخص حلال و حرام کے معاملے میں اپنے علما و مشائخ کی پیروی کرتا ہے وہ اللہ تعالی کی شریعت کی مخالفت کرتا ہے ، گرچہ علمائے کرام دین کی سمجھ بوجھ میں بہت قریب ہیں۔ اور اجتہاد میں ان سے کوئی غلطی ہوجائے اور حق تک ان کی رسائی نہ ہوسکے پھر بھی ان کو ایک اجر

Www.IslamicBooks.Website

ملے گا ، ان سب کے باوجود ان کی اطاعت وپیروی جب جائز نہیں تو پھر ان خود ساختہ وضعی قوانین کی پیروی کیسے جائز ہوگی ؟ جو کفار وملحدین کے وضع کردہ ہیں ، جو باہر سے منگائے گئے ہیں اور عالم اسلام اور وہاں کے مسلم عوام پر زبردستی تھوپے گئے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔ اس طرح تو اللہ تعالی کے بجائے کفار وملحدین کو ارباب من دون اللہ (اللہ کے سوا غیر کو رب بنانا) بنایا جاتا ہے ، جو ان کے لیے احکام وقوانین وضع کرتے ہیں ، حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور بندوں پر حکومت کرتے ہیں ۔

الفصل الثامن

حكم الانتماء إلى المذاهب الالحادية والأحزاب الجاهلية

فصل ہشتم

ملحدانہ تحریکوں اور جاہلی جماعتوں کی طرف انتساب کا حکم

۱ ۔ ملحدانہ تحریکوں جیسے کمیونزم ، سیکولرزم ، سرمایہ داری وغیرہ ۔ جو سراسر کفر والحاد پر مبنی ہیں ۔ کی طرف انتساب مذہب اسلام سے ارتداد ہے ۔ ان تحریکوں کی طرف انتساب کرنے والا شخص اگر اسلام کا دعوی کرتا ہے تو یہ نفاق اکبر ہے ، اس لیے کہ منافقین بھی ظاہری طور پر اپنا انتساب اسلام کی طرف کرتے تھے لیکن اندرونی طور پر وہ کافروں کے ساتھ ہوتے تھے ۔ جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا :

وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے

Www.IslamicBooks.Website

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ.(البقرۃ:۱۴)

ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم (پیروان محمد سے) تو ہنسی کیا کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے :

اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.

(النساء:۱۴۱)

جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں ، اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں ، کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو تو ان سے کہتے ہیں کیا ہم تمہارے نہیں تھے اور تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچایا نہیں ؟

اس طرح کے دھوکہ باز منافقوں کے ہمیشہ دو رخ ہوتے ہیں ، ایک رخ سے تو مومنوں سے ملتے ہیں اور دوسرے رخ سے اپنے ملحد بھائیوں کی طرف پلٹ جاتے ہیں - ان کی دو زبانیں ہوتی ہیں ، ایک کے ذریعہ مسلمانوں سے شناسائی پیدا کرتے ہیں اور دوسری کے ذریعہ اپنے پوشیدہ راز کی ترجمانی

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْآ اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ. (البقرة:١٤)	اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم (پیروان محمد سے) تو ہنسی کیا کرتے ہیں۔

یہ کتاب وسنت سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں ۔ کتاب وسنت والوں کا مذاق اڑاتے ہیں ۔ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ کتاب وسنت کے احکام کی پیروی سے انھیں چڑھ ہے ۔ شریعت سے ان کو ازلی دشمنی ہے ۔ یہ اپنے دنیاوی علوم وفنون اور نظامہائے زندگی سے بہت خوش ہیں ، جب کہ ان وضعی قوانین سے کسی کو کوئی فائدہ اب تک نہیں پہونچا ، اس گندے پانی میں جو جتنا اترا اتنا ہی وہ تکبر وغرور میں مبتلا ہوا ہے ، لہذا انہیں تم ہمیشہ صریح وحی اور کتاب وسنت کا مذاق اڑاتے ہوئے پاؤ گے ۔

اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ	ان (منافقوں) سے اللہ ہنسی کرتا ہے
وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ	اور انھیں مہلت دیے جاتا ہے کہ

Www.IslamicBooks.Website

يَعْمَهُوْنَ. (البقرة:١٥) شرارت وسرکشی میں پڑے بھٹک رہے ہیں -

جب کہ اللہ تعالی نے صراحت سے مومنوں کی طرف اپنا انتساب کرنے کا حکم دیا ہے ، ارشاد باری تعالی ہے :

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ. (التوبة:١١٩) اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہو ، اور راستبازوں کے ساتھ رہو

یہ ملحدانہ تحریکیں آپس میں دست وگریباں ہیں ، اس لیے کہ ان کی بنیاد باطل وفتنہ وفساد پر پڑی ہے ، جیسے کمیونزم ، اللہ تعالی (جو سارے جہانوں کا خالق ومالک ہے) کے وجود کا انکار کرتی ہے اور تمام آسمانی مذاہب وادیان کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے ، جو شخص اپنی دانش میں بلا عقیدہ جینا چاہتا ہے اور تمام بدیہی وعقلی یقینیات کا انکار کرتا ہو دراصل وہ اپنی عقل کا دشمن ہے اور اس سے کام لینا نہیں چاہتا ہے ، اسی طرح سیکولرزم بھی تمام مذاہب وادیان کا انکار کرتا ہے اور مادیت پر اپنی بنیاد رکھتا ہے ، جب کہ مادیت ایک ایسا مذہب ہے جو حیوانی زندگی کے سوا اس کی کوئی غرض وغایت نہیں اور سرمایہ دارانہ نظام کا تو کہنا ہی کیا ؟ اس کا سارا فلسفہ صرف مال جمع کرنے پر قائم ہے ، چاہے وہ کسی طرح سے بھی آئے ، اس میں حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں ، فقرا ومساکین اور کمزوروں پر ان کے یہاں کوئی رحم ورافت ، شفقت ورحمت نہیں ، پھر اس کی معیشت واقتصاد کا سارا دارومدار سود کی لعنت پر

Www.IslamicBooks.Website

ہے جب کہ سود کھانا اللہ اور اللہ کے رسول کے خلاف جنگ کرنا ہے ، جس سے افراد وجماعت اور حکومت وریاست سب کے سب تباہی وبربادی سے دوچار ہوجاتے ہیں ، جو فقیر وغریب قوموں کے خون چوسنے کا بہترین ذریعہ ہے ، ان سب کے باوجود بھلا کون ایمان والا اور عقل والا ان تباہ کن وباطل نظاموں اور فاسد تحریکوں کی طرف اپنا انتساب کرنا پسند کرے گا؟ اور عقل وذہن کو بیچ کر اور زندگی کو شتر بے مہار سمجھ کر ان تحریکوں کا ساتھ دے گا۔ اور ان کے لیے لڑے گا۔ آج جب کہ ہمارے عالم اسلام کے اکثر لوگوں کی زندگی میں صحیح دین داری ودینی ذہن کا فقدان ہے ، لہذا ان پر ان فاسد تحریکوں کا حملہ کرنا کوئی بعید بات نہیں ، صحیح دین نہ ہونیکی وجہ ہی سے آج امت مسلمہ ذلت وبربادی کے مراحل سے گزر رہی ہے اور دیگر قوموں کی دم چھلہ بنکر رہ گئی ہے۔

۲ ۔ جاہلی قومی اور نسلی جماعتوں اور پارٹیوں کی طرف انتساب بھی کفر وارتداد ہے اور مذہب اسلام کے خلاف بغاوت ہے ، اس لیے کہ مذہب اسلام تمام نسلی وجاہلی نعروں کا شدت سے انکار کرتا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ.	لوگو ! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے ، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ

Www.IslamicBooks.Website

(الحجرات:۱۳) ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

ليس منا من دعا إلى عصبية، وليس منا من قاتل على عصبية، وليس منا من غضب لعصبية. (مسلم)	ہم میں سے وہ نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے ، ہم میں سے وہ نہیں جو عصبیت کے لیے لڑائی کرے ، ہم میں سے وہ نہیں جو عصبیت کے لیے غصہ ہو

نیز فرمایا :

إن الله قد أذهب عنكم عصبية الجاهلية وفخرها بالآباء، انما هو مؤمن تقي أو فاجر شقي، الناس بنو آدم وآدم خلق من تراب، ولا فضل لعربى على عجمى إلا بالتقوى. (الترمذی وغیرہ)	اللہ تعالی نے دور جاہلیت کی عصبیت کو ختم کردیا ہے اور آبا واجداد پر فخر کو مٹا دیا ہے ، اب یا تو وہ متقی مومن ہوگا یا بدبخت فاجر ، تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں - کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ، فضیلت کا دارو مدار تقوی پر ہے ،

دراصل یہ جماعتیں اور پارٹیاں مسلمانوں کے اندر تفرقہ ڈالتی ہیں جب کہ اللہ تعالی نے ہمیں نیکی وتقوی پر اتحاد واتفاق کا حکم دیا ہے اور افتراق وانتشار سے

Www.IslamicBooks.Website

منع فرمایا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا.(آل عمران:۱۰۳)

اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اسکی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہوجائیں ، جو اللہ تعالیٰ کی کامیاب وکامران جماعت ہو ، لیکن آج عالم اسلام خاص طور پر یورپ کی سیاسی وثقافتی یلغار کے بعد مختلف جاہلی ، نسلی، وطنی عصبیتوں کی لعنت میں مبتلا ہوگیا ہے اور ان لعنتوں کو ایک علمی مسئلہ، طے شدہ حقیقت اور ناگزیر صورت حال سمجھ کر تسلیم کر لیا گیا ہے ، جہاں کے مسلم باشندے مغربی افکار کے اثرات سے متاثر ہو کر ان جاہلی عصبیتوں کی طرف تیزی سے بھاگنے لگے ہیں، جن کو اسلام نے مٹا دیا تھا اور ان کے نام لینے والوں ، ان کو زندہ کرنے والوں اور ان پر فخر کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور سخت الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے ۔

Www.IslamicBooks.Website

اسلام سے پہلے والے عصبیتی دور کو اسلام نے جاہلی دور کہا ہے اور اب بھی اسی نام سے یاد کرتا ہے اور اس تاریک ترین دور سے نکالنے پر اللہ تعالی نے مسلمانوں پر احسان جتلایا ہے اور اس عظیم احسان ونعمت کا شکر ادا کرنے پر ان کو ابھارا ہے ۔

آج مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جب بھی جاہلی دور کا تذکرہ کریں تو ناپسندیدگی وکراہیت کے ساتھ اس کا تذکرہ کریں اور پسندیدہ نقطۂ نگاہ سے اس کو نہ دیکھیں ۔ کیا جیل میں سخت ترین سزا کاٹنے والے کے رونگٹے اس وقت کھڑے نہیں ہوجاتے جب اس کے سامنے جیل کا نام لیا جاتا ہے ؟ اور کیا سخت ترین بیماری سے نجات پانے والا شخص اپنی بیماری کا تذکرہ کرتے ہی منہ نہیں بگاڑ لیتا ؟ لہذا ہر ایک کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے اور ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں میں یہ گروہ بندیاں دراصل اللہ تعالی کا عذاب ہے جسے وہ اپنی شریعت ومذہب سے اعراض کرنے والوں اور اپنے دین سے بدگمان ہونے والے بندوں پر مسلط کر دیا ہے ۔ فرمان الٰہی ہے ۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ اَنْ	کہہ دو کہ وہ(اس پر بھی) قدرت
يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِّنْ	رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے
فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ	یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ	عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ

Www.IslamicBooks.Website

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ. (الأنعام: ٦٥)

کردے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے :

وما لم تحكم أئمتهم بكتاب الله إلا جعل الله بأسهم بينهم. (رواه ابن ماجة)

اور جب ان کے ائمہ کرام کتاب اللہ سے حکم نہیں دیں گے تو اللہ تعالی ان کو آپس میں لڑا دیں گے

جماعتوں اور پارٹیوں کے تعصب سے حق دب جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی لائی ہوئی شریعت سامنے سے ہٹ جاتی ہے جیسا کہ یہودیوں کے ہاں پیش آیا - انہی یہودیوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ. (البقرة: ٩١)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو تو مانو ، تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہوچکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے ، حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے -

Www.IslamicBooks.Website

اہل جاہلیت کا بھی یہی حال تھا حق کو چھوڑ کر یہ اپنے آبا واجداد کی روش پر پڑے ہوئے تھے اور ان کے نقش قدم سے سرمو انحراف کے لیے تیار نہیں تھے - ان کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا :

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ	اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ	کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ	ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں
نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا	(نہیں) بلکہ ہم تو ایسی چیز کی پیروی
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا.	کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ
(البقرة: ١٧٠)	دادا کو پایا -

آج کے جماعتی لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی جماعت و پارٹی کو اس اسلام کی جگہ پر لاکھڑا کریں جو تمام انسانیت پر اللہ تعالی کی نعمت ہے -

الفصل التاسع

النظرية المادية للحياة ومفاسد هذه النظرية

فصل نہم

زندگی کے سلسلہ میں مادی نقطۂ نظر اور اس کے مفاسد

آج زندگی سے متعلق دو طرح کے نظریے رائج ہیں ، ایک مادی نظریہ ، دوسرا اسلامی نظریہ - ان دونوں نظریے کے آثار آج لوگوں کی زندگی میں دیکھے جاسکتے ہیں -

Www.IslamicBooks.Website

۱ - مادی نقطۂ نگاہ اور اس کی حقیقت

مادی نقطہ نگاہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان صرف اپنی دنیاوی و فوری لذتوں کے حصول کے پیچھے پڑا رہے اور اس کی ساری تگ ودو ، حرکات ونشاط اسی ایک چیز پر مرکوز ہو کر رہ جائے ، اس کے آگے وہ کچھ سوچتا نہ ہو کہ خواہشات نفس اور لذت پرستی کے پیچھے اس طرح سے دوڑنے کا انجام کیا ہو سکتا ہے - اور اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صرف آخرت کی کھیتی اور عمل کا گھر بنایا ہے اور آخرت کو جزا وسزا کا گھر بنایا ہے ، لہذا جو شخص بھی دنیاوی زندگی کو غنیمت جان کر اس میں نیک عمل کرتا ہے، وہ دنیا وآخرت دونوں جہاں کے فائدہ سے لطف اٹھاتا ہے اور جو اپنی دنیاوی زندگی کو ضائع کردیتا ہے وہ اپنی آخرت کو بھی کھو دیتا ہے- ارشاد ربانی ہے -

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ. (الحج: ۱۱)	دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی تو نقصان صریح ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو یوں ہی نہیں بنایا ہے بلکہ ایک عظیم حکمت و مصلحت کے واسطے ہی پیدا فرمایا ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. (الملک: ۲)	اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھا عمل کرتا ہے ،

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

Www.IslamicBooks.Website

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً. (الکہف:۷)

جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھا عمل کرنے والا ہے -

اللہ تعالی نے اس زندگی میں اموال واولاد ، جاہ ومنزلت ، اقتدار ومنصب اور دیگر لذائذ میں سے ایسے ایسے عارضی خوشگوار نعمتیں اور ظاہری زیب وزینت کے سامان پیدا فرمائے ہیں جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے ، لہذا لوگوں میں جن کی نگاہ صرف ان نعمتوں اور زینتوں کے ظاہری شکل وصورت پر رہتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ ان سے لطف اندوز ہونے پر لگے رہتے ہیں اور ان کی پوشیدہ حکمتوں کے بارے میں نہیں سوچتے ہیں اور نہ ہی انکے غلط استعمال کے انجام وعواقب کی پرواہ کرتے ہیں بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر آخرت کا سرے سے انکار ہی کردیتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالی نے فرمایا:

وَقَالُوْآ إِنْ هِيَ إِلاَّ حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ. (الأنعام:۲۹)

اور کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی ہے بس یہی (زندگی) ہے اور ہم (مرنے کے بعد) پھر زندہ نہیں کئے جائیں گے -

ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے سخت وعید سنائی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

Www.IslamicBooks.Website

إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ، اُوْلٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. (یونس: ۷-۸)

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے ہیں اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں ، ان کا ٹھکانا ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ، اُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (هود: ۱۵-۱۶)

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی ، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں (آتش جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا ،

اس وعید و پھٹکار میں اس نظریہ کے جملہ حاملین شامل ہیں ، چاہے وہ

Www.IslamicBooks.Website

لوگ ہوں جو صرف حصول دنیا کے لیے اخروی اعمال کرتے ہیں ، جیسے منافقین وریاکار ، یا اہل کفر والحاد جو سرے سے آخرت اور اس کے حساب وکتاب پر ایمان ہی نہیں رکھتے ، جیسے زمانۂ جاہلیت میں عام لوگوں کا حال تھا یا پھر آج کل کے باطل وفاسد نظامہائے زندگی ، جیسے سرمایہ داری ، کمیونزم ، سکولرزم ، الحاد وغیرہ ، زندگی کے سلسلہ میں ان کی نگاہ مادیت سے آگے نہیں بڑھتی ، یہ ہر چیز کو حیوانات وبہائم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ، ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ بہائم سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ، اس لیے کہ انہوں نے اپنی عقل وآگہی سے کام لینا چھوڑ دیا ہے ، اور اپنی پوری طاقت کو مادہ ہی کے لیے وقف کر رکھا ہے ، اپنا سارا وقت ایسی چیزوں کے حصول کے لیے ضائع کرتے ہیں جو پائدار نہیں ، اور اپنے اس انجام کے لیے کچھ نہیں کرتے جو ان کا انتظار کر رہا ہے ، اور جس سے کسی حال میں ان کو چھٹکارا نہیں ، یہ حیوانات سے اس لیے بدتر ہیں کہ حیوانات کا کوئی ایسا انجام نہیں جس کا انہیں انتظار ہو اور نہ ہی ان کے پاس عقل وآگہی ہے برخلاف ان انسانی حیوانات کے - ارشاد ربانی ہے :

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ أَوْ يَعْقِلُوْنَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيْلًا. (الفرقان: ٤٤)	یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں ؟ یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں -

Www.IslamicBooks.Website

اس طرح کے لوگوں کو اللہ تعالی ، گنوار و جاہل اور ان پڑھ سے متصف کیا ہے - فرمان الٰہی ہے :

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ، يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ. (الروم: ٦-٧)

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ، یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے غافل ہیں

اس نظریہ کے حاملین میں سے بہت سے گرچہ دنیاوی علوم وفنون کے ماہر ہوتے ہیں لیکن باطنی طور پر اور حقیقی اعتبار سے یہ جاہل وگنوار ہی ہوتے ہیں ، علماء کی صف میں ان کو داخل کرنا صحیح نہیں ہے ، اس لیے کہ ان کا علم دنیاوی زندگی کی ظاہری چمک دمک سے آگے تجاوز نہیں کرتا ، اسے علم ناقص ہی کہہ سکتے ہیں ، بلکہ علماء کہلانے کے مستحق تو وہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالی کی معرفت حاصل ہے ، اس کی خشیت وخوف ان کے اندر ہے - ارشاد باری تعالی ہے -:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. (فاطر: ٢٨)

اللہ سے تو اسکے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں

اللہ تعالی نے قارون اور اس کے خزانوں کے قصہ میں قارون کے مادی نقطہ نگاہ کا یوں تذکرہ فرمایا ہے :

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ قَالَ

تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے اپنی قوم کے

Www.IslamicBooks.Website

الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهُ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ. (القصص:۷۹)

سامنے نکلا ، جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے ، کہنے لگے کہ جیسا (مال ومتاع) قارون کو ملا ہے ، کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے ، وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے ۔

اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے کہ مادی نقطۂ نگاہ والوں نے قارون کی طرح بننے کی تمنا کی ، اس پر رشک کیا اور اس کو بڑا نصیب والا گردانا ، آج کافر ریاستوں کا یہی حال ہے ، کافر ریاستوں میں جو دولت کی ریل پیل ہے ، اقتصادی وصنعتی ترقی ہے اس کو دیکھ کر ہمارے بعض کمزور دل اور کمزور ایمان کے مسلمان بھائی ان کو پسندیدگی واستحسان کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں اور ان کے کفر وشرک اور برے انجام کی طرف نگاہ نہیں دوڑاتے ۔ اس کے نتیجہ میں لوگ کافروں اور ملحدوں کی تعظیم وتکریم کرنے لگتے ہیں ۔ اور ان کی بری عادتوں اور برے اخلاق کی نقل کرنے لگتے ہیں ۔ ان کا فیشن اختیار کرنے لگتے ہیں ، لیکن ان کی جدوجہد ، کوشش ومحنت ، ایجاد واختراع اور قوت وطاقت کی تیاری جیسی مفید چیزوں میں ان کی تقلید نہیں کرتے ۔

ب ۔ زندگی سے متعلق اسلامی نظریہ

زندگی کے بارے میں دوسرا نظریہ یا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ مال ودولت ، جاہ

Www.IslamicBooks.Website

ومنصب ، مادی قوت وطاقت اور تمام دنیاوی چیزوں کو اخروی اعمال کے وسائل سمجھے جائیں اور اس کے لیے ان سے فائدہ اٹھایا جائے -

دنیا فی ذاتہ بری چیز نہیں ہے ، اس کی برائی واچھائی تو بندہ کے عمل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ اس کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے - دراصل دنیا آخرت کا پل ہے - دنیا ہی سے جنت کا توشہ لیا جاتا ہے ، جنت کی بہترین زندگی دنیا میں اچھی کھیتی کرنے ہی سے ملتی ہے -

دنیا جدوجہد ، جہاد ونماز ، قیام وصیام اور خیرات وصدقات کا گھر ہے-

اہل جنت سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا :

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ. (الحاقة: ٢٤)	جو (عمل) تم ایام گذشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو

الفصل العاشر
في الرقى والتمائم
فصل دہم
جھاڑ پھونک وتعویذ گنڈے

ا - جھاڑ پھونک : اس میں منتر وغیرہ پڑھ کر مریضوں ، آفت زدوں پر پھونکا جاتا ہے جیسے بخار ، مرگی ، آسیب وغیرہ - اسے منتر بھی کہا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں -

اول - جو شرک سے خالی ہو - باس طور پر کہ مریض پر قرآن میں

Www.IslamicBooks.Website

سے کچھ پڑھ کر پھونکا جائے یا پھر اللہ تعالی کے اسما وصفات کا نام لے کر مریض کے لیے پناہ مانگی جائے ، یہ قسم جائز ہے ، اس لیے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک کیا ہے اور آپؐ نے اس کی اجازت دی ہے - بلکہ اس کا حکم بھی دیا ہے -

حضرت عوف بن مالکؓ سے یہ روایت مروی ہے آپ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے - لہذا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ! اس بارے میں آپؐ کیا فرماتے ہیں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اعرضوا علی رقاکم لا	اپنی جھاڑ پھونک مجھے بھی دکھاؤ
بأس بالرقی ما لم تکن	اس میں کوئی حرج نہیں جب تک
شرکاً. (مسلم)	کہ اس کے اندر شرک نہ ہو

علامہ سیوطیؒ نے فرمایا : جھاڑ پھونک کے جواز پر علما کا اجماع ہے ، لیکن اس کے لیے تین شرطیں ہیں -

اول یہ کہ اس میں کلام الہی یا اللہ تعالی کے اسماے حسنی یا صفات استعمال کیے گئے ہوں -

دوسری یہ کہ وہ عربی زبان میں ہو اور اس کا مفہوم و معنی واضح ہو

اور تیسری شرط یہ کہ جھاڑ پھونک کرنے والے اور کرانے والے دونوں کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ چیزیں بذات خود موثر نہیں ہوتی ہیں بلکہ اللہ تعالی کی قدرت سے

Www.IslamicBooks.Website

ہوتی ہیں - اس کی کیفیت یہ ہے کہ جو کچھ پڑھنا ہے اسے پہلے پڑھ لیا جائے پھر مریض پر پھونکا جائے یا پانی پر پھونکا جائے اور وہ پانی مریض کو پلا دیا جائے ، جیسے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان سے مٹی لی - اس کو ایک پیالے میں کیا - پانی کے ذریعہ اس پر پھونکا اور پانی کو اس پر انڈیل دیا (ابوداؤد)

دوم : جھاڑ پھونک کی دوسری قسم وہ ہے جس میں شرک پایا جائے ، اس طرح کے جھاڑ پھونک میں غیر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے ، غیر اللہ سے دعا کی جاتی ہے ، غیر اللہ کی دہائی دی جاتی ہے ، غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے ، اس سے پناہ مانگی جاتی ہے ، جیسے جن ، یا فرشتے یا انبیا یا صالحین کے ناموں کو پڑھ کر پھونکنا -

اس میں کھلے طور پر غیر اللہ کو پکارا جاتا ہے ، جو شرک اکبر ہے یا پھر وہ عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں ہوتا ہے یا اس کے معنی و مفہوم واضح نہیں ہوتے ہیں ، ایسی صورت میں پورا اندیشہ رہتا ہے کہ اس میں شرکیہ وکفریہ کلمات ہوں اور پڑھنے والے کو اس کا علم نہ ہو لہذا اس طرح کے تمام جھاڑ پھونک ممنوع و ناجائز ہیں۔

۲ - تعویذ وگنڈہ تعویذ وگنڈوں سے مراد وہ تعویذ ہے جو بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے ان کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں اور کبھی کبھی مرد و عورت دونوں کے بڑے بوڑھوں پر بھی لٹکائے جاتے ہیں -

Www.IslamicBooks.Website

تعویذ کی دو قسمیں ہیں -

پہلی قسم - وہ تعویذ جو قرآن میں سے تیار کیے گئے ہوں یا تو ان میں قرآن کی آیتیں لکھی گئی ہوں - یا اللہ تعالی کے اسمأ وصفات لکھے گئے ہوں اور شفا حاصل کرنے کے لیے وہ مریض کے بدن کے کسی حصہ میں باندھے جاتے ہوں یا اس کے گلے میں لٹکائے جاتے ہوں ، اس طرح کی تعویذ لٹکانے کے سلسلہ میں علماءٔ کا اختلاف ہے اور اس بارے میں ان کی دو رائے یا دو اقوال سامنے آئے ہیں -

قول اول - جائز ہے ، یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کا قول ہے ، حضرت عائشہؓ سے روایت کردہ حدیث کا بھی ظاہری معنی اسی پر دلالت کرتا ہے - حضرت ابوجعفر الباقر ، احمد بن حنبلؒ نے بھی اس کی تائید کی ہے اور اس سے منع والی حدیث کو شرکیہ تعویذ پر محمول کیا ہے -

قول ثانی - عدم جواز کا ہے یہ حضرت ابن مسعودؓ ، ابن عباسؓ ، حذیفہ ، عقبہ بن عامر ، ابن عکیم وغیرہم کا قول ہے ، بعض تابعین کا بھی یہی کہنا ہے ، ان میں سے اصحاب ابن مسعود اور ایک روایت کے مطابق احمد بھی شامل ہیں ، متاخرین نے پورے جزم کے ساتھ عدم جواز کا فتوی دیا ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کو دلیل بنایا ہے - حدیث شریف ہے :

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: أن فی — میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ

Www.IslamicBooks.Website

الرقى والتمائم والتولة شرك. (أحمد، أبوداود) — پھونک، تعویذ گنڈے اور جنتر منتر میں شرک ہے

تولہ (جادوئی منتر اور جڑی بوٹی) یہ ایک خاص جادوئی نسخہ ہے، جسے بعض لوگ اس خیال سے بناتے ہیں کہ یہ بیوی کو شوہر کی پیاری اور شوہر کو بیوی کا پیارا بناتا ہے۔

تین وجوہات کی بنا پر دوسرا قول ہی صحیح ہے۔

اول۔ ہر طرح کی تعویذ سے عمومی طور پر روکا گیا ہے، اور اس عموم کو خاص کرنے والی کوئی چیز موجود نہیں۔

دوم۔ اس کے ذریعہ فتنہ وفساد کا راستہ ہی روک دیا جاتا ہے، اس لیے کہ اس کے جواز کے بعد لوگ وہ چیزیں استعمال کرنے لگیں گے جو ہمارے یہاں مباح نہیں۔

سوم۔ جب قرآنی آیتوں سے تیار کردہ تعویذ لٹکایا جاتا ہے تو لٹکانے والے سے اس کی بے حرمتی ہو ہی جاتی ہے مثلاًبیت الخلا یا استنجا کے وقت اسے اپنے پاس سے الگ نہیں کرپاتا۔ (فتح المجید ۱۳۶)

دوسری قسم: اس میں قرآن مجید کے علاوہ دوسری تمام لٹکانے والی چیزیں آجاتی ہیں، جیسے ٹھیکرے، ہڈیاں، سیپ، دھاگے، جوتیاں، کیلیں، شیاطین وجن کے نام اور طلاسم وغیرہ۔ تعویذوں کی یہ قسم سراسر حرام ہے، اس میں کھلا شرک ہے، اس لیے کہ اس طرح کی چیزوں میں اللہ تعالی اور

Www.IslamicBooks.Website

اس کے اسما وصفات اور قرآنی آیات کے بجائے دیگر چیزوں کے نام پر لٹکائے جاتے ہیں -

جب کہ ایک حدیث شریف کے الفاظ میں :

من تعلق شيئا وكل إليه. جو شخص کسی چیز کو لٹکاتا ہے وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے (أحمد، أبوداود)

یعنی اللہ تعالی اس کو اسی چیز کے سپرد کردیتا ہے اور اگر کوئی اللہ تعالی سے لو لگائے رہتا ہے ، اس کی پناہ چاہتا ہے اور اپنے معاملات بھی اس کے سپرد کر دیتا ہے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالی خود کافی ہوجاتا ہے ، اس کے ہر دور کو قریب کردیتا ہے اور ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے اور جو اس کے علاوہ دیگر مخلوقات تعویذوں و دواؤں اور مقابر ومزارات کا سہارا لیتے ہیں تو اللہ تعالی انہیں انہی کے سپرد کردیتے ہیں جو اسے نفع نہیں پہونچا سکتے ہیں ، اس کی وجہ سے اس کا عقیدہ بھی جاتا ہے اور اللہ سے اس کے تعلقات ختم ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالی بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں -

لہذا ایک مسلمان کو سب سے پہلے اپنے عقیدہ کی حفاظت کرنی چاہیے- اور کوئی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے جس سے اسکا عقیدہ بگڑتا ہو یا اس میں انحراف پیدا ہوتا ہو - لہذا ناجائز دوائیں استعمال نہ کریں ، نجومیوں ، کاہنوں اور شعبدہ بازوں کے پاس ہرگز ہرگز نہ جائیں ، اسلئے کہ یہ لوگ آدمی کو اچھا کرنے کے بجائے اسکے دل کو اور بیمار کردیتے ہیں اور اس کے عقیدہ کو بگاڑ دیتے ہیں - لیکن جو اللہ

Www.IslamicBooks.Website

تعالی پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

اس طرح کی تعویذیں بعض حضرات خود اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں جب کہ انہیں جسمانی طور پر کوئی مرض نہیں ہوتا بلکہ یہ خیالی و وہمی مریض ہوتے ہیں، جیسے نظر بد، حسد سے خوف وغیرہ، کچھ لوگ تو اپنی گاڑی، جانور، گھر کے دروازہ، دوکان پر تعویذ لٹکاتے ہیں۔ یہ سب عقیدہ کی کمزوری ہے، اللہ تعالی پر توکل کی کمزوری ہے اور عقیدہ واعتقاد میں کمزوری پیدا ہوجانا ہی دراصل سب سے بڑی بیماری ہے جسکا فوری علاج از حد ضروری ہے جو توحید کی معرفت اور عقیدہ صحیحہ کے علم ہی سے ہوسکتا ہے۔

الفصل الحادي عشر

في بيان حكم الحلف بغير الله والتوسل والاستغاثة والاستعانة بالمخلوق

فصل یازدہم

غیر اللہ کی قسم، مخلوق کا وسیلہ اور مخلوق کی دہائی کے احکام کا بیان

غیر اللہ کی قسم: قسم کو عربی میں "حلف" کہا جاتا ہے، اس سے مراد ہے کسی حکم وفیصلہ کو موکد کرنے کے لیے خصوصی طور پر کسی بڑے اور عظیم شخص یا چیز کا نام لینا، چونکہ غایت درجہ کی تعظیم کا مستحق صرف اللہ ہے، اس لیے اس کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم کھانا یا قسم کے وقت نام لینا جائز نہیں ہے۔

علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ صرف اللہ تعالی اور اس کے اسما

Www.IslamicBooks.Website

وصفات کی ہی قسم کھائی جا سکتی ہے ، اسی طرح اس بات پر بھی اجماع ہے کہ غیر اللہ کی قسم کسی حال میں جائز نہیں اس لیے کہ یہ کھلا ہوا شرک ہے ، اس سلسلہ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت بہت ہی واضح ہے ، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك. (الترمذی والحاکم)

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا -

یہ شرک اصغر ہے لیکن اگر جس کی قسم کھائی جائے وہ قسم کھانے والے کے نزدیک بہت ہی معزز ہستی ہو اور اس کے نزدیک اس کی عبادت جائز ہو تو اس کی قسم کھانا شرک اکبر ہے ، جیسا کہ آج ہمارے قبر پرستوں کا حال ہے ، یہ لوگ صاحب قبر سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اتنا اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے اور اس کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی نہیں کرتے ، لہذا ان میں سے کسی کو اگر کسی ولی کی قسم کھانے کو کہا جائے تو اس کی قسم نہیں کھاتے ہیں جب تک وہ اپنی قسم میں سچا نہ ہو اور اگر اللہ تعالی کی قسم کھانے کو کہا جائے تو کھالیتا ہے اگرچہ وہ جھوٹا ہو - دراصل قسم میں جس کی قسم کھائی جاتی ہے اسکی بے حد تعظیم و تکریم ہوتی ہے اور اس طرح کی تعظیم و تکریم صرف اللہ تعالی ہی کو زیب دیتا ہے- اللہ تعالی کی قسم کھانے میں بھی بہت زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور ہر جگہ اور ہر موقع پر اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے- اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ   اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ

Www.IslamicBooks.Website

خَـــلَّافٍ مَّهِيْـــنٍ. (القلـــم: ١٠)

آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل او قات ہے

نیز فرمایا :

وَاحْفَظُـــوْٓا اَيْمَـــانَكُمْ. (المائدة: ٨٩)

(اور تم کو) چاہیے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو

یعنی بوقت ضرورت اور سچائی و نیکی کے معاملہ ہی میں قسم کھاؤ ، اس لیے کہ بہت زیادہ قسم کھانا اور جھوٹی قسم کھانا اللہ تعالی کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے جو کمال توحید کے سراسر خلاف ہے ، ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ثلاثـــة لا يكلمهـــم الله ولا يزكيهـــم ولهـــم عـذابٌ أليـمٌ.

تین شخص سے اللہ تعالی بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک وصاف کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا ۔

اسی حدیث میں آگے یوں آیا ہے

ورجـــل جعـــل الله بضاعتـــه لا يشـــتري الا بيمينـــه لا يبيـــع الا بيمينـــه. (الطـــبراني)

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالی کو اپنا سامان بنالیا ، لہذا وہ جب کچھ بیچتا ہے تو اس کی قسم کھا کر اور خرید تا ہے تو اس کی قسم کھاکر

Www.IslamicBooks.Website

زیادہ قسم کھانے کی جو وعید آئی اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ زیادہ قسم کھانا حرام ہے - تاکہ اللہ تعالی کی ذات گرامی اور اسما و صفات مقدسہ کی تعظیم و تکریم مخدوش نہ ہو -

اسی طرح اللہ کی جھوٹی قسم کھانا بھی حرام ہے ، اسے یمین غموس بھی کہا گیا ہے ، اللہ تعالی نے منافقوں کے وصف میں فرمایا کہ یہ لوگ حقیقت حال سے واقف ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کھاتے ہیں -

خلاصہ کلام

١ - غیر اللہ جیسے امانت ، کعبہ مشرفہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا حرام ہے اور شرک بھی -

٢ - جان بوجھ کر اللہ تعالی کی جھوٹی قسم کھانا بھی حرام ہے ، (اسے یمین غموس کہا جاتا ہے)

٣ - اللہ تعالی کی بکثرت قسم کھانا حرام ہے چاہے وہ اپنی قسم میں سچا کیوں نہ ہو اس لیے کہ بلا ضرورت قسم کھانا اللہ تعالی کے ساتھ مذاق کرنا ہے -

٤ - ضرورت کے وقت سچائی کے موقع پر اللہ تعالی کی قسم کھانا جائز ہے -

اللہ کے تقرب کے لیے مخلوق کا توسل

توسل کے معنی کسی چیز سے قریب ہونے اور پہونچنے کے ہیں اور وسیلہ قربت کو کہتے ہیں ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

Www.IslamicBooks.Website

وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ. اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو۔ (المائدة: ۳۵)

یعنی اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کر کے اس سے قریب ہونا۔

وسیلہ کی دو قسمیں ہیں

قسم اول - مشروع وسیلہ ، اس کے بھی چند اقسام ہیں :-

الف - اللہ تعالی کے اسما وصفات کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا - جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے - ارشاد باری تعالی ہے :

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (الأعراف: ۱۸۰)

اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو ، وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے

ب - سابقہ ایمان اور ان اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنا جنہیں متوسل بجا لاچکا ہے - اہل ایمان کے بارے میں اللہ تعالی نے ہمیں یہ خبر دی ہے -

ارشاد باری تعالی ہے :

Www.IslamicBooks.Website

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. (آل عمران:۱۹۳)

اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے، اے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔

اور جیسا کہ ان تین اشخاص کے متعلق حدیث میں آیا ہے جن پر چٹان کھسک آئی تھی اور ان کے غار کا دروازہ بند ہوگیا تھا، جس سے وہ نکل نہیں پا رہے تھے، لہذا انہوں نے نیک اعمال کا توسل اختیار کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالی نے ان سے چٹان کو کھسکا دیا اور وہ چلتے ہوئے نکل آئے۔

ج - اللہ تعالی کا توسل بذریعہ توحید جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کیا تھا۔ ارشاد باری ہے:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ. (الأنبياء:۸۷)

آخر اندھیرے میں (اللہ کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔

د - اللہ تعالی کا توسل اپنی کمزوری و ناتوانی، ضرورت و فقر کے اظہار کے ذریعہ

Www.IslamicBooks.Website

جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا تھا - آیت کریمہ ہے :

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. (الأنبياء:٨٣) مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

ھ - اللہ تعالیٰ کا توسل وتقرب زندہ بزرگوں اور صالحین کی دعاؤں کے ذریعہ جیسا کہ صحابہ کرام کیا کرتے تھے کہ جب خشک سالی آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم مکرم حضرت عباسؓ سے دعا کی درخواست کرتے تھے اور آپ ان کے لیے دعا کرتے تھے - (بخاری)

و - اللہ تعالیٰ کا توسل اپنے گناہوں کے اعتراف کے ذریعہ - ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ. (القصص:١٦) بولے کہ اے پروردگار ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے

قسم ثانی : غیر مشروع وسیلہ مذکورہ بالا جائز توسل کے علاوہ توسل کے لیے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ ناجائز ہوگا ، جیسے مردوں سے دعا اور سفارش کا توسل ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ عالیہ کے ذریعہ توسل - وغیرہ - ناجائز توسل کی بھی متعدد قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں -

مردوں سے دعا مانگنا جائز نہیں

اس لیے کہ مردہ دعا پر قدرت نہیں رکھتا ہے جیسا کہ وہ زندگی میں رکھتا تھا - لہذا مردوں سے سفارش طلب کرنا بھی جائز نہیں ہے ، اس لیے کہ

Www.IslamicBooks.Website

حضرت عمر بن الخطابؓ ، حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ خشک سالی کے موقعوں پر استسقاء کے توسل اور سفارش کے لیے انہی حضرات کے پاس گئے جو اس وقت زندہ موجود تھے جیسے حضرت عباسؓ ، حضرت یزید بن الاسود وغیرھما ، لیکن صحابہ کرامؓ نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و سلم سے روضہ اطہر کے پاس یا روضہ اطہر کے باہر ، استسقاء کی درخواست نہیں کی ، بلکہ دوسری زندہ ہستی کو پکڑا ، جیسے حضرت عباسؓ و یزیدؓ وغیرہما ایسے ہی ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے یہ دعا فرمائی تھی۔

اے اللہ ! ہم پہلے اپنے نبی کے ذریعہ تیری قربت چاہتے تھے ، تو ہمیں پلاتا تھا ، اب ہم اپنے نبی کے چچا کے توسل سے اس کی درخواست کرتے ہیں لہذا ہمیں پلا ۔

یہاں پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی جگہ پر حضرت عباسؓ کا توسل اختیار کیا ، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا توسل جائز نہیں تھا ۔

صحابہ کرامؓ ایسا بھی کرسکتے تھے کہ آپؐ کے روضہ اطہر کے پاس آتے اور آپؐ کے توسل سے اللہ تعالی سے جو طلب کرنا ہوتا کرتے ، لیکن چونکہ یہ جائز نہیں تھا اس لیے صحابہ کرامؓ نے ایسا نہیں کیا ۔

لہذا جب صحابہ کرامؓ نے ایسا نہیں کیا تو اس سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ مردوں کا توسل اختیار کرنا صحیح نہیں ہے ، نہ تو ان کی دعا کے ذریعہ اور نہ ہی

Www.IslamicBooks.Website

ان کی سفارش کے ذریعہ ۔ اگر توسل وسفارش اور دعا کے معاملہ میں مردہ وزندہ برابر ہوتے تو صحابہ کرامؓ کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپ کے عم مکرم حضرت عباسؓ کو نہیں پکڑتے ، جو بہر حال آپؐ کے رتبہ بلند کو نہیں پہونچ سکتے تھے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے کے مقام ومنصب کے ذریعہ توسل جائز نہیں

اس سلسلہ کی جو یہ حدیث بیان کی جاتی ہے :

إذا سألتم الله فأسئلوه بجاهي، فان جاهي عند الله عظيم.

جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگو تو میرے جاہ وعزت کے وسیلہ سے مانگو ، اس لئے کہ میری جاہ ومنزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ ہے ۔

یہ حدیث سراسر موضوع وجھوٹی ہے ، معتبر کتب حدیث میں نہیں ملتی اور نہ ہی کسی محدث وعالم دین نے اس کو حدیث کہا ہے ، لہذا اس کی بنیاد پر کوئی عمل کرنا جائز نہیں ہے ۔ اس لیے کہ عبادات کے اثبات کے لیے قرآن وحدیث میں سے صریح دلیل کی ضرورت ہے ۔

Www.IslamicBooks.Website

مخلوق میں سے کسی کی ذات کا توسل جائز نہیں

اس لیے کہ یہ کھلا ہوا شرک ہے ، اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لیے جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے کسی بندہ کا وسیلہ پکڑنا صحیح نہیں ہے -

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے سوال کو دعا کی قبولیت کا سبب نہیں بنایا ہے اور نہ ہی اپنے بندے کے لیے اس کو جائز قرار دیا ہے -

مخلوق کے حق کے ذریعہ توسل دو وجہوں سے جائز نہیں

اول - اللہ تعالیٰ پر کسی کا کوئی حق نہیں ، بلکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے شمار فضل واحسان ہے - ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ. (الروم:٤٧) اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی

اطاعت گزار کو جو جزا ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام سے ملتا ہے - یہاں بدلہ وعوض کا معاملہ نہیں ہوتا جیسے کہ مخلوق کے مابین عام طور سے ہوتا ہے -

دوم - اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مخلوق کو فضل وانعام کا جو حق پہونچتا ہے یہ خصوصی حق ہے ، غیر کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لہذا اگر کوئی غیر مستحق شخص ، مستحق شخص کے توسل سے یہ حق حاصل کرنا چاہے تو یہ ایک بیرونی معاملہ سے توسل چاہنے والا ہوگا اور یہ عمل اس کو کچھ فائدہ پہونچانے والا نہیں ہوگا - جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس کے الفاظ یہ ہیں -

Www.IslamicBooks.Website

"میں سائلین کے حق کے ذریعہ سوال کرتا ہوں"

تو یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے، یہ سب کے نزدیک ضعیف ہے جیسا کہ بعض محدثین نے فرمایا: جس حدیث کا درجہ یہ ہو اس کو عقیدہ جیسے اہم معاملہ میں دلیل بنانا صحیح نہیں ہے، پھر اس میں کسی خاص شخص کے حق کا تذکرہ نہیں ہے، بلکہ عام طور پر سائلین کے حق کا واسطہ دیا گیا ہے اور سائلین کا حق ہے کہ ان کی مرادیں پوری ہوں، جیسے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

پھر یہ ایسا حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود سے اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے کسی دوسرے نے اس پر واجب قرار نہیں دیا - لہذا اس سے توسل حاصل کرنا خود اللہ تعالیٰ کے سچے وعدہ کے ذریعہ توسل حاصل کرنا ہے نہ کہ کسی مخلوق کے حق کے ذریعہ -

مخلوق کو پکارنے اور اس سے مدد چاہنے کا حکم

"استعانت" کہتے ہیں مدد چاہنے اور کسی معاملہ میں کسی سے تائید وتقویت حاصل کرنے کو،

"استغاثہ" کہتے ہیں، کسی پریشانی وشدت کو دور کرنے کی درخواست کرنے کو - لہذا مخلوق سے استعانت واستغاثہ کی دو قسمیں ہیں -

اول - جتنا مخلوق کے بس میں ہے اتنا ہی اس سے طلب کرنا جائز ہے -

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Www.IslamicBooks.Website

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. (المائدة:٢)

اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی فرمایا:

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ (القصص:١٥)

تو جو شخص ان کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰ سے مدد طلب کی۔

جنگ وغیرہ کے موقعوں پر بھی ایک شخص اپنے انصار واعوان کو اس طرح کے تعاون ومدد کے لیے پکارتا ہے۔

دوم ۔ جو مخلوق کے بس میں نہ ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی اس پر قدرت رکھتا ہو اس کو مخلوق سے مانگنا، جیسے مردوں سے استغاثہ کرنا یا مدد مانگنا یا زندوں سے ایسی چیزیں طلب کرنا جس پر صرف اللہ تعالیٰ ہی قادر ہے، جیسے مریضوں کی شفایابی، مصائب کا ازالہ، تکلیف دور کرنا، اس طرح سے مخلوق سے کچھ مانگنا جائز نہیں، یہ شرک اکبر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک منافق مسلمانوں کو خوب پریشان کیا کرتا تھا منافق کی شرارت دیکھ کر ایک مسلمان نے کہا چلو اس منافق کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کریں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إنه لایستغاث بی وانما

مجھ سے مدد طلب نہیں کی جاتی بلکہ

Www.IslamicBooks.Website

یستغاث با للہ. (الطبرانی) اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کو ناپسند فرمایا جب کہ آپؐ اس پر قادر تھے لیکن توحید خالص کی حفاظت اور شرک کی راہوں کو بند کرنے کے لیے اور اپنے رب کے سامنے تواضع وانکساری اور اپنی امت کو اقوال وافعال میں وسائل شرک سے بچانے کے لیے ایسا فرمایا۔

اپنی زندگی میں اس پر قدرت رکھنے کے باوجود جب آپؐ نے ایسا فرمایا تو پھر آپؐ کے وصال کے بعد اس کی جراءت کیسے کی جا سکتی ہے اور آپؐ سے وہ چیزیں بھی کیسے طلب کی جا سکتی ہیں جن پر آپؐ قادر نہیں ہیں۔ پھر جب یہ چیزیں آپؐ کے ساتھ جائز نہیں تو کسی ولی یا بزرگ یا غیر کے ساتھ کیسے جائز ہو سکتی ہیں؟

Www.IslamicBooks.Website

تیسرا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، اہل بیت اور صحابہ کرام کے متعلق وجوبی اعتقاد کا بیان

اس باب میں حسب ذیل فصلیں ہوں گی۔

فصل اول : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا وجوب اور آپ کی تعریف میں افراط وتفریط سے ممانعت اور آپ کی قدر ومنزلت کا بیان

فصل دوم : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کے وجوب کا بیان۔

فصل سوم : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی مشروعیت کا بیان

فصل چہارم : اہل بیت کی فضیلت اور حق تلفی وغلو کے

Www.IslamicBooks.Website

بغیر ان کے ساتھ سلوک کا بیان

فصل پنجم : صحابہ کرام کی فضیلت ، ان کے بارے میں ضروری اعتقاد اور ان کے آپسی اختلافات کے سلسلے میں مذہب اہل سنت وجماعت کا موقف

فصل ششم : صحابہ کرام اور ائمہ عظام کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

Www.IslamicBooks.Website

فصل اول
الفصــل الأول

في وجوب محبة الرسول وتعظيمه والنهى عن الغلو والاطراء فى مدحه وبيان منزلته

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا وجوب ، آپؐ کی تعریف میں افراط وتفریط سے ممانعت اور آپؐ کی قدرو منزلت کا بیان -

وجوب محبته وتعظيمه

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا وجوب

بندہ پر سب سے پہلے اللہ تعالی کی محبت ضروری ہے - یہ عبادت کی سب سے بڑی قسم ہے - اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرة:١٦٥)

لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی کے سب سے زیادہ دوست دار ہیں -

اس لیے کہ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کا منعم حقیقی ہے جس نے سارے ظاہری وباطنی نعمتوں سے بندوں کو نوازا ہے ، پھر اللہ تعالی سے محبت کے بعد

Www.IslamicBooks.Website

اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت واجب ہے ، اس لیے کہ آپؐ نے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی دعوت دی ، اس کی معرفت سے ہمکنار کیا ، اس کی شریعت کو پہونچایا اور اس کے احکامات کو بیان فرمایا ہے ، آج مسلمانوں کو جو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہے وہ اسی رسول رحمت کی بدولت حاصل ہے ، کوئی بھی شخص آپؐ کی اطاعت اور اتباع کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا ، ایک حدیث کے الفاظ ہیں :

ثلاث من كنّ فيه وجد حلاوة الإيمان، أن يكون الله ورسوله أحبّ إليه ممّا سواهما، وأن يحب المرء لايحبّه إلاّ لله، وأن يكره أن يعود في الكفر بعد أن أنقذه الله منه، كما يكره أن يقذف في النار. (متفق عليه)

جس کے اندر تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا - وہ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور کسی شخص سے محبت کرتا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہو اور کفر کی طرف لوٹنا اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نکالا ہے ایسا ہی ناپسند کرتا ہو جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور اس کے ساتھ لازم ہے اور رتبہ کے اعتبار سے دوسرے

Www.IslamicBooks.Website

درجہ پر ہے -

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اللہ تعالی کے علاوہ دیگر تمام محبوب چیزوں سے آپؐ کی محبت کو مقدم رکھنے سے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

لا یؤمن أحدكم حتى أكون أحبّ إليه من ولده ووالده والنّاس أجمعين.

(متفق عليه)

تم میں سے کوئی اس وقت تک پکا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے لڑکے اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں -

بلکہ ایک حدیث میں تو آیا ہے کہ "ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس سے زیادہ محبوب رکھے"

أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: يارسول الله! لأنت أحبّ إلىّ من كل شيء إلاّ من نفسي: فقال والذى نفسي بيده حتى أكون أحبّ إليك من

حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ! آپؐ میرے نزدیک دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہیں مگر میرے نفس سے ، آپؐ نے فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نفس سے زیادہ تمہارا محبوب نہ بن

Www.IslamicBooks.Website

نفسك فقال له عمر: فانك الآن أحب إلیّ من نفسی فقال: الآن یا عمر. (البخاری)	جاؤں بات نہیں بنے گی ، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا : اس وقت آپ میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں ، آپؐ نے فرمایا : اس وقت اے عمر

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے علاوہ دنیا کی ہر چیز کی محبت پر مقدم ہے ، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع اور اس کو لازم ہے ، اس لیے یہ محبت بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اسی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت مومن کے دل میں جتنی بڑھے گی اتنی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھے گی اور اللہ تعالیٰ کی محبت اگر گھٹے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی گھٹے گی اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت رکھے گا ۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی تعظیم وتوقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور انہی کی اتباع کریں ان کے قول کو ہر ایک کے قول سے مقدم رکھیں اور ان کی سنت کی بہت زیادہ تعظیم کریں۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں : انسان سے محبت اور اس کی تعظیم اگر اللہ سے محبت اور اس کی تعظیم کے تابع ہے تو وہ جائز ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Www.IslamicBooks.Website

وسلم سے محبت اور آپؐ کی تعظیم ، آپ کی یہ محبت و تعظیم دراصل آپ کو رسول بنا کر بھیجنے والے سے محبت اور اس کی تعظیم کی تکمیل ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آپ سے محبت اس لیے کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے اور آپؐ کی تعظیم و تکریم اس لیے کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کرتی ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا ایک جزو ہے یا اللہ تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ ہے -

میرے بیان کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں اتنی محبت و رعب ڈال دیا تھا کہ خود بخود لوگ آپ سے محبت کرتے اور ہیبت کھاتے تھے - یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی انسان کسی انسان کے لیے اتنا محبوب ، موقر و بارعب نہیں ہے جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے نزدیک محبوب و موقر و بارعب تھے ، حضرت عمرو بن العاصؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد کہا تھا کہ قبول اسلام سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مبغوض شخص میرے نزدیک کوئی نہیں تھا ، لیکن اب قبول اسلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوب ترین اور موقر ترین شخص میرے نزدیک کوئی نہیں ، اگر مجھ سے آپؐ کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں کچھ نہیں بول سکتا اس لیے کہ آپؐ کی توقیر واجلال میں کبھی آپؐ کو جی بھر کے نہیں دیکھ سکا -

حضرت عروہ بن مسعودؓ نے قریش سے کہا تھا ، اے لوگو ! اللہ کی قسم

Www.IslamicBooks.Website

میں قیصر وکسریٰ اور دیگر شاہان ممالک کے دربار میں گیا ہوں لیکن کسی کو بھی ایسا نہیں پایا کہ اس کے احباب واصحاب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب واصحاب ان کی کرتے ہیں ، اللہ کی قسم ان کی تعظیم وتکریم اور اجلال ورعب میں ان سے نظر نہیں ملاتے ، جب وہ تھوکتے ہیں تو کسی صحابی کی ہتھیلی ہی میں پڑتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور سینے پر مل لیتے ہیں اور آپؐ جب وضو کرتے ہیں تو وہ وضو کے پانی کے لیے آپس میں لڑ پڑتے ہیں ۔ (جلاء الافہام ۱۲۰ -۱۲۱)

النهى عن الغلو والاطراء في مدحه

۲ - آپؐ کی تعریف میں افراط وتفریط سے ممانعت

'غلو' کہتے ہیں حد پار کرجانے کو ، کوئی شخص جب قدر واندازہ میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اسکے لیے غلو کا لفظ استعمال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَاتَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ. اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو۔ (النساء: ۱۷۱)

اور "اطراء" کہتے ہیں کسی کی تعریف میں حد سے آگے بڑھ جانے کو اور اس میں جھوٹ ملانے کو ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی قدرو منزلت کی تعیین میں حد سے تجاوز ہوجائے ، بایں طور پر کہ آپ کو عبدیت ورسالت کے رتبہ سے آگے بڑھا دیا جائے اور کچھ الٰہی

Www.IslamicBooks.Website

خصائص وصفات آپ کی طرف منسوب کر دئیے جائیں ، مثلا آپؐ کو پکارا جائے ، آپؐ کو مدد کے لیے کہا جائے ، آپؐ سے استغاثہ کیا جائے اور اللہ تعالی کے بجائے آپؐ کی قسم کھائی جائے -

اسی طرح آپؐ کے حق میں مبالغہ سے مراد یہ ہے کہ آپؐ کی مدح وتوصیف میں اضافہ کردیا جائے ، اس چیز سے آپؐ نے خود روک دیا تھا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لاتطرونی کما أطرت النصاری ابن مریم انما أنا عبد، فقولوا عبدا لله ورسوله. (متفق علیه)

"میری حد سے زیادہ تعریف نہ کیا کرو جیسا کہ نصاری نے ابن مریم کے بارے میں کہا بے شک میں ایک بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو

یعنی باطل اوصاف سے میری تعریف نہ کرنا اور میری تعریف میں غلو نہ کرنا ، جیسا کہ نصاری نے عیسٰی علیہ السلام کی تعریف میں کیا ہے کہ ان کو الوہیت کے درجہ میں پہونچا دیا دیکھو تم میری اس طرح تعریف کرو جس طرح کہ میرے رب نے میری تعریف کی ہے ، لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول کہا کرو ، یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی نے جب آپؐ سے کہا کہ آپؐ ہمارے سید ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سید تو اللہ تعالی ہے - اور جب اس نے کہا کہ ہم میں سے افضل اور باعتبار طاقت وقوت سب سے بڑے ہیں تو

Www.IslamicBooks.Website

آپؐ نے فرمایا : اس طرح کی تعریف میں کوئی حرج نہیں ، جو چاہو کہو لیکن دیکھو ! اس معاملہ میں شیطان تمہیں حد سے بہکا نہ دے (ابو داؤد)

اسی طرح کچھ لوگوں نے آپؐ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ! اے ہم میں کے سب سے بہتر اور ہم میں کے سب سے بہتر کے بیٹے اور ہمارے سردار وہمارے سردار کے بیٹے ! یہ سن کر آپؐ نے فرمایا :

یا ایها الناس قولوا بقولکم ولا یستهوینکم الشیطان، أنا محمد عبد الله ورسوله، ما أحبّ أن ترفعوني فوق منزلتي التي أنزلني الله عزّوجلّ. (أحمد والنسائی)

اے لوگو ! میرے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ سکتے ہو لیکن دیکھو شیطان تمہیں بہکا نہ دے ، میں محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں ، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اپنی اس قدر و منزلت سے آگے بڑھا دو جس پر اللہ رب العزت نے مجھے رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے ، "ہمارے سردار" "ہم میں کے سب سے اچھے" "ہم میں کے سب سے افضل واعظم" جیسے الفاظ وتعریف کو ناپسند فرمایا ہے ، جب کہ واقع میں آپؐ علی الاطلاق تمام مخلوق میں سب سے افضل واشرف ہیں۔ لیکن آپ نے لوگوں کو ایسا کہنے سے صرف اس لیے روک دیا تھا کہ آپؐ کے بارے میں لوگ غلو ومبالغہ میں نہ پڑجائیں

Www.IslamicBooks.Website

اور توحید کی حفاظت ہوسکے - آپؐ نے اپنے آپ کو صرف دو صفتوں سے متصف کرنے کی ہدایت کی ہے ، جو دراصل بندہ کے لیے عبدیت کا سب سے بڑا رتبہ ہے اور جن میں غلو ومبالغہ نہیں ہے اور نہ ہی عقیدہ کے لیے کوئی خطرہ ، وہ دو صفتیں ہیں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اور اپنی اس قدرو منزلت سے جس میں رب العالمین نے آپؐ کو رکھا ہے اونچا کرنے کو ناپسند فرمایا ہے - آج بہت سے لوگ آپؐ کے اس فرمان کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں ، کھلے عام آپؐ کو پکارتے ہیں ، آپؐ سے استغاثہ کرتے ہیں ، آپؐ کی قسم کھاتے ہیں ، اور آپؐ سے وہ چیزیں مانگتے ہیں جو صرف اللہ تعالی ہی سے مانگی جاتی ہیں -

اس طرح کی مخالفتیں میلادوں ، نعتیہ کلاموں اور نظموں میں خوب خوب ہو رہی ہیں ، اس طرح کے لوگ اللہ تعالی کے حق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوئی تمیز نہیں کرتے -

علامہ ابن القیمؒ نے اس حقیقت کو اپنے ایک قصیدہ نونیہ میں یوں بیان کیا ہے -

اللہ تعالی کا ایک حق ہے جو دوسرے کا نہیں ہوسکتا اور اس کے بندہ کا ایک حق ہے ، یہ دو حق ہوئے ان دونوں حقوق کو بغیر تمیز وامتیاز کے ایک حق نہ بناؤ -

Www.IslamicBooks.Website

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کا بیان

اللہ تعالی نے آپؐ کی جیسی تعریف کی ہے اور آپؐ کو جس قدرو منزلت سے نوازا ہے اتنی تعریف کرنے اور اس رتبہ کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ، اللہ تعالی نے آپؐ کو بڑا رتبہ اور عالی مقام سے نوازا ہے ، آپؐ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں ، تمام مخلوقات میں آپؐ سب سے اچھے سب سے افضل ہیں ، آپؐ تمام انسان کے لیے رسول ہیں ، جن وانسان کے ہر فرد کے لیے آپؐ نبی ورسول بنا کر بھیجے گئے ہیں ، آپؐ رسولوں میں بھی سب سے افضل ہیں ، نبیوں کے خاتم ہیں ، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے ، آپؐ کے سینہ کو اللہ تعالی نے کھول دیا تھا ، آپؐ کے ذکر کو اللہ تعالی نے بلند فرمایا ہے ، اور آپؐ کے احکامات کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے ہر طرح کی ذلت ورسوائی ہے ، آپؐ مقام محمود کے مالک ہیں - اللہ تعالی نے آپؐ کے متعلق فرمایا :

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً. (الإسراء: ۷۹)	قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے -

مقام محمود سے مراد وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالی آپؐ کو قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کے لیے کھڑا کرے گا تاکہ انہیں ان کا رب اس موقع کی پریشانی وشدت سے آرام پہونچائے ، یہ بہت ہی خاص مقام ہے جو صرف آپؐ

Www.IslamicBooks.Website

ہی کو عطا ہوگا ، آپؐ کے علاوہ کسی نبی کو بھی یہ مقام عطا نہ ہوگا ، اس لیے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے اور اللہ کا سب سے زیادہ لحاظ کرنے والے ہیں ، اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کے سامنے آواز بلند کرنے سے لوگوں کو روک دیا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو آپؐ کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں ۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ، اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ

اے اہل ایمان ! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو ، (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو ، جو لوگ اللہ کے پیغمبر کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے ان کے دل تقوی کے لیے آزمائے ہیں ، ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے جو لوگ تم کو حجروں سے باہر آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر

Www.IslamicBooks.Website

لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (الحجرات: ۲-۵)

وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ آپؐ خود نکل کر انکے پاس آتے تو یہ انکے لیے بہتر تھا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے -

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں : یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و تعظیم اور اجلال واکرام کا معاملہ کرنے کے آداب سکھائے ہیں ، ان کو بتایا کہ آپؐ کے سامنے آپؐ سے زیادہ اپنی آواز کو بلند نہ کریں ، نام لے کر آپؐ کو کوئی شخص نہ پکارے ، جیساکہ عام لوگ پکارے جاتے ہیں ، لہذا "اے محمد" نہیں کہا جائے گا ، بلکہ نبوت ورسالت کے واسطہ سے آپؐ پکارے جائیں گے ، لہذا کہا جائے گا "اے اللہ کے رسول" "اے اللہ کے نبی" اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً. (النور: ٦٣)

مومنو ! پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

خود اللہ تعالی نے آپؐ کو "اے نبی ! اے رسول ! کے القاب سے پکارا ہے اور اللہ تعالی اور فرشتوں نے آپؐ پر درود وسلام بھیجے ہیں اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو آپؐ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود

Www.IslamicBooks.Website

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً. (الأحزاب. ٥٦)

بھیجتے ہیں - مومنو ! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کے لیے کوئی وقت یا کوئی کیفیت کتاب وسنت کی صحیح دلیل کے بغیر مخصوص نہیں کی جائے گی ، لہذا آج جو لوگ میلاد النبی کے جشن وجلوس کا اہتمام کرتے ہیں اور اس تاریخ کو آپ کی پیدائش کا دن سمجھتے ہیں ، یہ بہت ہی ناپسندیدہ بدعت ہے -

آپ کی تعظیم وتکریم کا تقاضا ہے کہ آپ کی سنت کی تعظیم وتکریم کی جائے اس پر عمل کے وجوب پر اعتقاد رکھا جائے ، اور یہ کہ سنت رسول قرآن مجید کے بعد تعظیم وعمل کے اعتبار سے پہلے درجہ پر ہے ، اس لیے کہ سنت بھی اللہ تعالی کی وحی ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى. (النجم: ٣-٤)

اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم الہی ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے

لہذا سنت میں شک پیدا کرنا ، اس کی شان کو کم کرنے کی کوشش کرنا حرام ہے ، اس کے متن وسند اور طرق کی تصحیح وتضعیف میں کلام ، معنی کی تعیین وتشریح بہت ہی احتیاط ، علم وتحفظ کے ساتھ کی جانی چاہیے ، آج بے شمار جہلاء خاص طور پر تعلیم کے ابتدائی مراحل کے نوجوان سنت رسول پر زبان درازی کرنے لگے ہیں ، احادیث کی تصحیح وتضعیف شروع کردی ہے اور صرف

Www.IslamicBooks.Website

مطالعہ کے بل بوتے پر راویوں پر جرح کرنے لگے ہیں، یہ خود ان کے لیے اور امت کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے، انہیں اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور اپنی حد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

فصل دوم

الفصل الثانی

في وجوب طاعته ﷺ والاقتداء به

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کے وجوب کا بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر حال میں واجب ہے، لہذا آپؐ کے احکامات کو بجا لانا اور آپؐ کے منہیات سے باز رہنا واجب ہے آپؐ کو اللہ کے رسول ماننے کا یہی تقاضا ہے، اللہ تعالی نے بہت ساری آیتوں میں آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، کبھی تو اللہ کی پیروی کے ضمن میں جیسے آیت کریمہ ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ. (النساء:٥٩)	مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو

اور کبھی انفرادی طور پر آپؐ کی پیروی کا حکم دیا ہے - ارشاد ربانی ہے -

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. (النساء:٨٠)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

Www.IslamicBooks.Website

اور ایک جگہ ارشاد ہے -

وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ. (النور:٥٦)

اور رسول اللہؐ کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے -

اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والوں کو وعیدیں سنائی گئی ہیں ، ارشاد باری تعالی ہے -

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْیُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. (النور:٦٣)

تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو -

یعنی ان کے دلوں میں کفر ونفاق اور بدعت کے فتنے پیدا ہوں گے یا پھر اس مادی دنیا ہی میں کوئی دردناک عذاب آگھیرے گا ، جیسے قتل یا حد یا حبس یا پھر اس کے علاوہ دیگر فوری سزائیں ، اللہ تعالی نے آپؐ کی اطاعت واتباع کو بندہ سے اپنی محبت اور اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنایا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ. (آل عمران:٣١)

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو ، اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا ،

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو ہدایت اور آپؐ کی نافرمانی کو گمراہی قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے ۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا.	اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے
(النور: ٥٤)	تو سیدھا راستہ پالو گے ۔

نیز فرمایا :

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ	پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں
فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ	تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں
اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ	کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے
مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ	زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ	کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے
لَايَهْدِى الْقَوْمَ	چلے ؟ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو
الظّٰلِمِيْنَ. (القصص: ٥٠)	ہدایت نہیں دیتا ۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی خبر دی ہے کہ آپؐ امت کے لیے بہترین نمونہ اور اسوۂ حسنہ ہیں ، ارشاد ہے ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ	تم کو اللہ کے پیغمبر کی پیروی (کرنی)
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	بہتر ہے ، (یعنی) اس شخص کو جسے
لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ	اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے
وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ	آنے) کی امید ہو ، اور وہ اللہ کا ذکر

Www.IslamicBooks.Website

كَثِيْراً. (الأحزاب: ٢١) کثرت سے کرتا ہو ،

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں : یہ آیت کریمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال ، افعال واحوال کو اسوہ بنانے کی سب سے بڑی دلیل ہے ، اسی لیے اللہ تعالی نے احزاب کے دن لوگوں کو یہ حکم دیا کہ صبرو استقامت ، جہاد ومجاہدہ ، اور رب العالمین کی طرف سے آسانی وکشادگی کے انتظار میں آپؐ کو اپنا اسوۂ حسنہ بنائیں اور قیامت تک کے لیے آپؐ ہی کی زندگی کو نمونہ بنائیں ، اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کا تذکرہ قرآن مجید کے اندر چالیس جگہوں پر کیا ہے ، لوگ آپؐ کی لائی ہوئی سنت وشریعت کی معرفت اور اس کی اتباع کے غذا وپانی سے بھی زیادہ محتاج ہیں - غذا وپانی نہ ملنے پر انسان دنیا میں مرجائے گا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی نہ ہونے پر دردناک عذاب اور دائمی بدبختی کا شکار ہوجائے گا - یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عبادات میں اپنی اقتداء وپیروی اور انہیں اسی ہیئت وکیفیت میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس ہیئت میں آپؐ ادا فرماتے تھے - ارشاد نبوی ہے -

صلوا كما رأيتموني أصلّي. (البخاری) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا :

خذوا عنّي مناسككم. (مسلم) مجھ سے اپنے حج کے مناسک لے لو

Www.IslamicBooks.Website

نیز فرمایا :

من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد. (متفق عليه)

جو شخص بھی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس پر ہمارا دین نہیں وہ عمل مردود ہے۔

نیز فرمایا :

من رغب عن سنّتي فليس منّي. (متفق عليه)

جو شخص ہماری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں

اس کے علاوہ ہزاروں نصوص ایسے ہیں جن میں آپ ﷺ کی اطاعت وپیروی پر ابھارا گیا ہے ، آپ ﷺ کی نافرمانی ومخالفت سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے -

فصل سوم

الفصل الثالث

في مشروعية الصلاة والسلام على الرسول

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی مشروعیت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ، آپ ﷺ کا امت پر ایسا حق ہے جسے خود اللہ تعالی نے مشروع فرمایا ہے -

ارشاد باری تعالی ہے :

Www.IslamicBooks.Website

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً. (الأحزاب: ٥٦)

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں ، مومنو ! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو

یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی کا اپنے نبی پر صلاۃ کا مطلب ہے تعریف اور فرشتوں کے صلاۃ کا مطلب ہے دعا اور لوگوں کے صلاۃ وسلام کا مطلب ہے استغفار - اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے اس کی بھی خبر دی کہ اس کے نبی ورسول کا اپنے قریبی فرشتوں میں کیا رتبہ ہے اور اللہ تعالی ان کے سامنے آپؐ کی تعریف فرماتے ہیں اور یہ کہ فرشتے آپؐ پر رحمت بھیجتے ہیں پھر اللہ تعالی نے دنیا والوں کو آپؐ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی دونوں کی تعریف آپ کے لیے جمع ہوجائے "سلموا تسلیما" کا مطلب ہے کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلامی سلام بھیجو ، لہذا کوئی جب آپ پر سلام بھیجنا چاہے تو صلاۃ وسلام دونوں بھیجے ان میں سے ایک پر اکتفا نہ کرے ، لہذا صرف "صلی اللہ علیہ" نہ کہے اور نہ ہی صرف "علیہ السلام" کہے اس لیے کہ اللہ تعالی ان دونوں کو ساتھ ساتھ بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ایسی جگہوں پر آیا ہے جس سے اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ یا تو آپؐ پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے یا سنت موکدہ -

علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں ایسی اکتالیس جگہوں کا

Www.IslamicBooks.Website

تذکرہ کیا ہے ، جہاں آپؐ پر درود وسلام بھیجنا ضروری ہے ، اس کی ابتدا پہلی ، اہم وموکد ترین جگہ یعنی تشہد کے آخری حصہ سے کی ہے - درود وسلام کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے - لیکن اس موقع پر اس کے وجوب کے بارے میں اختلاف ہے ، انہی جگہوں میں ایک آخری قنوت بھی ہےاور خطبوں میں خطبۂ جمعہ ، خطبۂ عیدین ، خطبۂ استسقا اور موذن کا جواب دینے کے بعد ، دعا کے وقت ، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتے وقت۔ پھر علامہ ابن قیمؒ نے آپؐ کا ذکر آتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے ثمرات بھی گنوائے ہیں اوراسکے چالیس فائدے گنوائے ہیں۔ انہی فائدوں میں سے کچھ یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ، اللہ تعالیٰ کی طرف درود بھیجنے والے کے لیے ایک درود پر دس رحمتیں ، دعا کے قبولیت کی امید جب دعا سے پہلے درود وسلام بھیجا جائے۔ پھر جب درود کے ساتھ وسیلہ کا سوال کیا جائے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کا سبب بنتا ہے ، یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے درود کا جواب دیے جانے کا بھی سبب ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل چہارم
الفصل الرابع

في فضل أهل البيت وما يجب لهم من غير جفاء ولا غلو

اہل بیت کی فضیلت اور حق تلفی و غلو کے بغیر ان کے ساتھ سلوک کا بیان

اہل بیت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ آل و اولاد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، ان میں حضرت علیؓ کی اولاد، حضرت جعفرؓ کی اولاد حضرت عقیلؓ کی اولاد، حضرت عباسؓ کی اولاد، بنو حارث بن عبدالمطلب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اور بنات طاہرات شامل ہیں ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. (الأحزاب:۳۳)	اے (پیغمبر کے) اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے ،

علامہ ابن کثیرؒ اس ضمن میں لکھتے ہیں قرآن مجید میں جو تدبر کرے گا اس کو کبھی بھی اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات بھی مذکورہ آیت کریمہ کے ضمن میں داخل ہیں ۔ اس لیے کہ سیاق کلام ان کے ساتھ ہے ، یہی وجہ ہے کہ اس کے فوراً بعد فرمایا :

Www.IslamicBooks.Website

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ. (الأحزاب: ٣٤)

اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) انکو یاد رکھو۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گھروں میں کتاب وسنت میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالی اپنے رسول پر نازل فرماتا ہے اس پر عمل کرو ، حضرت قتادہؓ اور دوسرے حضرات نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اس نعمت کو یاد کرو جو اور لوگوں کو چھوڑ کر تمہارے لیے خاص کی گئی ہے ، یعنی وحی تمہارے گھروں میں نازل ہوتی ہے ، حضرت عائشہ بنت الصدیقؓ تو اس نعمت سے مالا مال تھیں اور اس عمومی رحمت میں آپؓ کو خاص مقام عطا ہوا تھا ، اس لیے کہ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ کر کسی کے بستر پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے ، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا بعض علما کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی یہ خصوصیت اس لیے ہے کہ آپؐ نے ان کے سوا کسی بھی کنواری سے شادی نہیں کی ، اور آپؐ کے سوا ان کے بستر پر کوئی دوسرا مرد نہیں سویا ، (یعنی دوسرے سے شادی ہی نہیں کی)

لہذا مناسب تھا کہ اس خصوصیت ورتبہ عالیہ سے آپ نوازی جاتیں اور جب آپؐ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں تو آپؐ کے اقارب واعزا بدرجہ اولی اس میں داخل ہیں اور وہ اس نام کے زیادہ مستحق ہیں - (ابن کثیر)

لہذا اہل سنت وجماعت اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور عقیدت رکھتے

Www.IslamicBooks.Website

ہیں اور ان کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو اپنے سامنے رکھتے ہیں جسے آپؐ نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا تھا :

اذکرکم اللہ فی أھل بیتی. (مسلم)

میرے اہل بیت کے سلسلے میں تمہیں میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔

اہل سنت وجماعت ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اور آپؐ کی تعظیم و تکریم کی علامت ہے، اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ سنت کی اتباع پر قائم ہوں، جیسے کہ ان کے سلف صالح حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد ، حضرت علیؓ اور ان کی آل واولاد کا حال تھا اور ان میں سے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہوں اور دین پر قائم نہ ہوں، پھر ان سے عقیدت ودوستی جائز نہ ہوگی، چاہے اہل بیت میں سے ہوں۔

اہل بیت کے بارے میں اہل سنت وجماعت کا موقف بہت ہی اعتدال وانصاف پر مبنی ہے، اہل بیت میں سے جو دین وایمان پر قائم ہیں ان سے گہری محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور ان میں سے جو سنت کے مخالف اور دین سے منحرف ہوں ان سے دور رہتے ہیں ، چاہے وہ نسبی طور پر اہل بیت میں داخل کیوں نہ ہوں ، اس لیے کہ اہل بیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہونے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ اللہ تعالی کے دین پر قائم نہ ہوں۔

Www.IslamicBooks.Website

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ. (الشعراء: ٢١٤)

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا:

يا معشر قريش - أو كلمة نحوها - اشتروا أنفسكم لا أغنى عنكم من الله شيئا، يا عباس بن عبدالمطلب! لا أغني عنك من الله شيئا، يا صفية عمة رسول الله! لا أغنى عنك من الله شيئاً، ويا فاطمة بنت محمد! سليني من مالى ما شئت لا أغني عنك من الله شيئاً. (البخارى)

اے قریش (یا اس جیسا کوئی لفظ) اپنے آپ کو خرید لو، اللہ تعالی کے سامنے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا، اے صفیہ رسول اللہؐ کی پھوپھی! میں اللہ کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو لیکن اللہ کے سامنے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں۔

من بطأ عمله لم يسرع به

جس کا عمل سست ہو اس کا نسب

Www.IslamicBooks.Website

نسبه. (مسلم)　　　　　اسے تیز نہیں لے جائے گا

اہل سنت وجماعت رافضی شیعوں کے غلط عقیدہ سے پاک ہیں جو بعض اہل بیت کے سلسلے میں غلو سے کام لیتے ہوئے ان کی عصمت کا دعوی کرتے ہیں ، اسی طرح نواصب کے گمراہ کن طریقہ سے بھی پاک ہیں جو اصحاب استقامت اہل بیت سے بغض ودشمنی رکھتے ہیں ، انہیں لعن وطعن کرتے ہیں ، الحمد للہ اہل سنت وجماعت ان بدعتیوں اور خرافیوں کی گمراہی سے بھی پاک ہیں جو اہل بیت کو وسیلہ بناتے ہیں اور اللہ کے سوا ان کو ارباب حل وعقد مانتے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل سنت وجماعت اس بارے میں اور دیگر معاملات میں بھی منہج اعتدال اور صراط مستقیم پر قائم ہیں جن کے رویہ میں کوئی افراط وتفریط نہیں اور نہ ہی اہل بیت کے حق میں حق تلفی وغلو ہے ، خود معتدل ودین پر قائم اہل بیت اپنے لیے غلو پسند نہیں کرتے ہیں اور غلو کرنے والوں سے پناہ مانگتے ہیں ، خود حضرت علیؓ نے اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو آگ میں جلا دیا تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے ان کے قتل کو جائز قرار دیا ہے ۔ لیکن آگ کے بجائے تلوار سے قتل کے قائل ہیں ، حضرت علیؓ نے غلو کرنے والوں کے سردار عبداللہ بن سبا کو قتل کرنے کے لیے تلاش کروایا تھا لیکن وہ بھاگ گیا تھا اور کہیں چھپ گیا تھا ۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل پنجم
الفصـــل الخـــامس

في فضل الصحابة وما يجب إعتقاده فيهم ومذهب أهل السنة والجماعة فيما حدث بينهم

صحابہ کرام کی فضیلت۔ ان کے بارے میں ضروری اعتقاد اور ان کے آپسی اختلافات کے سلسلہ میں مذہب اہل سنت وجماعت کا موقف

ما المراد بالصحابة وما الذی یجب إعتقاده فیهم
صحابہ سے مراد کون لوگ ہیں اور ان کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے ؟

صحابہ صحابی کی جمع ہے ، اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس نے بحالت ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اسی ایمان کی حالت میں انتقال ہوا ہو ، ان کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہونا واجب ہے کہ وہ امت کے سب سے افضل ترین لوگ تھے ، ان کا زمانہ خیرالقرون کا تھا اور یہ شرف ان کو

Www.IslamicBooks.Website

اسلام کی طرف ان کی سبقت ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے ان کا انتخاب ، آپؐ کے ساتھ جہاد ، شریعت کے بار گراں کو اٹھانے اور بعد والوں تک پہونچانے کی وجہ سے حاصل ہے ، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان کی تعریف کی ہے ، آیت کریمہ ہے :

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (التوبة: ۱۰۰)

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیک کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی ، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ، (اور) ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے -

ایک اور جگہ ارشاد ہے -

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں

Www.IslamicBooks.Website

رُحَمَـــآءُ بَيْنَهُـــمْ	رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان
تَرٰهُـمْ رُكَّعًـا سُـجَّدًا	کو دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے
يَّبْتَغُـوْنَ فَضْـلًا مِّـنَ	ہوئے سر بسجود ہیں ، اور اللہ کا
اللّٰهِ وَرِضْوَانًـا سِيْمَاهُمْ	فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر
فِىْ وُجُـوْهِهِمْ مِّـنْ	رہے ہیں ، (کثرت) سجود کے اثر
اَثَـرِ السُّـجُوْدِ ذٰلِـكَ	سے ان کی پیشانیوں پر نشان
مَثَلُهُـمْ فِـى التَّـوْرٰةِ	پڑے ہوئے ہیں ، ان کے یہی
وَمَثَلُهُـمْ فِـى الْاِنْجِيْـلِ	اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں
كَـزَرْعٍ اَخْـرَجَ شَـطْاَهٗ	اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ)
فَـاٰزَرَهٗ فَاسْـتَغْلَظَ	گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے
فَاسْـتَوٰى عَلٰـى	زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس
سُـوْقِهٖ يُعْجِـبُ الـزُّرَّاعَ	کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر
لِيَغِيْـظَ بِهِـمُ الْكُفَّـارَ	اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور
وَعَـدَ اللّٰهُ الَّذِيْـنَ	کھیتی والوں کو خوش کرنے لگی تاکہ
اٰمَنُـوْا وَعَمِلُـوا	کافروں کا جی جلائے ، جو لوگ
الصّٰلِـحٰتِ مِنْهُـمْ	ان میں سے ایمان لائے اور نیک
مَّغْفِـرَةً وَّاَجْـرًا	عمل کرتے رہے ، ان سے اللہ
عَظِيْمًـا. (الفتح:۲۹)	نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا

Www.IslamicBooks.Website

وعدہ کیا ہے

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ، وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

اور ان مفلسان تارک الوطن کے لیے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج (اور جدا) کر دئیے گئے ہیں (اور) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار اور اللہ اور اس کے پیغمبر کے مدد گار ہیں ، یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں ، اور (ان لوگوں کے لیے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم

Www.IslamicBooks.Website

بِهِمْ خَصَاصَةٌ رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا
فَأُوْلَٰئِكَ هُمُ گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے
الْمُفْلِحُوْنَ. (الحشر: ۸—۹) والے ہیں -

ان آیتوں میں اللہ تعالی نے مہاجرین وانصار کی بڑی تعریف فرمائی ہے اور انھیں بھلائیوں کی طرف سبقت کرنے والے کہا ہے ، اس کی بھی خبر دی ہے کہ وہ ان سے راضی ہے ، ان کے لیے باغات تیار کئے ہیں ، اسی طرح انہیں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور کافروں پر سختی کرنے والے بتایا ہے ، اسی طرح ان کے اوصاف بتاتے ہوئے فرمایا کہ کثرت سے رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں ، ان کے دل پاک وصاف ہیں ، ان کے چہروں پر اطاعت وایمان کی جو نشانی ونور ہے ، اس سے وہ پہچانے جاتے ہیں ، اللہ تعالی نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کے لیے اختیار فرمایا ہے ، تاکہ کافروں کو غصہ دلائے ، مہاجرین کی تعریف میں فرمایا کہ انہوں نے محض اللہ کے لیے اور اس کے دین کی نصرت کے لیے اس کے فضل ورضا کی تلاش میں اپنے وطن مالوف اور مال ودولت کو خیر باد کہا اور وہ اپنے اس عمل میں سچے تھے ، انصار کی تعریف میں فرمایا کہ وہ ہجرت ، نصرت ، ایمان صادق کے گھر والے ہیں ، ان کی خوبیوں میں سے یہ بیان کیا کہ وہ اپنے مہاجر بھائیوں سے محبت کرتے ہیں ، ان کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں ان سے

Www.IslamicBooks.Website

ہمدردی کرتے ہیں ، وہ بخل سے پاک ہیں ، جن کی وجہ سے فلاح وکامرانی ان کے قدم چومتی ہے ، یہ ان کے بعض فضائل وحسنات ہیں ، ان کے علاوہ کچھ خاص فضائل ورتبے ہیں جن کی وجہ سے ان میں سے بعض بعض سے ممتاز ہیں اور یہ ان کی اسلام کی طرف سبقت ، جہاد وہجرت کی وجہ سے ہے ۔ لہذا افضل ترین صحابہ خلفاے اربعہ حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ ، حضرت عثمانؓ ، حضرت علیؓ تھے ۔ ان کے بعد باقی عشرۂ مبشرہ ہیں ۔ جن میں حضرت طلحہؓ ، حضرت زبیرؓ ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ، حضرت سعید بن زیدؓ ہیں ، مہاجرین کو انصار پر فضیلت دی گئی ہے ، اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان کی بھی خاص فضیلت آئی ہے ، فتح مکہ سے پہلے جو اسلام لائے اور جہاد کئے ہیں ان کو فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے پر فضیلت دی گئی ہے ۔

مذهب أهل السنة والجماعة فيما حدث

بين الصحابة من القتال والفتنة

صحابہ کرام کے مابین ہونے والے کشت وخون اور

فتنہ وفساد سے متعلق اہل سنت وجماعت کا موقف

صحابہ کرامؓ کے اندر فتنہ پھیلنے کی وجہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش تھی ، ایک خبیث ترین مکار یمن کا یہودی عبداللہ بن

Www.IslamicBooks.Website

سبا کو یہودیوں نے کھڑا کیا ، اس نے جھوٹ موٹ اپنے اسلام کا اعلان کیا - پھر یہ خبیث یہودی اپنے حقد وحسد کا زہر خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے خلاف اگلنے لگا ، ان کے خلاف من گڑھت تہمتیں بنا بنا کر پھیلانے لگا ، لہذا کچھ کمزور ایمان ، کوتاہ نظر وفتنہ پسند لوگ اس سے دھوکہ کھا کر اس کے ارد گرد جمع ہوگئے اور اسی سازش کے نتیجہ میں حضرت عثمانؓ مظلومیت کی حالت میں شہید کئے گئے ، حضرت عثمانؓ کی شہادت کے فوراً بعد مسلمانوں میں اختلافات شروع ہوگئے اور اس یہودی اور اس کے متبعین کے اکسانے پر فتنہ نے اپنا سر اٹھایا اور صحابہ کرامؓ اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق آپس میں لڑ پڑے -

کتاب "الطحاویہ" کے شارح لکھتے ہیں : رفض کا فتنہ ایک منافق وزندیق نے پیدا کیا ، اس نے دین اسلام کو ختم کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو داغدار کرنا چاہا - جیسا کہ علماے کرام نے بیان کیا ہے ، اس میں کوئی شک نہیں کہ عبداللہ بن سبا نے جب اپنے اسلام کا اظہار کیا تو انہوں نے دراصل اپنی خباثت اور مکاری سے دین اسلام میں فساد پھیلانا چاہا جیسا کہ بولس نے نصرانیت کے ساتھ کیا ، سب سے پہلے اس نے اپنی عبادت وزہد کا اظہار کیا، پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اظہار کیا ، یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ سے متعلق فتنہ پھیلانے اور انہیں قتل کرنے کی کوشش کی ، پھر جب کوفہ آیا تو حضرت علیؓ سے متعلق غلو کا اظہار کیا اور ان

Www.IslamicBooks.Website

کی نصرت وتائید کرنی چاہی، تاکہ اس سے اپنی خبیثانہ مقصد کو پہونچ سکے۔ جب حضرت علیؓ کو انکی خبر ہوئی، تو انہوں نے اس کو قتل کرنے کا حکم دے دیا، لیکن وہ کمینہ قرقیس کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی پوری روداد تاریخ میں مشہور ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: جب حضرت عثمان غنیؓ کا قتل ہوا تو مسلمانوں کے دل منتشر ہوگئے، مصائب کے پہاڑ ان پر ٹوٹ پڑے، شریر وخبیث لوگ سامنے آگئے اور اچھے لوگ ذلیل ہوگئے اور وہ لوگ فتنہ بھڑکانے لگے جو اب تک کچھ نہیں کر سکتے تھے اور اصلاح وخیر کو چاہنے والے اپنے میدان میں بے دست وپا ہوگئے، لہذا لوگوں نے حضرت علیؓ کے ہاتھ بیعت کرلی، وہ خلافت کے لیے اس وقت سب سے زیادہ موزوں ترین شخص تھے اور باقی ماندہ صحابہ کرامؓ میں سب سے اچھے تھے، لیکن چونکہ دل منتشر تھے اور فتنہ کی آگ بھڑک رہی تھی لہذا لوگوں کا پورا اتفاق نہ ہوسکا، جماعت کی شیرازہ بندی نہ ہوسکی، لہذا خلیفۂ وقت اور امت کے اچھے و مصلح لوگ وہ نہ کرسکے جو وہ چاہتے تھے، کچھ لوگ فتنہ وفساد کے شعلوں میں کود پڑے، پھر جو ہوا سب کو معلوم ہے۔

حضرت علیؓ وحضرت معاویہؓ کے مابین جنگ میں صحابۂ کرامؓ کے آپسی جدال وقتال کا عذر پیش کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہ آگے لکھتے ہیں:

حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ سے جنگ کے وقت خلافت کا دعوی

Www.IslamicBooks.Website

نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے لیے ان کی بیعت ہوئی تھی اور اپنے آپ کو خلیفہ سمجھ کر حضرت علیؓ سے جنگ بھی نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو خلافت کا مستحق سمجھتے تھے ، حضرت معاویہؓ سے اس سلسلہ میں جو شخص بھی سوال کرتا اس کے جواب میں آپ اس بات کا اقرار کرتے تھے ، حضرت معاویہؓ اور آپ کے ساتھی یہ نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں سے جنگ میں پہل کریں ، بلکہ حضرت علیؓ اور آپ کے ساتھی یہ سمجھتے تھے کہ حضرت معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں کے لیے ضروری ہے کہ ہماری اطاعت کریں ، ہم سے بیعت کریں اس لیے کہ مسلمانوں کا ایک ہی خلیفہ ہوسکتا ہے ، لہذا اس رو سے حضرت معاویہ اور ان کے ساتھی سمع وطاعت سے خارج ہیں اور ایک واجب کو ادا نہیں کر رہے ہیں ، جب کہ وہ طاقتور بھی ہیں ، لہذا انہوں نے ان کے ساتھ جنگ کرنا ضروری سمجھا تاکہ وہ لوگ اس واجب کو ادا کریں ، خلیفہ کی اطاعت ہو اور جماعت کا شیرازہ برقرار رہے ، جب کہ حضرت معاویہؓ کا کہنا تھا کہ حضرت علی کی بیعت وطاعت ان پر واجب نہیں ، اس کے لیے اگر ان سے جنگ کی گئی تو وہ مظلوم ہوں گے ، انہوں نے یہ اس لیے کہا کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت عثمانؓ مظلومیت کی حالت میں شہید کئے گئے ہیں اور ان کے قاتلین حضرت علیؓ کی فوج میں شامل ہیں ، فوج میں ان کا غلبہ ہے ، ان کی طاقت ہے ، ہم کہیں گے تو وہ ہم پر ظلم وزیادتی کریں گے ،

Www.IslamicBooks.Website

حضرت علیؓ انہیں روک نہیں پائیں گے جیسے کہ حضرت عثمانؓ کے معاملہ میں انہیں روک نہیں پائے تھے، لہذا ہمیں کسی ایسے خلیفہ کی بیعت کرنی چاہیے جو ہمیں انصاف دلا سکے اور ہمارے لیے انصاف کی کوشش کر سکے۔

صحابہ کرام کے مابین اختلافات اور جنگ وجدال سے متعلق اہل سنت وجماعت کا جو موقف ہے اس کا خلاصہ کیا جائے تو دو چیزیں سامنے آئیں گی۔

اول : اہل سنت وجماعت صحابۂ کرام کے مابین ہونے والے جنگ وجدال سے متعلق اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور اس میں بال کی کھال نہیں نکالتے اس لیے کہ سلامتی کا راستہ چپ رہنے میں ہی ہے خاص طور پر اس طرح کے معاملہ میں ۔ تو ان کی دعا یہ ہوتی ہے ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.	اے ہمارے پروردگار ! ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (و حسد) نہ پیدا ہونے دے ، اے ہمارے پروردگار ! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے ۔

(الحشر : ۱۰)

دوم : صحابہ کے سلسلہ میں من گھڑت برائیوں سے متعلق جو روایتیں ہیں ان کا متعدد طریقوں سے جواب دینا جو حسب ذیل ہیں ۔

Www.IslamicBooks.Website

پہلا طریقہ - یہ تمام مرویات جھوٹے ہیں دشمن اسلام صحابہ کرام کو بد نام کرنے کے لیے گڑھے ہیں -

دوسرا طریقہ : ان روایات میں حذف واضافہ سے کام لیا گیا ہے یا اس کی صحیح شکل بگاڑ دی گئی ہے ، اس میں جھوٹ کی آمیزش کی گئی ہے ، لہذا یہ محرف ہیں ، ان کی طرف رجوع کرنا صحیح نہیں ہے -

تیسرا طریقہ : اس ضمن میں جتنے آثار واحادیث وارد ہوئے وہ بہت ہی کم ہیں ، اگر یہ روایتیں کسی حد تک صحیح ہیں تو صحابہ کرام کو اس حد تک معذور سمجھنا چاہیے ، اس لیے کہ صحابہ کرام سب کے سب مجتہد تھے یا تو انہوں نے اپنے اجتہاد میں صحیح فیصلہ کیا یا غلط ، اگر صحیح فیصلہ کیا ہے تو ان کے لیے دو اجر ہیں اور اگر غلط فیصلہ کیا ہے تو ان کے لیے ایک اجر ہے ، ان کی غلطی معاف ہے ، اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إذا اجتهد الحاكم فأصاب فله أجران، وإن اجتهد فأخطأ فله أجر واحد.	جب کوئی حکم دینے والا اجتہاد کرتا ہے اور اس میں صحیح اجتہاد کرتا ہے تو اس کے دو اجر ہیں اور اگر غلط اجتہاد کرتا ہے تو اس کا ایک اجر ہے -
(فی الصحیحین)	

چوتھا طریقہ - وہ ہمارے ہی طرح انسان تھے ان سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے ، اس لیے وہ باعتبار افراد گناہ وخطا سے معصوم نہیں ہیں اور ان سے جو

Www.IslamicBooks.Website

کچھ بھی گناہ سرزد ہوں ان کے ہزاروں مکفرات (نیک اعمال) ان کے پاس ہیں ، جن سے ان کے گناہ دھل سکتے ہیں ، ان کے لیے توبہ ہے جو ہر گناہ کو کھا جاتی ہے ، ان میں بہت سے فضائل و نیک اعمال ہیں جن کی وجہ سے ان کی مغفرت ہو سکتی ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ. (ھود: ۱۱٤) کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں

ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی صحبت نصیب ہے ، آپؐ کے ساتھ جہاد کا شرف حاصل ہے ، جو ان کے ان معمولی خطا کو دھونے کے لیے کافی ہے۔

ان کی نیکیاں دوسروں کی نیکیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ کر دی جائیں گی ، پھر ان کے فضل و فضیلت کو کوئی نہیں پاسکتا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے ثابت ہے کہ وہ سب سے اچھی نسل تھے ، ان کا ایک مد صدقہ دوسروں کے احد پہاڑ کے برابر سونا کے صدقہ سے افضل و بہتر ہے ، اللہ ان سے راضی ہو اور انہیں بھی راضی رکھے -

علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : تمام اہل سنت وجماعت اور ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام میں سے کوئی صحابی بھی معصوم نہیں ، نہ تو سابقین اولین والے - نہ ہی لاحقین اور قرابت والے بلکہ ان سے گناہ سرزد ہونا ممکن ہے ، پھر اللہ تعالی توبہ کے ذریعہ ان کے گناہ کو معاف کردے گا - ان کے درجات کو بلند فرمائے گا اور ان کے نیک اعمال کی وجہ

Www.IslamicBooks.Website

سے ان کے گناہ مٹ جائیں گے یا دیگر دوسرے اسباب کی بنا پر ان کی مغفرت ہوجائے گی - ارشاد باری تعالی ہے :

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ، لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ، لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. (الزمر: ۳۳-۳۵)

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں ، وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے ، نیکوکاروں کا یہی بدلا ہے ، تاکہ اللہ ان سے برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کردے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے ان کو بدلا دے

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

یہاں تک کہ خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے - اے میرے پروردگار ! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ

Www.IslamicBooks.Website

صَالِحاً تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اُوْلٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ.
(الأحقاف: ۱۵ــ۱۶)

نیک عمل کروں ، جن کو تو پسند کرلے اور میری اولاد میں صلاح (وتقوی) دے ، تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمالِ نیک ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے در گزر فرمائیں گے اور (یہی) اہل جنت میں (ہوں گے)

صحابہ کرام کے مابین اختلافات اور جنگ وجدال کا جو فتنہ اٹھا تھا اس کو دشمنان دین اسلام نے صحابہؓ کرام کی شخصیت وکرامت پر حملہ کرنے کا سبب بنالیا ۔ اس خبیثانہ عمل میں آج کل کے کچھ اصحاب قلم لگے ہوئے ہیں ، جو بلا علم ومعرفت کے محض بکواس کرتے ہیں اور اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کے مابین حکم بنا کر پیش کرتے ہیں اور بلا دلیل وحجت کسی صحابی کو سچا اور کسی کو خطا کار گرداتنے ہیں اور یہ سب کچھ جہالت ، خواہشات کی پیروی اور حاقد وحاسد دشمن مستشرقین اور ان کے دم چھلوں کی تقلید میں کیا جاتا ہے ۔ ان لوگوں نے اپنے عمل سے اسلامی تاریخ اور قرن اول کے اسلاف سے ناواقف بعض نوجوانوں میں شک وشبہ کے بیج بو دیا ہے ، اس طرح سے وہ دیار اسلام ہی سے اسلام پر خنجر چلانا

Www.IslamicBooks.Website

چاہتے ہیں ۔ مسلمانوں میں انتشار وانار کی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس امت کے موجودہ نسل میں اپنے اسلاف سے متعلق بغض ونفرت کا بیج بونا چاہتے ہیں ، تاکہ وہ اپنے اسلاف کرام کی اقتدا نہ کریں ، جب کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

(الحشر: ۱۰)

اور (ان کے لیے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پرور دگار ! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے ، اے ہمارے پرور دگار ! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے ۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل ششم

الفصل السادس

في النهي عن سب الصحابة وأئمة الهدى

صحابہ کرام اور ائمہ عظام کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

النهي عن سب الصحابة

صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے کی ممانعت :

اہل سنت وجماعت کے نزدیک مسلمہ اصول ہے کہ صحابہ کرامؓ سے متعلق ان کے دل صاف اور ان کی زبان ان کے ثنا خواں ہیں وہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں -

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ	اور (ان کے لیے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پرور دگار ! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ

Www.IslamicBooks.Website

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (الحشر: ١٠) | (وحسد) نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔

لاتسبّوا أصحابی	میرے صحابہ کو سب و شتم نہ کرو،
فوالذی نفسی	اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں
بیده لو أنفق	میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی
أحدکم مثل	احد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ
أحد ذهبا ما	کرے تو ان میں سے کسی کے مد
بلغ مد أحدهم ولا نصیفه. (متفق علیه)	یا نصف مد سے کم تک کے برابر نہیں پہونچ سکتا

وہ روافض وخوارج کے گمراہ کن طریقہ سے پاک ہیں جو صحابہ کرامؓ کو سب وشتم کرتے ہیں، ان کے لیے بغض رکھتے ہیں ان کے فضائل کا انکار کرتے ہیں اور ان میں کے اکثر پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں۔

کتاب وسنت میں صحابہ کرامؓ کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں ان کو اہل سنت وجماعت قبول کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو امت کی سب سے اچھی جماعت سمجھتے ہیں، جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر کم قرنی. (الصحیحین) | تم میں بہتر میرے دور کے

Www.IslamicBooks.Website

لوگ ہیں ۔ چیزیں کیا ہیں ؟ !

اہل سنت وجماعت کون لوگ ہیں ؟ انہیں ایک حدیث کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کے سوا سب جہنم میں جائیں گے لوگوں نے اس ایک جماعت کے متعلق پوچھا تو آپ ؐ نے فرمایا :

هم من كان على مثل ما أنا عليه اليوم وأصحابي. (أحمد)

یہ وہ لوگ ہیں جو اسی پر قائم رہیں گے جس پر آج ہم اور ہمارے صحابہ کرام ؓ قائم ہیں۔

امام ابو زرعۃ جو امام مسلم کے سب سے بڑے شیخ ہیں ، نے فرمایا : جب بھی کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرام میں سے کسی کی کوئی خامی تلاش کر رہا ہے تو سمجھو کہ وہ زندیق ودہریہ ہے ، اس لیے کہ قرآن حق ہے ، رسول حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت حق ہے ، یہ سب کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کو ہم تک پہونچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں ، لہذا ان پر جرح کرنا دراصل اسلامی تعلیمات وکتاب وسنت کو باطل قرار دینا ہے ، لہذا صحابہ کرام ؓ پر جرح کرنے والے کو زندیق ودہریہ کہنا برحق ہے ۔

علامہ ابن حمدان اپنی تصنیف نہایۃ المبتدئین میں لکھتے ہیں : اگر کوئی کسی صحابی کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر سب وشتم کرتا ہے لیکن

Www.IslamicBooks.Website

اس کو جائز نہیں سمجھتا ہے تو وہ فاسق ہے ، بلکہ اس سے مطلق کافر بھی ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کسی صحابی پر فسق کا حکم لگاتا یا ان کے دین پر جرح کرتا ہے یا ان پر کفر کا فتوی لگاتا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔(شرح عقیدۃ السفارینی)

النهی عن سب أئمة الهدی من علماء هذه الأمة

ائمہ ہدایت و علمائے امت کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

صحابہ کرامؓ کے بعد فضل و کرم کے اعتبار سے داعیان دین اور علمائے امت دوسرے نمبر پر آتے ہیں ، ان میں تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد آنے والے ان کے متبعین ہیں ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ. (التوبة: ١٠٠)	جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے ، اور وہ اللہ سے خوش ہیں ۔

لہذا ان کی تنقیص کرنا یا انہیں برا بھلا کہنا کسی حال میں جائز نہیں اس لیے کہ یہ رشد و ہدایت کے علم بردار ہیں ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ	اور جو شخص سیدھا رستہ معلوم ہونے

Www.IslamicBooks.Website

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (النساء:۱۱۵)

کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے -

الطحاویہ کے شارح فرماتے ہیں : ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ودوستی کے بعد مومنین کے ساتھ بھی دوستانہ وہمدردانہ تعلق رکھے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے ، خاص طور پر انبیاءؑ کے وارثوں سے تعلق ودوستی تو بہت ضروری ہے جنہیں اللہ تعالی نے ستاروں کے مانند بتایا ہے جن کی روشنی کے ذریعہ بروبحر کے شب ظلمات کی راہیں طے کی جاتی ہیں ، تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ ان کی ہدایت و سمجھ بوجھ میں کوئی نقص نہیں ہے -

یہ لوگ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاءؑ ہیں ، مری ہوئی سنتوں کو یہ زندہ کرتے ہیں ، انہی کی وجہ سے اللہ تعالی کی کتاب بھی قائم ہے اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد کتاب اللہ کی نشرو اشاعت ہے - کتاب ان کی زبان سے بولتی ہے اور یہ کتاب کی زبان بولتے ہیں - تمام لوگ یقینی طور پر اس بات پر متفق

Www.IslamicBooks.Website

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واجب ہے ، لیکن جب ان میں سے کسی کا کوئی ایسا قول منقول ہو جو سراسر حدیث کے خلاف ہو تو اس قول کو کسی عذر کی بنیاد پر چھوڑنا ضروری ہے ۔

عذر کی تین قسمیں ہیں ۔

۱ ۔ اس کا اعتقاد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا ہے ۔

۲ ۔ اس کا اعتقاد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر یہ مسئلہ مراد نہیں لیا ہے ۔

۳ ۔ اس کا اعتقاد کہ یہ حکم منسوخ ہے ۔

ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں ، ہم سے پہلے اسلامی تعلیمات کے بار گراں کو اٹھایا ، ہم تک پوری امانت کے ساتھ اسے پہونچایا ، اس کے رموز وغموض کو بیان کئے ، اللہ تعالی ان سے راضی اور انہیں راضی فرمائے ۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. (الحشر: ۱۰)

اے ہمارے پرور دگار ! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے ، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا

Www.IslamicBooks.Website

شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

علمائے کرام کی قدر و منزلت کو گھٹانا اور ان سے اجتہادی غلطی ہونے پر ان کی تنقیص کرنا بدعتیوں کا طریقہ ہے اور دشمنان اسلام کی ایک گہری سازش ہے اور یہ صرف اس لیے تاکہ اس امت کے خلف اپنے سلف سے کٹ جائیں اور نوجوانوں کے مابین ایک خلیج پڑ جائے ، لہذا یہیں سے بعض مبتدی طلبا کو بھی متنبہ ہو جانا چاہیے جو فقہائے امت کی قدر و منزلت کو گھٹاتے ہیں اور فقہ اسلامی کی قدر و منزلت کو کم کرتے ہیں ، اس کے پڑھنے اور پڑھانے سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کے اندر جو حق و اچھی باتیں ہیں اس کو بھی قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں ، جب کہ انہیں اپنے فقہ پر عزت محسوس کرنی چاہیے ، اپنے علما و فقہا کی تکریم و توقیر کرنی چاہیے اور گمراہ کن پروپیگنڈوں سے متاثر نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی کسی کے بہکاوے پر آنا چاہیے ۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھا باب
الباب الرابع
البدع
بدعتیں

اس باب میں حسب ذیل فصلیں ہوں گی۔

فصل اول : بدعت کی تعریف اور اس کے اقسام واحکام

فصل دوم : مسلم معاشروں میں بدعت کا ظہوراور اسکے اسباب

فصل سوم : بدعتیوں کے متعلق امت مسلمہ کا موقف اور اس کے ازالہ کے لیے اہل سنت وجماعت کا طریقہ

فصل چہارم : آج کل کی کچھ نئی بدعتوں کے نمونے یہ ہیں۔

(۱) میلاد نبوی کے جشن وجلوس

(۲) بعض مقامات ، آثار اور زندہ ومردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا

(۳) عبادت وتقرب کے میدان کی بدعتیں

Www.IslamicBooks.Website

فصل اول

الفصـــل الأول

تعريف البدعة - أنواعها وأحكامها

بدعت کی تعریف اور اس کے اقسام واحکام

بدعت کی تعریف - لغت کے اعتبار سے بدعت لفظ بدع سے ماخوذ ہے جو بغیر سابقہ مثال کے کسی چیز کے ایجاد واختراع کے معنی میں آتا ہے ، اللہ تعالی کا قول ہے -

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (سورة البقرة : ۱۱۷) (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے -

یعنی بغیر سابقہ مثال کے زمین وآسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے - ایک اور جگہ ارشاد باری تعالی ہے :

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعاً مِّنَ الرُّسُلِ. (الأحقاف:۹) کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا

یعنی میں اللہ تعالی کی طرف سے پیغام لانے والا پہلا پیغمبر نہیں ہوں بلکہ ہم سے پہلے بہت سارے پیغمبر آچکے ہیں -

عام بول چال میں کہا جاتا ہے : فلاں شخص نے فلاں بدعت ایجاد کی جو پہلے کبھی نہ تھی -

بدعت کی دو قسمیں ہیں

عادات واطوار کی بدعت جیسے نئی ایجادات واختراعات کی بدعت - یہ بدعت

Www.IslamicBooks.Website

جائز ہے ، اس لیے کہ عادات واطوار کے اندر اصل مباح وحلال ہے ۔

بدعت کی دوسری قسم ہے دین کے اندر بدعت پیدا کرنا اور یہ بدعت حرام ہے ، اس لیے کہ شریعت ودین دراصل توقیفی چیز ہے ، یعنی اللہ اور اس کے رسول کا فرمان ہے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد. (البخاری ومسلم)

جو ہمارے اس معاملہ میں ایسی نئی بات پیدا کرلے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو وہ مردود ہے

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں :

من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهو رد. (مسلم)

جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا معاملہ (دین) نہیں وہ مردود ہے

دین میں بدعت کی بھی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم ، قولی واعتقادی بدعت ، جیسے جہمیہ ، معتزلہ ، روافض اور تمام گمراہ فرقوں کے اقوال وتحریریں اور ان کے اعتقادات ۔

دوسری قسم ، عبادات کے اندر بدعت جیسے عبادت کا ایسا طریقہ نکالا جائے جو اسلام میں مشروع نہ ہو ، اس کی بھی متعدد قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

قسم اول : بدعت کا وجود اصل عبادت میں ہو ، جیسے عبادت کا ایسا طریقہ نکالا جائے ، جسکی شریعت میں کوئی سند نہ ہو ، مثلاً نئی وغیر مشروع نماز نکالی جائے ،

Www.IslamicBooks.Website

غیر مشروع روزہ رکھا جائے، یا نئی عید منائی جائے جیسے عید میلاد وغیرہ -

قسم دوم - مشروع عبادت میں کسی چیز کا اضافہ کردیا جائے ، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں ایک رکعت بڑھا کر اس کی رکعتیں پانچ کردی جائیں وغیرہ -

قسم سوم - مشروع عبادت کی ادائیگی میں بدعت پیدا کرلی جائے اور غیر مشروع طریقہ پر اسے ادا کیا جائے ، جیسے مسنون دعاؤں کو اجتماعی طور پر گا گا کر پڑھا جائے یا پھر عبادات میں نفس پر اتنی سختی کی جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے دائرہ سے نکل جائے -

قسم چہارم - کسی مشروع عبادت کے لیے غیر مشروع وقت کی تعیین کی جائے، جیسے یوم عاشورا کو عبادت کے لیے خاص کرلینا، کسی خاص دن میں دن کو روزہ رکھنا اور رات بھر نمازیں پڑھنا وغیرہ ، اس لیے کہ نماز وروزہ تو ضرور فرض ہیں لیکن اس کے اوقات مقرر کرنے کے لیے کوئی ٹھوس دلیل چاہیے۔

دین میں بدعت اور اس کے تمام اقسام کا حکم

دین میں ہر بدعت حرام وگمراہی ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

إياكم ومحدثات الأمور، فانّ كلّ محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة. (أبوداود)

نئی نئی باتوں سے بچو ، ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور ایک جگہ ارشاد گرامی ہے :

Www.IslamicBooks.Website

من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (متفق عليه)

جو ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی نئی بات پیدا کرے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو وہ مردود ہے

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں :

من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد. (مسلم)

جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا دین نہ ہو وہ مردود ہے

ان حدیثوں سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ دین کے اندر پیدا کی ہوئی ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی و مردود ہے ، جس کا مطلب یہ ہوا کہ عبادات واعتقادات میں بدعت حرام ہے ، لیکن بدعت کی نوعیت کے اعتبار سے اس کی حرمت کا حکم مختلف ہوگا ، اس لیے کہ بعض بدعت تو کھلا ہوا کفر ہے ، جیسے قبروں کا طواف کرنا ، قبروں پر نذر و نیاز چڑھانا ، اصحاب قبر سے کچھ مانگنا ، ان سے استغاثہ کرنا ، اسی ضمن میں غالی قسم کے جہمی معتزلی کے اقوال بھی آتے ہیں اور بعض بدعت شرک کے وسائل ہیں ، جیسے قبروں پر تعمیر ، وہاں کی نماز ودعا وغیرہ ، بعض بدعت اعتقادی فسق کے درجہ میں آتی ہے ، جیسے خوارج ، قدریہ اور مرجیہ وغیرہ کی بدعت جو سراسر شریعت کے مخالف بدعتیں ہیں - ان میں سے بعض بدعت تو معصیت ہے جیسے ترک دنیا کی بدعت ، دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنے کی بدعت اور قوت باہ کو ختم کرنے کے لیے آپریشن وغیرہ کی بدعت (الاعتصام للشاطبی ۲/۳۷)

Www.IslamicBooks.Website

ایک انتباہ

جو شخص بھی بدعت کی دو قسمیں کرتا ہے ایک بدعت حسنہ دوسری بدعت سیئہ وہ غلطی پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی مخالفت کرتا ہے - ارشاد ہے :

فان كل بدعة ضلالة. ہر بدعت گمراہی ہے

اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بدعتوں کو گمراہی قرار دیا ہے ، جب کہ بعض بدعت کو بدعت حسنہ کہنے والا گویا ہر بدعت کو گمراہی وضلالت نہیں سمجھتا -

علامہ حافظ ابن رجبؒ "شرح الاربعین" میں لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ "ہر بدعت گمراہی ہے" بہت ہی جامع ترین کلمہ ہے ، جس سے کوئی بدعت نہیں نکل سکتی ہے ، یہ دین کا بہت ہی بنیادی قاعدہ ہے - یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے قول کے مطابق ہے جس میں آپؐ نے فرمایا :

من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (البخاری ومسلم)

جو ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسی بات پیدا کرے جس کی بنیاد اس میں نہ ہو وہ مردود ہے

لہذا ہر نئی چیز جسے دین کی طرف منسوب کی جائے گی اور دین میں اس کی کوئی اصل نہ ہوگی اس کی گمراہی وضلالت میں کوئی شک نہیں اور دین اس سے

Www.IslamicBooks.Website

بری الذمہ ہے ، چاہے اس میں اعتقادی مسائل ہوں یا ظاہری وباطنی اقوال واعمال ۔ (جامع العلوم والحکم ص ۲۳۳)

بدعت حسنہ کے قائلین کے پاس حضرت عمرؓ کے ایک قول کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ، حضرت عمرؓ کا یہ قول تراویح کے سلسلہ میں ہے آپ نے فرمایا :

نعمت البدعة هذه. کیا ہی اچھی ہے یہ بدعت

بدعت حسنہ کے قائلین یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام میں بہت سی چیزیں نئی پیدا کی گئی ہیں۔ لیکن ہمارے اسلاف کرامؒ نے اس کا انکار نہیں کیا ہے ، جیسے ایک کتاب میں قرآن کو جمع کرنا ، حدیث کی تدوین وتحریر وغیرہ ، اس طرح کے سوالات کا جواب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس طرح کی چیزوں کی اصل شریعت میں موجود ہے ، لہذا یہ بدعت نہیں ہیں اور حضرت عمرؓ کا قول بھی صحیح ہے ، یہاں پرانہوں نے بدعت کے لغوی معنی لیا ہے ، شرعی معنی نہیں۔

لہذا جس بدعت کی شریعت میں گنجائش ہے پھر اسے بدعت کہا جائے تو یہ سمجھیے کہ یہاں بدعت سے مراد بدعت لغوی ہے نہ کہ بدعت شرعی ، اس لیے کہ شرعی بدعت وہ ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل موجود نہ ہو ، قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کی شریعت میں اصل موجود ہے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود قرآن مجید کو لکھ لینے کا مشورہ دیتے تھے ، چونکہ قرآن مجید پہلے مختلف جگہوں میں متفرق ومنتشر تھا ۔ لہذا صحابہ کرام نے ایک جگہ جمع کردیا ،

Www.IslamicBooks.Website

ایسا صرف اس کی حفاظت کے لیے کیا گیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند راتیں تراویح کی نماز پڑھی پھر چھوڑ دی ، اس ڈر سے کہ کہیں ان پر فرض نہ ہوجائے ۔ لیکن صحابہ کرام برابر اسے پڑھتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپؐ کے بعد بھی الگ الگ انداز میں پڑھتے رہے ، یہاں تک کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کردیا ، جس طرح سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے ، لہذا یہ دین کے اندر کوئی بدعت نہیں ہے ، تدوین حدیث کی بھی شریعت میں اصل موجود ہے ، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرامؓ کی فرمائش پر بعض حدیثوں کے لکھنے کا حکم دے دیا تھا اور جب آپؐ کا انتقال ہوا تو وہ اندیشہ بھی ختم ہوگیا جس کے لیے یہ حدیث کی تدوین ممنوع تھی ، یعنی قرآن اور حدیث میں خلط ملط نہ ہوجائے ۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں قرآن مکمل ہوچکا تھا ، لہذا آپؐ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حدیث کی تدوین کی اور اس کو ضائع ہونے سے محفوظ کردیا ، اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے ۔ آمین۔

Www.IslamicBooks.Website

فصل دوم
الفصل الثانی
ظهور البدع في حياة المسلمين والأسباب التي أدت إليها

مسلم معاشروں میں بدعت کا ظہور اور اس کے اسباب

۱۔ مسلمانوں کی زندگی میں بدعت کا ظہور ، اس ضمن میں دو مسئلے بیان ہوں گے ۔

پہلا مسئلہ : ظہور بدعت کا وقت

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں :

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ علوم وعبادات سے متعلق عام بدعتیں امت کے اندر خلفاے راشدین کے آخری دور ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں اور اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

من يعش منكم	تم میں سے جو باحیات ہوگا اسے
فسيرى اختلافا	بہت سارے اختلافات نظر آئیں
كثيرا، فعليكم بسنتي	گے ، لہذا ایسے وقت میں میری
وسنة الخلفاء	سنت اور ہدایت یافتہ خلفاے

Www.IslamicBooks.Website

الراشـــدين المهديـــين. راشدین کی سنت وطریقہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔
(أبـوداود، الـترمذی)

امت میں پہلے پہل ، قدریہ ، مرجئیہ ، شیعہ اور خوارج کی بدعتیں ظاہر ہوئیں ، پھر جب حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد امت میں تفرقہ پیدا ہوا تو حروریہ کی بدعت ظاہر ہوئی ، پھر صحابہ کرامؓ کے آخری عہد میں قدریہ کی بدعت ظاہر ہوئی پھر حضرت ابن عمرؓ ، ابن عباسؓ ، وجابرؓ وغیرہم کے آخری عہد میں مرجیہ کا ظہور ہوا اور جہاں تک جہمیہ کا تعلق ہے تو وہ تابعین کے آخری عہد اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے انتقال کے بعد ظاہر ہوا - یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان سے لوگوں کو خبردار کیا تھا اور جہم کا ظہور خراسان میں خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے عہد میں ہوا -

یہ بدعتیں دوسری صدی ہجری میں ظاہر ہوگئی تھیں جب کہ صحابہ کرام موجود تھے ، صحابہ کرامؓ نے اس طرح کی بدعتوں کی مخالفت کی تھی ، پھر بعد میں معتزلہ کی بدعت سامنے آئی اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا دور شروع ہوگیا - پھر لوگوں میں اختلاف آراء اور بدعت وخواہشات کی طرف میلان وجھکاؤ کا ظہور ہوا ، پھر تصوف کی بدعت ، قبروں کو پختہ بنانے کی بدعت سامنے آئی - اسی طرح جوں جوں زمانہ گزرتا گیا نئی نئی بدعتیں سامنے آتی گئیں اور اس کی شاخیں پھیلتی رہیں -

Www.IslamicBooks.Website

دوسرا مسئلہ : ظہور بدعت کی جگہ

بدعت کے ظہور کے معاملہ میں مختلف ممالک وشہر مختلف حالات سے گزرے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : وہ بڑے شہر جہاں صحابہ کرامؓ نے سکونت اختیار کیا اور جہاں سے علم وایمان کے چشمے پھوٹے پانچ ہیں ، حرمین شریفین ، عراقین (کوفہ وبصرہ) اور شام ، انھی پانچ شہروں سے قرآن وحدیث ، فقہ وعبادت اور ان کے علاوہ اسلام کے دیگر امور کی نشرو اشاعت ہوئی اور مدینہ منورہ کو چھوڑ کر انھی شہروں سے اصولی بدعتیں بھی نکلی ہیں ۔ کوفہ سے تشیع وارجاء کی بدعت نکلی اور وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیلی ، شہر بصرہ سے قدریہ ، اعتزال ۔ اور فاسد طریقہ عبادت کی بدعتیں ظاہر ہوئیں اور وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیلیں ۔ شام سے ناصبیہ وقدریہ کی بدعتیں پھیلیں ۔ جہمیہ کی بدعت خراسان سے نکلی جو سب سے بری بدعت ہے ، بدعت کا ظہور عموماً ان شہروں میں زیادہ ہوا جو مدینہ منورہ سے زیادہ دور تھے ، خاص طور پر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب حروریہ فرقہ وجود میں آیا تو بدعت کا بازار بہت گرم ہوا اور جہاں تک مدینہ منورہ کی بات ہے تو یہ شہر ہمیشہ بدعت وخرافات سے پاک رہا ، اگر کسی نے بدعت پھیلانے کی کوشش بھی کی تو وہ ذلیل وخوار ہوا ، قدریہ ومرجئیہ فرقوں نے اپنے دور میں اس کی کوشش بھی کی لیکن وہ مغلوب ومقہور ہوئے ، بر خلاف دوسرے شہروں کے جہاں بدعتیوں اور خرافاتیوں کی بڑی پذیرائی ہوئی ۔ کوفہ میں تشیع

Www.IslamicBooks.Website

وارجاء پھیلا ، بصرہ میں اعتزال و تنسک خوب چمکا - شام میں ناصبہ کا دور دورہ رہا - سچ فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے : دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتا ، اسی کا اثر ہے کہ مدینہ منورہ ہمیشہ سے امام مالک کے عہد تک ، (جو دوسری صدی کے عالم تھے)- علم وایمان کا گہوارہ رہا -

ابتدائی تین صدیوں میں جو اسلام کے افضل ترین دور ہیں ، مدینہ منورہ میں کوئی ظاہری بدعت ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہی اصول دین سے متعلق کوئی بدعت سامنے آئی جیسے دوسرے شہروں میں ہوا -

ظہور بدعت کے اسباب

اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنے سے آدمی بدعات و خرافات اور ہر گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ. (الأنعام:۱۵۳)	اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا اور رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے -

اس بات کی وضاحت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک حدیث شریف میں کردی ہے ، حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے :

Www.IslamicBooks.Website

خطّ لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطّاً فقال: هذا سبيل الله ثم خطّ خطوطاً عن يمينه وعن شماله ثم قال: وهذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو إليه.

(أحمد، الحاكم، ابن ماجة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ تعالی کا راستہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہے، اور اپنی طرف بلا رہا ہے۔

پھر یہ آیت کریمہ پڑھی:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰئكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.

(الأنعام: ١٥٤)

اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چلکر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو

لہذا جو بھی کتاب وسنت کی مضبوط رسی کو چھوڑے گا اسے گمراہ کن راستے اور مختلف بدعات وخرافات اپنی طرف کھینچیں گے۔

Www.IslamicBooks.Website

بدعت کے ظہور کے اسباب و عوامل حسب ذیل ہیں

دین کے احکام سے ناواقفیت ، خواہشات نفس کی پیروی ، اشخاص و آراء کا تعصب ، کافروں کی نقل وتقلید ، ان چیزوں کی ذرا تفصیل ملاحظہ ہو -

(الف) احکام دین سے ناواقفیت

جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے ، لوگ رسالت کے آثار سے دور ہوتے جاتے ہیں - علم سمٹتا جاتا ہے ، اور جہالت پھیلتی جاتی ہے ، خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے ، آپؐ نے فرمایا :

من يعش منكم فسيرى اختلافاً كثيراً.	تم میں سے جو زندہ رہے گا اسے بہت سارے اختلافات نظر آئیں گے

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتّى إذا لم يبق عالماً اتخذ الناس رؤوسا	بے شک اللہ تعالی علم کو بندوں سے چھین کر نہیں اٹھاتا بلکہ علما کو اٹھا کر علم کو اٹھاتا ہے ، لہذا جب کوئی عالم باقی نہیں رہتا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیتے ہیں اور (ان سے

Www.IslamicBooks.Website

جهالاً فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلوا. (جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر ۱/ ۱۸۰)

مسائل) پوچھتے ہیں ، لہذا وہ بغیر علم کے فتوی دیتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں

اس سے ثابت ہوا کہ بدعت کا قلع قمع صرف علم وعلما ہی کر سکتے ہیں ، لہذا جب علم وعلماء کا فقدان ہوگا ، بدعت کو پھلنے پھولنے کا موقع مل جائے گا اور بدعتیوں کا خوب دور دورہ ہوگا -

(ب) خواہشات نفس کی پیروی

جو شخص بھی کتاب وسنت کی پیروی سے گریز کرے گا وہ ضرور اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا : ارشاد باری تعالی ہے :

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ. (القصص: ۵۰)

پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے؟

اور ایک جگہ ارشاد ہے :

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس

Www.IslamicBooks.Website

هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ. (الجاثیة:۲۳)

نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ، اب اللہ کے سوا اس کو کون راہ راست پر لاسکتا ہے ؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ بدعت خواہشات نفس کی پیروی کا جال ہے ۔

(ج) اشخاص و آراء کا تعصب

تعصب حق کی معرفت اور انسان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا. (البقرة:۱۷۰)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ۔

آج کل کے تصوف کے مختلف طریقوں کے متبعین اور قبر پرستوں کا

Www.IslamicBooks.Website

یہی حال ہے ، یہ اپنے تعصب میں اندھے ہو جاتے ہیں ، جب انہیں کتاب وسنت کی دعوت دی جاتی ہے اور کتاب وسنت کے برخلاف اعمال سے ان کو روکا جاتا ہے تو اپنے مشائخ کا حوالہ دیتے اور اپنے آبا واجداد کے طریقہ سے دلیل پیش کرتے ہیں ۔

(د) کفار کی تقلید

غیر قوموں کی تقلید مسلمانوں کو سب سے زیادہ بدعات وخرافات کے گڑھے میں ڈالتی ہے ، جیسا کہ حضرت ابو واقداللیثی کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے ، حضرت اللیثی کا بیان ہے : ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف نکلے ، ہم نئے نئے اسلام لائے تھے ، اس وقت مشرکوں کا ایک درخت تھا ، جس کی وہ پرستش کرتے تھے اور اپنے ہتھیار اس میں لٹکائے رکھتے تھے ۔ اسے "ذات انواط" (انواط والا پیڑ) بھی کہا جاتا تھا ، ہم اس درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! ہمارے لیے بھی ایک ایسا "ذات انواط" (انواط والا درخت) بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے ۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ أکبر إنها السنن قلتم والذی نفسی بیده کما	اللہ اکبر ۔ یہی سنن ہے ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ تم نے ہم سے وہی

Www.IslamicBooks.Website

قالت: بنو إسرائيل لموسى.	بات کہہ دی جسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہی تھی ۔
اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰھًا كَمَا لَھُمْ اٰلِھَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ. (الأعراف:۱۳۸)	جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دو ، موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو ۔
لتركبن سنن من قبلكم. (الترمذی)	تم ضرور اپنے سے اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے ۔

اس حدیث میں صاف طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ کفار کی تقلید ہی نے بنی اسرائیل کو اس گندے سوال پر ابھارا تھا کہ ان کے لیے بھی ایک صنم کا بندوبست کیا جائے تاکہ وہ اس کی عبادت کریں ، اسی چیز نے بعض صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنے پر مجبور کیا کہ ان کے لیے ایک درخت کا انتخاب کیا جائے جس سے وہ تبرک حاصل کریں ، آج بھی مسلمانوں کا یہی حال ہے ۔ آج مسلمانوں کی اکثریت کافروں کی تقلید میں لگی ہوئی ہے اور مشرکانہ اعمال اور بدعات وخرافات میں پڑی ہوئی ہے ۔ بڑے دھوم دھام سے برتھ ڈے منایا جاتا ہے ۔ مخصوص اعمال کے لیے دن اور ہفتے منائے جاتے ہیں ، مختلف دینی مناسبتوں اور یادگار کے موقعوں پر جلسے جلوس منعقد کئے جاتے ہیں ، مجسمے اور یادگاری علامتیں نصب کئے جاتے ہیں ، مجلس ماتم

Www.IslamicBooks.Website

منعقد کی جاتی ہے پھر جنازوں کی بدعت مستزاد ہے - قبروں کو پختہ بنانا اور قبروں پر تعمیر کرنا عام رواج پا گیا ہے -

فصل سوم

الفصل الثالث

موقف الأمة الاسلامية من المبتدعة ومنهج أهل السنة والجماعة في الرد عليهم

بدعتیوں سے متعلق امت مسلمہ کا موقف اور اس کے ازالہ کے لیے اہل سنت وجماعت کا طریقہ

ا - بدعتیوں سے متعلق اہل سنت وجماعت کا طریقہ :

اہل سنت وجماعت برابر بدعتیوں کا جواب دیتے چلے آرہے ہیں اور ان کی بدعات وخرافات کا شدت سے انکار کر رہے ہیں اور انہیں شرک وبدعت سے روک رہے ہیں جس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں -

عن أم الدرداء قالت: دخل عليّ أبو الدرداء مغضبا فقلت له مالك:	(الف) حضرت ام الدرداءؓ فرماتی ہیں : ایک مرتبہ حضرت ابو الدرداءؓ بڑے غصہ کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے ، میں نے پوچھا کیا

Www.IslamicBooks.Website

فقال والله ما أعرف فيهم شيئاً من أمر محمد إلاّ أنّهم يصلون جميعاً. (رواه البخاری)

ہوا، کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! آج مسلمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ با جماعت نماز پڑھتے ہیں۔

(ب) حضرت عمر بن یحیٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو اور انہوں نے اپنے والد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ: ہم ظہر کی نماز سے پہلے عبداللہ بن مسعودؓ کے دروازہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے، جب وہ نکلتے تھے تو ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑتے تھے، ایک دن ابو موسیٰ الاشعریؓ تشریف لائے اور پوچھا: کیا ابو عبدالرحمن آچکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں! وہ ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ ابو عبدالرحمن نکل آئے۔ جب وہ نکلے تو ہم سب مل کر ان کی طرف بڑھے، تو انہوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن ہم نے تھوڑی دیر پہلے مسجد میں ایک نئی چیز دیکھی ہے۔ میرے خیال میں وہ الحمد للہ اچھی ہی ہوگی، انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم زندہ رہو گے تو خود ہی دیکھ لو گے، اس نے کہا: میں نے مسجد میں ایک ایسی جماعت کو دیکھا جو حلقہ بنائے بیٹھی تھی اور نماز کا انتظار کر رہی تھی، ہر حلقہ میں ایک شخص نمایاں ہوتا ہے اور سب کے ہاتھ میں کنکریاں ہیں نمایاں شخص کہتا ہے سو مرتبہ تکبیر کہو، تو وہ لوگ سو مرتبہ تکبیر کہتے، پھر

Www.IslamicBooks.Website

وہ کہتا سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو ، تو وہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ، پھر وہ کہتا سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو ، تو وہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے ، انہوں نے کہا : تم نے ان سے کیا کہا ؟ جواب دیا : میں نے ان سے کچھ نہیں کہا ، اس میں آپ کی رائے کا انتظار ہے یا آپ کے حکم کا انتظار ہے ، انہوں نے کہا : انہیں اس بات کا حکم کیوں نہیں دیا کہ وہ اپنی غلطیوں کا شمار کریں اور ان کی نیکیوں کی ضمانت ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوں گی ، پھر وہ جانے لگے اور ہم بھی ان کے ساتھ ہولیے ، یہاں تک کہ ان حلقوں میں سے ایک حلقہ کے پاس آئے ، اور وہاں کھڑے ہو کر کہا ، یہ تم کیا کر رہے ہو جسے ہم دیکھ رہے ہیں - ان لوگوں نے کہا : اے ابو عبدالرحمن یہ کنکریاں ہیں جس کے ذریعہ ہم تکبیر و تہلیل ، تسبیح و تحمید کا شمار کرتے ہیں - یہ سن کر انہوں نے کہا : اپنے گناہوں کو یاد کرو ، میں تمہارا ضامن ہوں کہ تمہارے حسنات ضائع نہیں ہوں گے ، تمہیں کیا ہوگیا ہے ؟ اے محمد کی امت ! اتنی جلدی ہلاکت کی طرف کیوں بڑھ رہی ہے ؟ آج صحابہ کرام کافی تعداد میں موجود ہیں ، آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے کپڑے بھی پرانے نہیں ہوئے ، ان کے برتن ابھی اسی طرح صحیح سالم ہیں - اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے - کیا تمہارا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے طریقہ سے زیادہ اچھا ہے یا تم گمراہیوں کا دروازہ کھولنے والے ہو ، ان لوگوں نے کہا : اللہ کی قسم اے ابو عبدالرحمن ! ہماری نیت تو بھلائی و خیر کی ہی ہے - اس پر انہوں نے کہا :

Www.IslamicBooks.Website

بہت سے خیر کے طلب گار ہوتے ہیں لیکن وہ خیر تک نہیں پہونچ پاتے ہیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن پڑھ رہے ہوں گے - لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا - اللہ کی قسم شاید ان میں کے اکثر تم ہی میں سے ہیں ، پھر ان کے پاس سے ہٹ گئے - حضرت عمرو بن سلمہ کا بیان ہے کہ ہم نے ان میں سے اکثر کو دیکھا کہ نہروان کے موقع پر خوارج کے ساتھ مل کر ہمیں لعن و طعن کر رہے تھے - (دارمی)

(ج) ایک مرتبہ ایک شخص امام مالک بن انسؒ کے پاس آیا اور عرض کیا : کس جگہ سے احرام باندھوں ؟ آپ نے کہا کہ میقات سے ، جہاں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا - اس شخص نے کہا کہ اگر میں وہاں سے پہلے ہی احرام باندھ لوں تو ، امام مالک نے کہا میرے خیال میں یہ صحیح نہیں ، اس نے کہا اس میں ناپسندیدگی کی کیا بات ہے ؟ امام مالک نے کہا کہ اصل میں میں تمہارے لیے فتنہ کو پسند نہیں کرتا ، اس نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ خیر حاصل کرنے میں کونسا فتنہ ہے ؟ امام مالک نے کہا اللہ تعالی کا فرمان ہے -

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ	تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا

Www.IslamicBooks.Website

اَلِیْمٌ. (سورۃ النور:٦٣)   تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو

اس سے بڑا فتنہ کیا ہو سکتا ہے کہ تمہارے لیے ایک ایسی فضیلت مخصوص کی جائے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نا آشنا تھے - یہ ایک نمونہ ہے - ہمارے علمائے کرام برابر بدعتیوں کی حرکتوں پر نکیر کرتے آئے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں - الحمد للہ علی ذلک

۲- اہل بدعت کا جواب دینے میں اہل سنت وجماعت کا طریقہ

ان کا منہج وطریقہ کتاب وسنت پر مبنی ہے ، یہ بہت ہی مدلل ومسکت طریقہ ہے ، پہلے بدعتیوں کے شبہات کا تذکرہ کیا جاتا ہے پھر ان کی بے بنیاد دلائل کو توڑا جاتا ہے ، کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ انہیں بتایا جاتا ہے کہ سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا فرض ہے اور شرک وبدعت اور دین میں نئی نئی چیزیں پیدا کرنا حرام ہے ، اس موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں ، عقائد کی کتابوں میں شیعہ ، خوارج ، جہمیہ ، معتزلہ ، اشاعرہ کا جواب دے دیا گیا ہے ، جیسے کہ امام احمدؒ نے جہمیہ کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے ، ان کے علاوہ دوسرے علمائے کرام نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے - جیسے عثمان بن سعید الدارمی ، امام ابن تیمیہ ، ان کے شاگرد علامہ ابن قیم ، شیخ محمد ابن عبدالوہاب وغیرہم ، ان لوگوں نے صوفیہ ، قبر پرستوں اور دیگر گمراہ فرقوں کے جواب دیے ہیں ، بدعت کے خلاف جو کتابیں لکھی گئیں ہیں وہ بہت

Www.IslamicBooks.Website

زیادہ ہیں، ان میں سے بعض قدیم کتابوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے۔

۱ - کتاب الاعتصام للامام الشاطبی -

۲ - کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ، اس میں بدعتیوں پر بہت اچھی بحث کی گئی ہے ، کتاب کا اچھا خاصا حصہ بدعت پر ہی ہے -

۳ - کتاب انکار الحوادث والبدع - از ابن وضاح -

۴ - کتاب الحوادث والبدع - مولفہ الطرطوشی -

۵ - کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث ، مولفہ أبی شامہ -

چند جدید کتابیں :

۱ - کتاب الابداع فی مضار الابتداع مولفہ شیخ علی محفوظ -

۲ - کتاب السنن والمبتدعات المتعلقۃ بالاذکار والصلوات - مولفہ شیخ محمد بن احمد الشقیری الحوامدی

۳ - رسالۃ التحذیر من البدع ، مولفہ الشیخ عبدالعزیز بن باز -

الحمد للہ آج بھی علماے کرام کی ایک بڑی جماعت بدعت کے قلع قمع اور بدعتیوں کو راہ راست پر لانے میں لگی ہوئی ہے اور رسائل وجرائد ، ریڈیو وذرائع ابلاغ ، خطبہ جمعہ ، سیمیناروں اور کانفرنسوں کے ذریعہ اس میدان میں کام کر رہے ہیں جس کا مسلمانوں کو بیدار کرنے اور بدعت کے ازالہ اور بدعتیوں کو راہ راست پر لانے میں بڑا اثر ہے -

Www.IslamicBooks.Website

فصل چہارم

الفصل الرابع

في بيان نماذج من البدع المعاصرة

آج کل کی کچھ نئی بدعتوں کے نمونے یہ ہیں

۱ - میلاد شریف کے جشن وجلوس -

۲ - بعض آثار ومقامات ومردوں سے تبرک -

۳ - عبادات وتقرب کے میدان کی بدعتیں -

چند وجوہات کی بنا پر عصر حاضر میں بدعتیں بہت ہی زیادہ فروغ پاگئی ہیں - ان وجوہات میں سب سے بڑی وجہ جہالت ہے ، پھر قرن اول سے اس زمانہ کی دوری ، پھر بدعت کی طرف بلا کر اور سنت کی مخالفت کر کے پیٹ پالنے والے مولویوں کی کثرت ، پھر غیر مسلم اقوام وملل کے عادات واطوار اور شعائر وروایات کی تقلید بھی اس کی ایک بڑی وجہ ہے ، سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لتتبعن سنن من كان قبلكم. (الترمذی) تم گذشتہ قوموں کے طریقوں کی اتباع ضرور کرو گے۔

Www.IslamicBooks.Website

۱ - ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف کے جشن و جلوس

میلاد شریف منانا سراسر عیسائیوں کی تقلید ہے اس لیے کہ عیسائی مسیح علیہ السلام کی ولادت کا دن مناتے ہیں ، اسلام میں یہ چیز نہیں ہے ، لیکن اکثر جاہل مسلمان اور گمراہ کن علما ہر سال ماہ ربیع الاول کو میلاد شریف کے نام سے جشن و جلوس کرنے لگے ہیں ، بعض لوگ تو اس طرح کے جلسے مسجد ہی میں منعقد کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنے گھروں میں یا میدانوں میں بڑے اہتمام سے منعقد کرتے ہیں جس میں بڑی تعداد میں گنوار لوگ حاضر ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ نصاریٰ کی تقلید و نقل میں کرتے ہیں - نصاریٰ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی میلاد مناتے ہیں ، ٹھیک اسی طرح مسلمان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مناتے ہیں اور میلاد کی ہر چیز میں ان کی تقلید کرتے ہیں - جب کہ اس طرح کے جشن و جلوس ، بدعت و خرافات اور نصاری کی تقلید ہونے کے علاوہ اس میں ہزاروں طرح کے شرکیہ اعمال کئے جاتے ہیں اور منکرات کا ارتکاب کیا جاتا ہے ، ایسے نعتیہ کلام پیش کئے جاتے ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں غلو ہوتا ہے پھر اللہ تعالی کے بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھ کر آپؐ ہی سے دعائیں مانگی جاتی ہیں ، غوث اعظم کے دامن کو نہ چھوڑنے کی آواز لگائی جاتی ہے جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے :

لاتطرونی کما ... دیکھو میری تعریف میں غلو نہ کرنا

Www.IslamicBooks.Website

أطرت النصارى ابن مريم، انّما أنا عبد فقولوا: عبد الله ورسوله. (الشيخان)

جس طرح نصاری نے ابن مریم کی تعریف میں غلو کیا ہے ، بے شک میں بندہ ہوں ، لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو

لفظ "اطراء" جو حدیث میں آیا ہے اس کے معنی ہے مدح وتعریف میں غلو کرنا ، میلاد النبی کے جشن وجلوس میں عموماً لوگ یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود اس محفل میں تشریف لاتے ہیں ، اس کے علاوہ اس کی دوسری برائیاں یہ ہیں کہ ان میں لوگ اجتماعی طور پر نعت خوانی ونظم خوانی کرتے ہیں ، گانے بجانے کا پورا اہتمام ہوتا ہے ، صوفیوں کے اذکار واوراد پڑھے جاتے ہیں ، مختلف بدعتوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اس میں مرد وزن کا اختلاط بھی ہوتا ہے ، جس سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے، لوگوں کا فواحش میں پڑنے کا پورا خطرہ رہتا ہے ، اگر یہ محفلیں تمام برائیوں سے پاک بھی ہوں تو بھی لوگوں کا اس بات کے لیے جمع ہونا ، اجتماعی طور پر کھانا پینا ، خوشی ومسرت کا اظہار کرنا ایک بدعت ہے اور دین میں ایک نئی چیز ایجاد کرنا ہے ، جب کہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں "ہر نئی چیز بدعت ہے ، اور ہر بدعت گمراہی ہے" اور آہستہ آہستہ اس طرح کے جلسوں میں منکرات وبرائیوں کا در آنا یقینی بات ہے ، جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔

میلاد النبی منانا میرے نزدیک ایک بدعت ہے ، اس لیے کہ کتاب

Www.IslamicBooks.Website

وسنت ، سلف صالحین اور خیر القرون میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے ، یہ چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے ، شیعہ فاطمیوں نے اسے ایجاد کیا ہے ، امام ابو حفص تاج الدین الفاکہانیؒ کا کہنا ہے : مبارکیوں کی ایک جماعت مجھ سے بار بار پوچھ رہی ہے کہ ماہ ربیع الاول میں جو میلاد النبی مناتے ہیں کیا دین میں اسکی اصل ہے ، چونکہ صاف طور پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا ہے ، اسلئے صفائی کے ساتھ میرا جواب ہے کہ کتاب وسنت میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی ان علماء کرام سے یہ منقول ہے جو ہمارے لیے اسوہ ہیں ، جو متقدمین کے آثار کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں ، بلکہ میرے نزدیک یہ ایک بدعت ہے جسے کچھ بے کار اور کاہل قسم کے لوگوں نے ایجاد کر رکھا ہے اور کچھ کھانے پینے والے نفس پرستوں نے کھانے پینے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں : آج کل جس طرح لوگ میلاد شریف مناتے ہیں یا تو نصاریٰ کی تقلید یا مقابلہ میں مناتے ہیں ، اس لیے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کا یوم ولادت مناتے ہیں یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم میں مناتے ہیں - جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش میں مورخوں اور سیرت نگاروں کے مابین اختلاف ہے ، اس طرح کی میلاد ہمارے سلف صالح نے کبھی نہیں منائی ، اگر یہ خیر وبھلائی کی چیز ہوتی تو ہمارے اسلاف کرامؒ ضرور ایسا کرتے - اس لیے کہ وہ ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والے اور آپؐ سے محبت کرنے والے

Www.IslamicBooks.Website

تھے ، وہ تو آپ ؐ کے احکام کی پیروی اور ایک ایک سنت کو زندہ کرنے کے لیے مر مٹتے تھے ، وہ ہم سے زیادہ نیکی کے حریص تھے ، یہ اس لیے کہ آپ ؐ سے محبت و تعظیم کا ذریعہ وہ آپ ؐ کی پیروی واتباع ، آپ کی سنتوں کے احیا ، دین اسلام کے فروغ اور دل وزبان اور ہاتھ سے جہاد کو ہی سمجھتے تھے ، یہی طریقہ سابقین اولین ، مہاجرین وانصار اور ان کے اچھے متبعین کا تھا

اس بدعت کی رد میں متعدد کتب ورسائل لکھے گئے ہیں - پہلے بھی اور موجودہ دور میں بھی ، اصل میں میلاد شریف ایک بدعت ہونے کے علاوہ دوسرے اولیا وصالحین کی یوم ولادت (برتھ ڈے) منانے کے راستہ کو کھول دیتی ہے ، جس سے شر و فساد کے مختلف دروازے کھل جاتے ہیں -

التبرك بالأماكن والآثار والأشخاص أحياءً وأمواتاً

۲ - بعض مقامات ، آثار اور زندہ ومردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا

مخلوق سے برکت حاصل کرنا بھی ایک سنگین بدعت ہے جو آج کل بہت زوروں پر ہے ، دراصل یہ بت پرستی کی ایک قسم ہے ، ایک ایسا جال ہے جس سے بہت سے مفاد پرست حضرات سیدھے سادے لوگوں کو پھانس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں -

Www.IslamicBooks.Website

لفظ تبرک کے معنی ہیں برکت کا طلبگار ہونا اور برکت کے معنی ہیں کسی چیز میں خیر وبھلائی کا ثبوت یا خیر وبھلائی میں اضافہ کی صلاحیت، خیرو بھلائی کی طلب ، یا اس میں اضافہ کی خواہش اسی ذات سے درست ہے جو اس کا مالک اور اس پر قادر ہو اور وہ سوائے اللہ سبحانہ کے کون ہوسکتا ہے ، وہی ذات با برکت ہے جو برکت کو نازل فرماتی ہے ، اس کو ثابت کرتی ہے ، جہاں تک مخلوق کی بات ہے ، وہ برکت عطا کرنے یا اس کو پیدا کرنے اور اس کو باقی وثابت رکھنے پر قادر نہیں ، لہذا مقامات ، آثار اور زندہ ومردہ اشخاص سے برکت حاصل کرنا کسی حال میں جائز نہیں ، اگر کسی کا اعتقاد ہو کہ ان میں سے کوئی چیز برکت عطا کرتی ہے تو یہ شرک کی طرف لے جانے والا راستہ ہے اور اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو کہ کسی کی زیارت سے یا کسی کو چھو لینے سے یا کسی کو ہاتھ لگا دینے سے اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے ، تو یہ بھی شرک کا ایک دروازہ ہے اور صحابۂ کرامؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ، آپؐ کے لعاب مبارک اور جسم اطہر سے الگ ہونے والی دیگر چیزوں سے جو برکت حاصل کرتے تھے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ ہی خاص ہے اور وہ بھی آپؐ کی حیات طیبہ اور ان کے درمیان موجودگی تک ہی خاص رہا ، اس لیے کہ آپؐ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے حجرہ مبارکہ ، روضہ اطہر وغیرہ چیزوں سے کبھی بھی برکت حاصل نہیں کی اور کبھی بھی کسی نے برکت وخیر کی نیت سے ان جگہوں کا قصد نہیں کیا جہاں آپؐ نے نماز ادا کی تھی ۔

Www.IslamicBooks.Website

یا آپؐ تشریف رکھے تھے ، لہذا اولیا وبزرگوں کی جگھوں سے برکت حاصل کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے ؟ جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات سے برکت حاصل کرنا صحیح نہیں ہے ۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد نہ کسی صحابی نے برکت حاصل کی ، کسی صحابی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ وہ غار حرا جاکر نماز پڑھی ہو یا دعا مانگی ہو اور نہ ہی کوہ طور پر گئے ہوں جہاں کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بات کی تھی تاکہ وہاں نماز ادا کریں اور نہ ہی ان کے علاوہ دیگر ان مقامات وپہاڑوں پر گئے ہوں جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انبیا کے نشانات ہیں اور نہ ہی کسی نبی کی تعمیر کردہ عمارت ونشانی پر گئے ہوں ۔ اسی طرح مسجد نبوی کی وہ جگہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے متعلق ہمارے اسلاف میں سے کسی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے اسے چھوا ہو ، اس کو بوسہ دیا ہو اور مکہ مکرمہ میں جہاں آپؐ نماز ادا فرماتے تھے وہاں کے بارے میں بھی ایسا کچھ کیا ہو ، اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ جب اس جگہ کو جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے ہوں ، جہاں آپ نے نماز ادا کی ہو ، شریعت نے اپنی امت کے لیے بابرکت نہیں قرار دیا کہ اسے چھوا جائے ، اس سے برکت حاصل کی جائے ، اس کا بوسہ دیا جائے ، تو پھر کسی غیر کے سلسلہ میں کیسے کہا جاسکتا ہے کہ فلاں نے یہاں نماز پڑھی

Www.IslamicBooks.Website

تھی ، حضرت نے یہاں قیلولہ فرمایا تھا ، حضرت نے یہاں بیٹھ کر دعا فرمائی تھی ، حضرت یہاں وضو فرماتے تھے ، لہذا ان جگہوں کو بوسہ دینا باعث برکت ہے ۔ تمام علمائے دین اور امت کے صالح افراد کو معلوم ہے کہ اس طرح کا کوئی عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں سے نہیں ہے۔

۳ ۔ عبادات اور تقرب الی اللہ کی بابت بدعات

عصر حاضر میں عبادات سے متعلق لوگوں نے جو بدعتیں ایجاد کی ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں ہیں ، جب کہ عبادات تمام کے تمام توقیفی ہیں اس میں حذف واضافہ اور رد وبدل کے بارے میں غور وفکر کی کوئی گنجائش نہیں ۔ کسی قوی دلیل کے ذریعہ ہی اس سلسلہ میں کچھ کہا جاسکتا ہے بلا دلیل کچھ کرنا ہی بدعت ہے ، ارشاد نبوی ہے :

من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد. (مسلم)

جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس پر ہماری شریعت کی دلیل نہ ہوگی وہ نا قابل قبول ہے

Www.IslamicBooks.Website

موجودہ غیر شرعی عبادتوں کی چند جھلکیاں

العبادات التی تمارس الآن ولا دلیل علیها کثیرة جدا

نیت نماز کو بلند آواز سے پڑھنا

مثلاً یہ کہے: (میں نے اللہ کے لیے نماز پڑھنے کی نیت کی) وغیرہ- یہ بدعت ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں ہے - نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. (الحجرات:۱٦)

ان سے کہو کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلاتے ہو؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے- اوراللہ ہر شی کو جانتا ہے-

نیت کی جگہ دل ہے اور نیت کرنا سراسر قلبی عمل ہے ، زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

ایک بدعت نماز کے بعد اجتماعی ذکر واذکار کی ہے ، جب کہ سنت یہ ہے کہ ہر شخص سنت سے ثابت شدہ ذکر انفرادی طور پر ادا کرے ، ایک بدعت ہے مختلف موقعوں پر فاتحہ پڑھنے کی دعوت - خاص طور پر مردوں کے لیے اور دعا کے بعد ، اسی طرح محفل ماتم کا اہتمام ، حلوا ، کھچڑا ، قاری لوگوں کو اجرت پر بلانا وغیرہ اور یہ سب کچھ یہ سمجھ کر کہ اس سے مردہ کی تعزیت ہوتی ہے یا اس

Www.IslamicBooks.Website

سے مردہ کو فائدہ پہونچتا ہے ، یہ سب وہ بدعتیں ہیں ، جن کی کوئی بنیاد شریعت وسنت میں نہیں اور اللہ تعالی نے ان کی کوئی دلیل نہیں بھیجی ہے -

تاریخی ایام میں جشن وجلوس کا اہتمام

شب معراج ، ہجرت نبوی یا دوسرے تاریخی ایام میں کسی طرح کے جشن وجلوس کا اہتمام کرنا بدعت ہے ، شریعت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے - اس میں وہ عمل بھی داخل ہے جو ماہ رجب میں کیا جاتا ہے مثلاً رجب کا عمرہ ، اس میں نفل نماز اور نفل روزہ کا خاص اہتمام کرنا وغیرہ - ماہ رجب کی کوئی فضیلت نہیں ہے ، نہ عمرہ کے اعتبار سے اور نہ ہی نماز ، روزہ اور نذرو قربانی کے اعتبار سے اور نہ ہی رجب کے علاوہ دیگر مہینوں میں ان چیزوں کا اہتمام صحیح ہے -

صوفیہ کے ذکر واذکار

ان کی تمام قسمیں سب کی سب بدعت وخود ساختہ چیزیں ہیں اس لیے کہ اس سے شریعت کے ذکر واذکار اس کے طریقہ ہیئت واوقات کی مخالفت ہوتی ہے -

Www.IslamicBooks.Website

نصف شعبان کی رات کو نماز اور دن کو روزہ کے لیے مخصوص کرنا

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے - اسی طرح قبروں کو پختہ بنانا ، ان پر تعمیر کرنا ، انہیں مسجد بنا لینا ، ان سے برکت کے لیے ان کی زیارت کرنا ، مردوں کے وسیلہ سے اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنا ، ان کے علاوہ دیگر شرکیہ اعمال ، عورتوں کا قبرستان جانا وغیرہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے اور قبروں کو مسجد بنانے اور ان پر چراغاں کرنے والوں کو برا بھلا کہا ہے -

خاتمہ

اخیر میں ہم یہی کہیں گے کہ بدعت فکر کی پیداوار ہے - یہ دین میں وہ اضافہ ہے جسے نہ اللہ تعالی نے مشروع فرمایا ہے اور نہ ہی اس کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے - بدعت گناہ کبیرہ سے بدتر ہے اور بدعت سے شیطان اتنا خوش ہوتا ہے جتنا کہ گناہ کبیرہ سے خوش نہیں ہوتا ، اس لیے کہ گناہ گار گناہ کے ارتکاب کے بعد توبہ کرلیتا ہے - جب کہ ایک بدعتی بدعت کا مرتکب ہوتے وقت سمجھتا ہے کہ یہ دین میں سے ہے ، پھر اس سے اللہ کا تقرب

Www.IslamicBooks.Website

حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ، لہذا اسے توبہ کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی - بدعت کے احیا سے سنت مٹتی ہے اور بدعتی کے نزدیک سنت ناپسندیدہ چیز بن جاتی ہے ، یہیں سے وہ اہل سنت سے نفرت کرنے لگتے ہیں -

بدعت بندہ کو اللہ تعالی سے دور کر دیتی ہے ، اس کے غضب کو دعوت دیتی ہے ، دل میں فسادو زیغ وضلال کا باعث بنتی ہے -

بدعتیوں سے ہمارا کیا سلوک ہو ؟

بدعتی سے راہ ورسم پیدا کرنا ، اس سے گھل مل کر رہنا حرام ہے - صرف انہیں راہ راست پر لانے اور سمجھانے اور بدعت کا انکار کرنے کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے ، اس لیے کہ ان سے گھل مل کر رہنے سے برا اثر پڑتا ہے ، بدعت کی متعدی بیماری دوسروں تک پہونچ جاتی ہے - ان سے جہاں تک ہوسکے بچنا چاہیے ، ان کی برائیوں سے دور رہنا چاہیے اور ایسا اس وقت کیا جائے گا جب ان پر گرفت وپکڑ کی طاقت نہ ہو ، ورنہ ان کی گرفت پر قدرت وطاقت کی شکل میں علمائے اسلام وامرائے حکومت پر واجب ہے کہ بدعت کو پھلنے پھولنے سے سختی کے ساتھ روکیں ، بدعتیوں پر پابندی لگادیں ، ان کو برائی سے باز رکھیں ، اس لیے کہ اسلام کے لیے وہ زبردست خطرہ ہیں ، اس موقع پر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ کافر حکومتیں اپنے یہاں بدعتیوں کی بڑی

Www.IslamicBooks.Website

ہمت افزائی کرتی ہیں ، بدعت کو پھلنے پھولنے کا پورا موقع دیتی ہیں ، مختلف طریقوں سے ان کی مدد کرتی ہیں ، اس لیے کہ اس سے اسلام کا خاتمہ ہوتا ہے اور اس کی صورت بگڑتی ہے ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے ، اپنے کلمہ کو بلند فرمائے ، اپنے دشمنوں کو ذلیل فرمائے ، درود وسلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کی آل واولاد اور صحابہ کرام پر ۔

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مطبوعات

اَلدَّارُ السَّلَفِیَّہ

ترجمہ و تفسیر	ہدیہ
تفسیر احسن البیان (بڑی سائز)	225/-
تفسیر احسن البیان (درمیانی سائز)	150/-
تفسیر احسن البیان (چھوٹی سائز)	150/-
تیسیر القرآن	175/-
تفسیر ثنائی (کامل تین جلدیں)	750/-
الفضل الکبیر ترجمہ ابن کثیر (کامل تین جلدیں)	750/-
اشرف الحواشی	200/-
ترجمۂ قرآن (حافظ نذر احمد)	200/-
تفسیر ابن کثیر (کامل پانچ جلدیں)	650/-
حدیث / شروحات	
طریق النجاۃ	150/-
تحفۂ حدیث	60/-
سبیل الجنۃ	35/-
سنت رسول اور قرآن دونوں ایک ہی چیز ہیں	25/-
سبیل الرسول	75/-
معجزات نبویؐ	45/-
صراط مستقیم	65/-
خطبات محمدی	250/-
نصیحۃ المسلمین	60/-
الآداب	160/-
اللؤلؤ والمرجان (کامل دو جلدیں)	260/-
عقائد و ایمانیات	
کتاب التوحید (محمد بن عبدالوہاب)	40/-
کتاب التوحید (فوزان)	50/-
التوحید (احمد بن حجر)	30/-
عقائد اسلام کتاب وسنت کی روشنی میں	60/-
اسلام کے صحیح عقائد اور اس کے نواقض	20/-
اپنا عقیدہ سیکھیے	15/-
تقویۃ الایمان	30/-
اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت	30/-
عقیدۃ المؤمن	150/-
جادو اور کہانت	10/-
الوصیۃ الصغریٰ	10/-
جن وشیاطین	65/-
عقیدۂ اہلسنت والجماعت	25/-
عقائد اسلام	60/-
قضاء وقدر پر اہل سنت کا ایمان	25/-
مجذوب	10/-
شبہات کا ازالہ	15/-
ملفوظات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	25/-
لمعۃ الاعتقاد	25/-
وسیلہ کی حقیقت	60/-
اخلاص	45/-
اولیاء حق وباطل	90/-
قیامت کبریٰ	130/-
جنت میں داخلہ اور دوزخ سے نجات	20/-
شفاعت	60/-
تزکیۃ النفوس	50/-
راہ سعادت	150/-
جنت	45/-
جہنم	35/-

Www.IslamicBooks.Website

عبادات

ارکان اسلام	40/-
صلوٰۃ النبیؐ	40/-
نبیؐ کی نماز کا آنکھوں دیکھا حال	10/-
صلوٰۃ الرسولؐ	90/-
نماز مسنون	15/-
نماز باجماعت	75/-
سورہ فاتحہ کی فرضیت	20/-
سجدۂ سہو	10/-
رفع الیدین	35/-
اثبات رفع الیدین	20/-
صلوٰۃ التراویح	40/-
رکعات التراویح	25/-
قنوت کے احکام	40/-
صلوٰۃ التسبیح والتوبۃ	40/-
صلوٰۃ الاستخارہ	35/-
مسافر کی نماز	30/-
جمعہ کی سنتیں	20/-
نوافل کی فضیلت واہمیت	25/-
بندگی	50/-
توبہ	20/-
استغفار کی اہمیت	35/-
دس اہم دینی مسائل	50/-
کتاب الجنائز	35/-
اعمال جنت	30/-
رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	20/-
ماہ رمضان کے فضائل ومسائل	50/-
زکوٰۃ کے احکام	40/-
حج مسنون	30/-
آسان حج مسنون	15/-
حج عمرہ اور زیارت	30/-
احکام حج بیت اللہ الحرام	40/-

قربانی کے فضائل ومسائل	12/-

آداب / معاملات

تعلیم الاسلام	55/-
اسلامی آداب	10/-
بیمہ کی حیثیت اسلام کی نظر میں	15/-
بیمہ اور اس کی شرعی حیثیت	50/-
داعیان حق کے اوصاف	34/-
رشوت شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم جرم	65/-
دین کے تین بنیادی اصول	15/-
کیا مسلمان خواتین کا مسجد میں آنا فتنہ ہے؟	10/-
اسلام میں حلال وحرام	100/-
اسلام میں غریبی کا علاج	65/-
محاسن اسلام	20/-
دلوں کی بیماریاں اور ان کا علاج	75/-
جھوٹ ایک معاشرتی ناسور	50/-
طِب نبوی	175/-
بیماریوں کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں	35/-
تواضع	20/-
برکت	60/-
اسلام میں بنیادی حقوق	25/-
جرائم کا سد باب	10/-
درِ محمدی	4/-
عورت کتاب وسنت کی روشنی میں	30/-
پردہ	15/-
تہذیب النسواں وتربیت الانسان	125/-
فریفتگی	40/-
اجازت طلبی کے آداب واحکام	45/-
داڑھی کتاب وسنت کی روشنی میں	35/-
شریعت اسلامیہ میں تصویر کا حکم	12/-
اسلامی اخوت	35/-
طاعون رحمت یا زحمت	8/-
امت محمدیہ کے خصائص وفضائل	65/-

Www.IslamicBooks.Website

- دس وصیتیں — 35/-
- علم شرعی کی ضرورت — 55/-
- فقہ محمدیہ — 185/-
- طالب علم کے آداب — 50/-
- ٹی وی کے نقصانات اوراس کے فوائد کا جائزہ — 35/-

ردِ شرک / بدعات

- محفل میلاد النبیؐ — 35/-
- سنت وبدعت کی پہچان — 45/-
- قرآن خوانی اور ایصال ثواب — 20/-
- نذر ونیاز اور دعا کی قبولیت — 25/-
- الجامع الفرید — 40/-
- آداب زیارۃ القبور — 12/-
- زیارۃ القبور — 25/-
- مشروع اور ممنوع تبرک — 35/-
- تقلید کے خطرات — 20/-
- السماع والرقص (قوالی) — 25/-
- قوالی اور اسلام — 45/-
- بدعات اوران کا شرعی پوسٹ مارٹم — 180/-
- اصلاح المساجد — 65/-
- اسلام اور مسائل جاہلیت — 45/-
- مذہبی فرقہ پرستی اور اسلام — 30/-
- معاشرے کی مہلک بیماریاں اوران کا علاج — 125/-

نکاح / طلاق

- تحفۃ العروس — 160/-
- نکاح اوراس کے مقاصد — 10/-
- شادی — 15/-
- شادی کے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں — 50/-
- طلاق — 60/-

سیرۃ / سوانح

- النبی الامی — 65/-
- مختصر زاد المعاد — 75/-
- قصص الانبیاء — 185/-

- یہود ونصاریٰ تاریخ کے آئینے میں — 100/-
- محمد بن عبدالوہابؒ — 40/-
- تذکرہ ثنائیہ — 45/-

دعا / اذکار

- کتاب الدعاء (کلاں) — 45/-
- کتاب الدعاء (خورد) — 20/-
- منتخب دعائیں — 15/-
- پاکیزہ کلمات — 50/-
- تحفۃ الاخیار — 25/-
- آداب الدعاء — 50/-
- ذکر الٰہی — 50/-
- درود کی فضیلت — 25/-
- حصن المسلم — 60/-

ہندی مطبوعات

- تعلیم الاسلام — 75/-
- نماز مسنون — 20/-
- طلاق — 15/-
- شادی — 15/-
- تحفۃ العروس — 125/-
- تقویۃ الایمان — 40/-
- احکام الجنائز — 60/-
- کتاب التوحید — 35/-

انگریزی مطبوعات

- شرح مبادی التوحید — 50/-
- قرآن خوانی اور ایصال ثواب — 30/-
- حج مسنون — 25/-
- نماز مسنون — 15/-
- حصن المسلم — 35/-

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳/ محمد علی بلڈنگ، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL:308 27 37/ 308 89 89, FAX: 306 57 10

Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

RS.50/=

Www.IslamicBooks.Website